

کی عزت کا عالم بخیر بدین مزرگون کی خدمت میں ہر اکیر اور بہت کا لون کی  
خدمت میں ہر گت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد شفق ال حضرت قبلہ عالم  
خواجہ سلیمان چشتی رحمہ اللہ سے ملنے کے مکان شریفہ گارتر چتر  
میں غوث صمدانی علیہ الرحمۃ یزدانی حضرت امام ربانی سید سلیم علیہ السلام  
نقشبندی مجددی قدس سرہ کی خدمت بابرگت میں پہنچا۔ اور بار  
چوہان برحق تک خاک کس آستان فیض توحیدان رہا۔ حضرت کی جناب  
اجازت نامہ عنایت ہوا۔ اور طالبان خدا کی ہدایت واسطہ ارشاد فرمایا  
چالیس برس کی عمر میں کہ خدا کے اور لہ میاں رہا اختیار کیا۔ خدا  
طالبان خدا کا بیوج ہوا۔ ہدایت کا گوستہ بھاری کیا باوجود ناقابلیت کی  
سوقت تک کہ ۱۲۹۵ھ ہجری میں بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لد میاں میں  
اسی ذوق و شوق میں طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہوں اور دعا مانگتا  
ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے متعلقوں اور دوستوں کا خاتمہ بخیر  
کرے اور اعلیٰ درجہ کو پہنچائے اور صاحبوت کے ساتھ مارے اور  
شکر کرنے اور بخشے اور گناہ معاف کرے مگر میں نہایت افسوس  
بہ بات کہتا ہوں کہ لوگوں کے طبایع میں نہایت اختلاف پایا اور جیسا چاہا  
اور جیسے تھوڑے دن نہ آیا بعض لوگ داخل طریق ہوئے صرف اس نیت سے  
کہ ہم بی پرستہ بنیں پیر کر لیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائے گا اور انجام بخیر ہو جاوے گا  
بعضوں کی ہیبت کہ دنیا میں اس دنیا مال و دولت میں ترقی ہوگی روزگار  
نکے جائے گا خوش رہیں گے اور اوقات گزارے کرینگے بیساری میں  
لندہ تھوڑے دن میں۔ مصیبت کے وقت ہماری فریاد رہی کرینگے

بعضو نکو جو تہو ڑا بہت شوق ہو اوتو انکو مہارشن کے نگرانی نہ چھوڑا  
 اور بیوی بچوں نے تنگ کیا۔ اور خدا کا نام نہ لیتے دیا بعضوں نے پاپ  
 خارج ہو گئے اور بعضو نکو پیساری نے پیر لیا بعضوں کو بیٹھنی بادہ نہیں  
 حباب کیا بعضوں کے بے اعتدال دینہ کی۔ اور بعضوں نے پوچھے  
 اور بہت سی کاربہ اختیار کیا۔ بعضوں نے حق شناسی نہ کی  
 اور کج روی کا رستہ پکڑا۔ بعضوں کو کم و بیش جو کچھ حاصل ہوا انکو موت  
 نے آگیرا۔ بعضوں نے اپنی لذت میں گوشت اور کدیرہ پکڑا ہے الجملہ  
 اینچو دوستوں میں جو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسے گومی شخص  
 صاحب کمال نہو اجوبندگان خدا کو بخوبی نسخ پہنچایا اور بدایت کا رستہ دکھایا  
 اور گمراہی اور ضلالت سے بچا تا۔ اور ایسا رستہ جاری کر جاتا کہ بندگان  
 خدا کو ایک نام فیض اور نفع پہنچتا۔ اب اس سکین کو خدای تعالیٰ اور ہر  
 گہیریا۔ اور موت کا پیغام پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ بزرگوں کی دولت  
 باوجود اس محنت اور شہقت کی قبر میں سب سے پہلے جاوے۔ اور مخلوق بہت  
 اس سر پہ نصیب نہی۔ اور فائدہ اور نفع نہ اٹھاوے۔ اور یہی  
 سبب ہے کہ کمالات درویشی بزرگوں کے سیدہ میں قبر میں چلا گیا  
 اور جنگو پہنچا انہوں نے کسی خاص مصلحت کے واسطہ اسکا اظہار نہ دیا۔  
 اور اہلین اور جو فایون سے چھپا یا۔ یہاں تک کہ یہ عیلم دنیا میں کیا بلکہ  
 نیا دینہ ہو گی۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت بزرگ اور با فضیلت علم ہے۔ اور  
 تمام جہان اور ہر مذہب کے لوگوں کو اس پر اعتقاد ہے۔ اور  
 ہے۔ اور قیامت تک ہیکل اور لوگ اسکی اور درویشوں کے بڑے

اور متزلزل نگاہ رکھتے ہیں۔ اور اونکا ادب کرتے ہیں۔ اس سبب سے عوام الناس  
 بہ بندہ نصرت اور بندہ درم و دنیا رہتے۔ درویش بن بیٹھے۔ اور لوگوں کو مرید  
 کہنے لگے۔ اور پرستار گاری اور صلاحیت کا جام ہنکر خلقت کو ہونے لگے  
 دربر لوگوں کی مقبولی جو کتب کی ہے بیان کرنے اور سکیم لوگوں کو پسند  
 اور کتابی ذکر و شغل بتا دے لگے۔ اور جب طالبوں کے حصول میں دیر ہونے  
 لگی۔ تو تہانہ تہا سے اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو حضرت باوا صاحب رحمت اللہ علیہ نے  
 کیسے بجا ہی کی ہیں۔ اور دیکھو حضرت ذالنون مصری نے کیسے کیسے صدمے  
 ادا کئے ہیں طالبان خدا ہر سون صائم الہر اور قائم اللیل رہے ہیں۔ تذکرۃ  
 الاولیاء کو دیکھو۔ ریاضۃ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت کہراؤ اور اپنی سبک  
 خدا کے سپرد کرو۔ انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاوے گا ایسا ایسا کہتی ہیں۔ اور لوگوں  
 کی عمر گراٹھیا کہ پر باد کرتے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی سبکی محنت ضائع نہیں کرتا  
 بیشک انکو تو نیک ہی پس ہوگا۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہاں ہیں کہ اپنی  
 عمر اسی شوق میں گزار دین۔ یہاں تک کہ مر جاویں اور بہت نادرین لاچار ہو کر  
 بد اعتقاد ہو جاتے ہیں اور درویشی پر طعن مارتے ہیں اور بڑے لگاتے ہیں  
 اور بعضے دل ہی دل میں بزرگانِ قدیم اور حال کے درویشوں کے منکر ہو کر  
 ایمان گنوا تے ہیں۔ اور دھابو اور لادھیوں میں شریک ہو کر مسلمانوں  
 میں فساد ڈالتے ہیں۔ اور چونکہ سچا دوست خدا کا نظر نہیں آتا۔ یا اپنی نہیں  
 جھانتا ہے۔ اگر موجود ہو دے تو حق دباطل کو چھانٹ دے۔ اور محقق اور  
 فکر اور سچ چوٹی کو پر کہ دے اور اپنی تفرات سے جہان کو مسمور کرے

چونکہ نام زیادہ معدوم ہے جہاں میں ظنیت اور خدائت زیادہ پہنچ جاتی ہے  
 انیسویں صدی میں کہ ایسا شکر کس جہان سے اڑتا جاتا ہے بلکہ اڑ رہا ہے  
 اور نہ گپ لہی نہیں کہ جاتا بلکہ مر گیا (التماس) اب تین نہایت ادب اور  
 نامکارتے جمیع صاحب باطنوں اور ہل کمالات کی خدمت میں التماس کرتا ہوں  
 کہ اب وقت بہت نازک ہے اگر میرے عرضداشت کو قبول کریں تو مصلحت قیامت  
 یہی ہے کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریر کتابی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ  
 سے جس طرح مناسب سمجھیں خلق اللہ کو نفع پہنچا دیں۔ اور ہدایت کاظمیہ جاری  
 کریں۔ اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینوں میں بہریں اور درجہ کم کریں  
 در زیادہ کہیں کہ ایسا وقت آئینہ الہیہ ہے بلکہ آگیا۔ کہ غریب ہمارے علم سے  
 غیر مذہب کو لوگ فائدہ بخشیں اور فاسق مفسدین کو لوگوں کے زبان سے اسکی  
 اسیر و شہرت پاویں اور ہم لوگ پیرانہ کی خدمت میں جا کر سیکھیں جو مہر و مہر و مہر  
 کے صفت و ثناء کریں۔ یہ مقولہ میرا شجاعت ہے جسے معلوم ہوگا مگر یقین جان لو کہ  
 ایسا ہے نظر آتا ہے۔ انیسویں صدی میں بی ہستی میری جگو تو اس علم درویشی  
 کے دریا سے ایک قطرہ ہی نہیں جو میں خلق اللہ کو چکھاؤں۔ مگر غیرینہ  
 استخارہ نامی سنوئے اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچھ تر و خشک بزرگوں  
 کے سینہ سے عطا ہوا ہے اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درجہ طاس کر تا ہوں کہ عالم  
 غلایق اس سے نفع اڑھاوے۔ اور یہ غلم نہ ہو جاوے۔ اور بزرگوں  
 کی جناب سے امید رکھتا ہوں کہ اگر خطا دیکھیں تو پردہ پوشی فرمادیں اور مجھ کو  
 رسوا نہ کریں۔ میں یہ ہے نہیں چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دیں۔ اگر میں



بخون تو محکم ہوا کہ سب سمجھا دیں۔ اور جو پہلے ہمارے جانے لگا تھا وہ اپنی علیحدگی کتاب میں  
 اور سب سے پہلے جو کتب الہی کی طرح اصیلاح دین اور سزا دین کے مجاہد نہ ہو سکے  
 اور برا بھلا نہ کہیں۔ کہ یہ شیوہ ہندو گانِ خدا اور شرعِ خدا کا نہیں۔ یہ  
 لوگوں کے نا اہلیانہ اور عیوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل درجہ  
 تک پہنچایا۔ اور تمام جہان پر کھسکا اور خراب کیا۔ مقصود خلق اللہ کا نہ  
 ہو خیر الہی۔ اور عاقبت میں نیک پہل پانا۔ اور خدا اور رسول خدا صلی  
 راضی کرنا ہے جس طرح ہو سکے بغیر خود بینی اور تعصب اور تکبر کے حاصل کرے۔  
 اور عاقبت کو سمجھا دے۔ اور بیشک میں بد باطنوں اور کوٹھ فہموں کے تعصب اور  
 زبان درازی سے ڈرتا ہوں اور گمراہیوں کہ لوگ مجھ پر طعن اور تشنیع  
 اور عیب ہی اور بلا مت کے صدمہ پہنچ رہے ہیں۔ اور نہ تو خداوند نیکے۔  
 خیر جیسا کہ ذکر پہلے دیکھا ہی جائیگا (مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَلِنَافْسِهِ)  
 باوجود ایک میں اپنے سینہ کو نہ پھیرتا ہوں۔ اور صبح صبح کہتا ہوں کہ میرا  
 مقصود تو صرف خلق اللہ کو نفع پہنچانا ہے۔ اور عذابِ آخرت سے ڈرتا۔  
 اور اللہ تعالیٰ کی رضا و ہونڈنا اور یہی دعا کرتا ہوں کہ خداوند انجامِ خیر کرنا  
 اور عاقبت میں نجات بخشنا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو خلوص نیت دیوے۔ اور عجب دریا  
 اور نگر سے بچا دے۔ اور اس کتاب کو خیر و خوبی سے تمام کر دے۔ اور  
 قبول کرے۔ اور میرے گناہوں پر نظر ڈالے۔ اِنَّہٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ  
 اب میرا ارادہ ہے کہ ایک کتاب لکھوں۔ اور اس کا نام (جامع علوم  
 عرفانی) رکھوں۔ اور بول چال اور دوا ایسی صاف اور سلیس ہوں کہ ہر

شخص آسانی سے سمجھ سکے۔ اور نفع اوہٹا ہے۔ اور اس کتاب پڑھنے کے تین  
 دفتر بنائے۔ اور ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ مضامین لکھوں۔ اگرچہ ایک دفتر دوسرے  
 کو اور دوسرا تیسرے کو چھوڑ دینگا۔ اور کمال جہنی حاصل ہوگا کہ تینوں دفاتر کا مطالعہ  
 کیا جاوے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ربط و باجوائے۔ اور بخوبی سمجھا جائے  
 مگر یہ بھی ضرور ہے کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایک دفتر ہوگا وہ ایک ہی اور اس مطلب  
 واسطے کافی اور رانی ہوگا۔ دوسرا دفتر اسے دیکھنا نہ پڑیگا۔ ہن یہ بات جدا ہے  
 کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھانا چاہے۔ یا تمام مطالب میں دخیل ہونا۔ اور کمال  
 پیدا کرنا چاہے تو تینوں دفاتر کا مطالعہ کرے۔ اور سمجھ کر۔ اور آواز دے۔  
 (اول) تین سب امراض کا طریقہ لکھینگا۔ اور سمجھا دینگا کہ مریض کی مرض کو  
 توجہ سے اس طرح دور کرنا چاہئے۔ اور اس دفتر کو مقدم کر دینگا۔ اور دفتر دوسرے  
 اسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیزیں مقدم ہے جب انسانی تندرست  
 ہوگا تو خدا کا نام ہی لیکھا ہے اور معاشی ہی پیدا کرے گا۔ اور سب کام کر سکے گا۔  
 اور جب تندرست نہ ہوگا تو کیا کرے گا۔ جمادات کی طرح پڑا رہے گا بلکہ جیسے  
 زیادہ موت کو پسند کرے گا۔ اور اس پہلے دفتر کا نام (طبی روحانی) رکھو گا۔  
 (دوسرے) دفتر میں نہایت کا ایسا راستہ بتلاؤنگا جو طاقب اور مطلوب کے  
 حق میں مفید ہوگا۔ اور عام تصوف جدا برسوں کی حکم مہینوں اور مہینوں کی جگہ  
 دنوں میں۔ اور دنوں کی جگہ پہرے اور گھنٹوں میں فائدہ اوٹھاویگا۔ اور تجربہ کرے گا  
 اگرچہ یہ رستہ انہیں مشہور کتابوں اور بزرگوں کا ہوگا۔ مگر وہ ہوگا جو اکثر  
 بزرگوں سے سیکھنا چاہتا ہے۔ اور اسکا غام چرچا اور شہرہ نہیں دینگا۔

اور اس دفتر کو پہلے دفتر ثانی کہہ گا کہ جب خدا تعالیٰ فرمادے کہ  
 دبی اور عیال بالغ کیا اور خزانوں نعمتوں سے سرفراز اور غورگی کا خلعت بخشا تو ہر  
 شخص پر کف عرش اور واجب ہو کہ اپنی نجات کا سہ ڈھونڈے۔ اور عذاب آخرت سے  
 اپنی تہنیں بچا دے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے۔ اور اس کی رضا جوئی کا سہارا  
 ملا شیئی نہ ہے اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکھو گا۔

تیسرے دفتر میں کشف آفاقی۔ اور کشف انفسی۔ اور کشف عالم ارواح۔ اور  
 فنا فی الشیخ۔ اور کشف قبوز وغیرہ کا ذکر کرے گا۔ اور جس سے زیارہ آنحضرت صلعم  
 اور دیگر بزرگوں کے عالم رویا اور سہم متفرق وغیرہ میں ہو جاوے اور اس کا طریقہ سکھلا  
 دے گا۔ اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتیں بھی بتلا دے گا۔ لیکن اس تیسرے دفتر کو  
 میں بطور حیران کہوں گا۔ کیونکہ یہ سب باتیں طائبات خدا کی لیس نقصان دیتے ہیں۔ بلکہ  
 مستلزمین کجی و ترقبات مذراہ سے روکتے ہیں۔ اور مایہ و اللہ کی طرف لگا کر ہیں  
 اور محکوم باتوں میں تجربہ بھی کم ہے۔ اس لیے اس تیسرے دفتر کو میں سب  
 بجز بیان کہہ گا کہ یہ سب باتیں عاقبت کے دن بالکل کارآمد ہوں گے۔ اور جو  
 کے بعد کچھ نفع نہ بخشینگے۔ اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) کہوں  
 اب میں اول دفتر جب کا نام (طب و حانی) ہی لکھتا ہوں اس دفتر میں آہستہ  
 ارشاد اور تین تا کمین مدایت ہونگے۔

ارشاد و ہدایا

توجہ سے سلب امراض کے طریقہ کا بیان

یہ دین بزرگوں کی کتابوں میں جو باب تصوف میں عام مشہور ہیں ان میں

اعراض کا طریقہ پڑھا ہو گا۔ بلکہ بعض مرتبہ پورے دیشوں کو سبب مریضوں واسطہ  
 توجہ و تکریم کیا گیا۔ سبب مریض اسکو کہتے ہیں کہ کوئی درویش مریضوں کو حالت  
 تنہائی میں بغیر دینے خود ادارہ کے اپنے سامنے بیٹھا کر خیالی قوت کر ٹوڑا اور توجہ  
 ارادہ سے متوجہ ہو کر مریض کے مرض کو دور کر دے۔ اور زمانہ قیام صحت ہو  
 دو چار دس دس دن گئے اور گھنٹہ پانچ گھنٹہ توجہ کرنا دینے پر اسکو توجہ کے  
 برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے۔ اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے۔  
 اور بخوبی اچھا ہو جاتا ہے۔ مگر توجہ کرنا والا قیام خیال پر قادر ہوا اور اپنے  
 کام میں مکمل ہو توجہ علاج عجیب و غریب اور کمالات ظاہر کرتا ہے۔ اور مریض  
 شفا کے عجیب خوبیاں دکھاتا ہے۔ مریض کے اخلاق میں تہذیب پیدا کرتا،  
 یاد اسکے کاشق بڑھتا ہے۔ بڑائیوں اور بد اخلاقیوں سے بیزاری پیدا ہوتی ہے  
 غرض گہمان تک لکھون طوالت سے ڈرتا ہوں۔ بعض بعض بزرگانہ قدیم  
 جو جگہ اور بیماروں میں خوفناک جگہ اور دیگر آؤں میں پیدا آئی ہیں رہا کرتے  
 تھے اسی توجہ اور خیالی قوت سے بچوکی پیاس۔ ہمارے ہر ہر ہر ہر  
 اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تھے۔ اور شیر اور اڑھان اور مویشی جانوروں  
 کو رام کر لیا کرتے تھے۔ اور اس سے نفع اڑھاتے تھے۔ اور اسکو اجیرا  
 باطنی سمجھ کر انالیوں کے تہلانے سے کنارہ رکھتے تھے۔ اور اپنے خاص خاص  
 مریدوں اور مخالفوں کو جو صالح اور خدا پرست ہو اگرتے تھے بتلایا کرتے تھے۔  
 نے الجھ عام اور مشہور کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے صرف صورت  
 ہے۔ اور اس کے حقیقت خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہے۔ خواہ

چلے گئے۔ اور یہ شریک علم و مینا میں کمیاب ہو گیا۔ اور چھوٹے اور نکار لوگ  
 مدد میں نیکو دعوے کرتے تھے اور چونکہ یہ لوگ ناواقف اور ناتجربہ کار  
 تھے۔ اگر کسی جگہ سبب مرض کر عیقا اتفاق ہوا تو کامیاب نہ ہوئی۔ یا کمتر درجہ  
 بیماری کو مکمل صحت نہ دے سکے۔ شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب  
 یہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھتا اور صرف دعا۔ اور گتہ۔ لتویذ۔ اور جہاڑ اپونے  
 کا دتیر اختیار کر لیا۔ اس طرح یہ طریقہ دنیا سے محروم ہو گیا۔ میرے نزدیک  
 مریض کو صحت بخشنا۔ اور دکھیا کا دکھ و درد ہٹانا۔ اور حاجت مند کی حاجت  
 روائی کرنی۔ اور ہونے ہوئے کے مرتبہ بتلانا۔ اور خاص دعاء خلق اللہ کو نفع  
 پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے۔ نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہے نہ اس کے  
 برابر کوئی عبادت یہ جمیع مذاہب کا اس پر اتفاق ہے۔ اور فی اصول شریعت  
 اس کا سبب بخشن اس کتاب کو ایسا شرح اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو پڑھے  
 بھی استعداد قابلیت اسکے لکھتا ہوگا۔ اسکا تجربہ اور آزمائش کر لیا۔  
 اور مریض کو کم پیشین صحت بخش سکے گا۔ بین عام اجازت دیتا ہوں اور کامل  
 اعتقاد سے اسکے آزمائش کی ترغیب داتا ہوں کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ  
 مرد۔ سوائے مشرک اگر کسی نبی کا مکر صالح اور پرہیزگار۔ اور دلسوز۔ خدا  
 ترس۔ عاقل۔ باغ۔ تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو  
 کامل اعتقاد۔ اور یقین۔ اور ہمت سے بخوبی تجربہ کر لے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب  
 ہوگا۔ اور میرے تجربہ کی بموجب آزمائش کر لیا۔ اور سوقت میرے حق بخش کی دعا  
 لے۔ حق پہچانے۔ اور بھی محروم نہ رہے۔ بارگاہ کار و شواہدیت۔

## ہدایت

میں بھی دل اول اس ہمار کو جتنا ناہنشا

جس وقت میں حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف میں پہنچا تو میری مین  
اجازت پا کر لہ سیانہ میں سکونت پذیر ہوا۔ اور اکثر بندہ گمان خدا راغت لایق  
توسل پر ہی رہا کہ جہاں تک ہو سکے اس جدستو کی ہایل اور نا لائق لوگوں کے  
چھاؤں۔ چنانچہ سالہا سال حسب طبع سوتا رہا۔ درولدہ بندہ کو فکر خلق کیا کرتا۔ اور  
غیر شخص کو سوائے دوستوں کے اندر رائے کی اجازت نہ دیتا۔ اگر کوئی بیچارہ آتا  
تو بیڈ۔ اور گندہ وغیرہ پر گفتا کرتا۔ اور سب پرست میں کہتا تھا۔ عام مجلس شریف میں  
بٹھالیتا۔ اور دل دل میں اس کا خیال رکھتا۔ اکثر مریض شفا پاتے۔ اور بیمار  
تندرست ہو جاتے اگر بہ تفصیل اسکا ذکر کروں کہ بے ہوا لٹ پکڑ جاوے گی۔ مگر  
ایکدو اشخاص کا ذکر کرتا ہوں (جس کا ہیئت) ایک فقیر امیر بکافہ زمین دار تھا اور  
درویش مٹی گارہ کا نام کرتے تھے۔ اور پکڑ و نئے طنز بیان پانی ڈالتے تھے کہ  
وفا گراؤ شکیا۔ میں کہا فلا نا گراؤ فلا نی عورت کا جو دہل سی قیمت دیکر لیلو  
اوسنے کہا حضرت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اوسکو  
پانچ چہرہ ہند سے تپ آتا تھا اور سید میں آدمی گڑھی اوسکو تپ آنیکہ وقت  
تھا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال جویا۔ اور وہ وقت اسکا مل گیا بعدہ تندرست  
(جس کا ہیئت) سر ہند شریف میں ایک مولوی صاحب جو خوش خلق آواز اور خوش  
الحان آدمی تھے افکو باری کا تپ جاڑے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن ہشتاب  
ادھون لے بیارسی کے باعث اما منت سرائکا کر لیا۔ بعد نماز میں کہا فلا نا معجزہ



سنا دو وہ حالت لیے بیٹھ رہے تھے کہ مجھ کو تب چڑھتا آتا ہے میں کچھ بڑھ  
نہیں سکتا۔ یہ کہنا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالیٰ اس کی برکت سے تپ دور  
کر دے گا۔ انہوں نے معجزہ شروع کیا۔ اور میٹر اور ان کی طرف خیال نہ کیا۔ پانچ  
سائے شہر پڑے۔ ہر گز کہ تپ کم ہوئے لگا۔ اور معجزہ ختم ہوا اور ہر انہوں نے  
خاف ہوئے یا جبکہ ایک شخص کی آنکھیں دیکھتی تھیں وہ دم کرانے آیا  
میٹر اپنا ایک اگلو ہوا اس کے ایک آنکھ پر رکھا اور سیڑی ایک ضروری کام  
واہلہ میں لہڑا۔ اور چلا گیا۔ نہ ہی آنکھ اور سیڑی کو گھڑی بعد راضی ہو گئی۔  
بعد میں سب سے قریب آنکھ پر دم کوٹے سحر چار گھنٹہ بعد فائدہ ہوا۔ عرض بہت ہی  
جیسا کہ علاج کرتا تھا۔ اور یہی چاہتا تھا۔ کہ اس علم کو بالکل نابالوں پر ظاہر کروں  
جبکہ لائق اور وہ دار دیکھوں۔ اور اس کو اس کی اجازت دوں۔ اور بتلاؤں۔  
ایسا تھا کہ ہفتہ دیکھتے دیکھتے سالہا سال گزر گئے جبکہ دیکھا سیوفا اور بی مرتب  
اور ناحق متناہس پایا۔ دل سے ہو گیا۔ اور عاقبت کا اندیشہ ہوا۔ کہ افسوس  
فیضی شہر کے لیے لیا۔ اور موت کا پیغام آیا ہو چکا۔ اور یہ علم سینہ کا سینہ  
ہی میں رہا بلکہ قبر میں ساتھ چلا۔ خلقت اپنی مال لیتی سے محروم رہے۔  
اور میں اس کے راز داری میں تواب سے محروم چلا۔ اب لاچار جناب باری  
بہنا رجوع کیا۔ اور سوائے اس کے چارہ نہ دیکھا کہ اس علم کو کتاب میں  
درج کر کر ایسا عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فائدہ اٹھاویں۔ اور فیضی

پہلی ایٹم ۳  
سلسلہ امراض کی بہت طریق ہیں

اب معلوم کر دو کہ سب امراض کی طرقت بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چاروں اعضاء میں  
 مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مریض شفا سے مریض کو خون میں نقود کو جاتی ہیں  
 اور بعض مریض کو روح کو پسند روح کے ساتھ دیگر ملک کر کہ کہاں دلہو رہی ہے عا  
 کرتے ہیں۔ بعض نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مریض کو ہٹاتے ہیں۔ یا کہتے  
 ہیں۔ اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے باور زبانی اسم ذات کی بعض کے قلب پر  
 بہ نسبت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا درواں یا چادر کے کوٹے سے  
 کمال رجوع سے مریض کی مریض کو زمین پر جھاڑتے ہیں۔ بعضے مریض کی جگہ پر  
 مریض کا ہاتھ دھرتے ہیں۔ اور شور مچاتے ہیں اور مریض کو ہٹاتے ہیں۔ بعضے  
 اپنا ہاتھ مریض کے سر یا سینہ یا زبانی یا سیدہ وغیرہ جگہ پر دھرتے ہیں۔ بعضے اس کے  
 قدس سے بعد مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ واپست بٹھالیا کر  
 تھے۔ اور آپ بقیہ تسبیح ہاتھ میں لیکر وظیفہ کے پھاٹکے میں خاموش بیٹھ جاتے تھے  
 تھے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے تھے۔ اور سخت سخت مریض شفا  
 پاتے تھے۔ فی الجملہ اصول ان سب کا ایک ہی اگرچہ صورت میں اختلاف ہے یا یا یا  
 اور ان سب کا بیان بیفائدہ طوالت رکھتا ہے۔ جو بزرگ جملہ مریضوں کے کرتا ہے  
 اور کامیاب ہو چکا ہے اسی طریق سے کہنے جا رہے۔ اور چھوڑ کر نہیں  
 کہ یہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہے۔ اور ایسے بزرگوں کو میری اور میری  
 کی غور سے کیا ہے میں تو انہوں اور انہوں کو رستہ بتلاتا ہوں۔ میں تو اپنا  
 وہ طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو میں کرتا ہوں۔ اور جس کو بخوبی آزا چکا ہوں۔ اور  
 جسے عیب و سواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہوں۔

# ہدایت ۳

انسان میں وہ کیا چیز اور کیا نور ہے جس سے بیمار شفا پاتا ہے  
 اول اس بات کا دریافت کرنا ضروری ہے کہ وہ کیا شے ہے جو توجہ دینے والی  
 کے خیال اور ارادہ سے مرخص کے اندر خواہ وہ غائب ہو خواہ حاضر علیانی  
 ہے۔ اور مرض کو صحت بخشتی ہے۔ یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر  
 ہے جو مرض کو شفا دیتی ہے۔ سو جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان  
 میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے کہ ترار کا کام جہان کے اوسے نور کے متعلق  
 اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہے۔ اور ہر چیز  
 کے ساتھ ایک نسبت پیدا کر لیتا ہے۔ انسان کو نفرت اور انس اسی کے  
 سبب ہوتا ہے۔ انسان اسی سے فحش اور شکت پاتا ہے۔ عریض جو  
 کام جہان میں موجود ہے۔ اور ہوتا ہے اوسے ساتھ اس کو ایک نسبت اور  
 لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اسی نور کے سبب انسان کی زندگی ہے۔ یہ نور اعتدال  
 اور مہوار کی کو چاہتا ہے۔ زیست کو تازہ رکھتا ہے۔ اور کچی کو کھوتا ہے یہی  
 سبب ہے کہ شفا بخشتا ہے اور انسان کو ہدایت کے راستہ پر لاتا ہے۔ اور  
 اخلاق کو سنوارتا ہے۔ اور یہ نور نور انسانی ہے اور مثبت اور ارادہ کے  
 تابع۔ انسان اپنے ارادہ سے جس طرح اس کو دھڑاتا ہے وہاں ہوتا ہے۔  
 یہ وزن اور رنگ بھی رکھتا ہے۔ اور ہر رنگوں نے اس کے حقیقت کو پہچاننا  
 زیادہ حال اس کا خود سر خود فتر میں لکھو نکا۔ اور اوس سے زیادہ بھگوار اس کی حقیقت کی

دوستانِ خدا نے صرت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا پتہ نکالا ہے۔ یہ کام بھی  
 برکت والا ہے۔ اور اس کا اختیار کہ تو الہی فرشتہ خدا کا ہے نہ فرشتہ  
 نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قائم رکھنا چاہیے نہ شریت  
 کی تابع و ادھی کر دے۔ خدا کی جسندگی میں لگے رہو۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول  
 مقبول صلم نے حکم کیا ہے۔ اوس کو بجا لاؤ۔ اور جس شہادت کو منع کیا ہے  
 اور روکا ہے اوس سے بچ کر رہو۔ اور پرہیز کرو۔ کہی پریم اور ناپوتی نہ کرو۔  
 بندگانِ خدا کو اپنا عضو بدن سمجھو۔ چوٹ اور غریب سے بچو۔ بچ بولو۔  
 معاہدہ میں درستی اور صفائی رکھو۔ کسی جاہل اور بیجاں شخص کو اللہ تعالیٰ کی ذات  
 اور صفات میں شریک نہ کرو۔ اور نہ مہیت زدوں کے دکاہہ و روئیں میں شریک  
 اور اس کام کو دیر پیہ پیسا کماڑ کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اس میں خالص نیت  
 کی رضا مندی ہے۔ اور اور عاقبت کی ہمدردی و مہو و ڈو۔ اگر ایسے باتوں پر عمل کرو  
 تو سچائی کامیاب ہوو گے۔ اور جلد شفا کا او گے۔ اور مریض کے اخلاق  
 کو بھی سنوارو گے۔ اور غریب کو بھی یہ سب باتیں سب سمجھاؤ۔ اور نصیحت  
 کرو۔ کہ صلاحیت اور یارسانی سے رہ کرے۔ اور اپنی افضلیت کو سنوارو  
 اور سیر و تماشہ اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے بھی یہ کام نہ کرے۔ کیونکہ یہ  
 نور بذاتہ پاکی اور صفائی رکھتا ہے۔ اور توجہ و مہو و والی کو بھی صالح اور یار  
 جانتا ہے۔ اور حجت و توجہ دینے والا برہمی اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہے  
 اور اخلاق و ذمہ اور ناشائستہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ نور مکرر اور  
 گندہ ہو جاتا ہے۔ اور بجائے شفا کے نقصان بڑھتا ہے۔ یا کمزور جہ شفا کے

بحال کرنے میں مراحم ہوتا ہے۔ اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہے  
 میں تجربہ کر چکا ہوں کہ اگر عرضہ و زار مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب  
 مرض کیا گئی ہے تو توجہ کی برکت سے مریض صالح اور پریزگار ہو گیا ہے۔  
 اور اگر خاص ہدایت کے اور دوسرے بکثرت توجہ دی ہے۔ تو مرض طفیل میں  
 جاننا رہتا ہے۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکروار ہو گیا ہے تو بخوبی آرا  
 لیا ہے۔ کہ اگر اس کو چوٹ اور بری ناسائستہ باتوں سے ہزار سی ہوتی ہے  
 اور خرم و غمناک سے نفرت کہتا ہے۔ اور خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ حلیت  
 اور پریزگار بنی کی کلام سے شاد کام اور خوش ہوجاتا ہے۔ اور اس کا چہرہ نشاں  
 اور حال نظر آتا ہے اگر اس کو کسی بُرے کام کا حکم کیا جاوے تو بالکل  
 نہیں مانتا ہے۔ بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے۔ اس کا مفصل ذکر دوسرے  
 دفتر میں آوے گا۔ اب تم یہ اعتراض کرو گے کہ ایسی محنت اور مشقت  
 کس امید پر اٹھا دین۔ یہ وہی پہلے سے تو تم منع کرتے ہو۔ یہ معاش  
 کہاں سے چلا دین۔ اور دینی کس گھر سے کہا دین۔ سوا امید کا تو یہ جواب  
 ہے کہ تم ایسا بڑا ثواب کہاتے ہو جس کو تمام مذہب والے پسند کرتے  
 ہیں۔ اور بالاتفاق اعلیٰ اور اولیٰ مانتے ہیں۔ یہ تم اس پاک و درگاہ  
 سے امید کہو وہ تم کو بہت سی بڑا درجہ دینے والا ہے جس کی صفت و شاہدیاں  
 نہیں کر سکتے ہیں۔ اب تم معاش کا معاملہ سو اگر تم کہیں سرکار و باریں  
 نوکر ہو۔ یا تجارت ذراعت کرتے ہو۔ یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو۔  
 اور تمہارا گزارا چلا جاتا ہے۔ تو پھر کس لئے طمع کرتے ہو۔ اور تھوڑا

بہت دوچار دست بستہ رو پیر لیکر کر ڈن کہا دے گئے۔ کیا مایہ پھر بچہ کو  
 ادنیٰ شے سے بدلتا پسند نہ کرتے ہو۔ اور پھر اسالانچ کر کرنا منیت کا اصرار کیا  
 ہو۔ یہ تمکو ہنر دار نہیں۔ ہرگز ایسا مست کرو۔ اور اگر تم بالکل بے عقل اور وقار  
 ہو۔ اور ادنیٰ قسم کی نہیں۔ اور معاش کے گرمین ہر گردان رہتے ہو  
 تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھ دیوے لے لو مگر یہ تو مریض سے چکا و نہ  
 اور نہ کچھ مقرر کرو اور جو اپنی خوشی سے مریض تمکو ہوا بہت دیوے تو  
 خوش اور راضی ہو کر قبول کر لو۔ اور تاک بہوں بچہ نہ ہو۔ روزی کا دینی  
 والا وہی قادر برزاق ہے جسے تمکو پیدا کیا ہے۔ اور پیدا ہوئے سے  
 پہلے رزق پہنچ دیا ہے۔ اور تمہارا رزق آسمانوں پر ہے کہا ہے۔ جہاں  
 کما کا تہ نہیں پہنچتا۔ مگر مان اگر مریض کو تم صاحب مقدر ہو۔ اور  
 اوسکو ناگوار نہ ہو۔ تو اوسکی اوقات موافق اوسے کہہ دو کہ ہر خوشی کو کچھ پہلاد  
 اور بند غریب وغیرہ کو دے دے۔ کیونکہ کہلا نا اور بند دنیا پس بیاری اور بلا کوٹا ہے  
 اوسکو کہدو اللہ واسطے کچھ بزرگوں کی نیاز مانے بلکہ نکال کر اور کچھ کے پاس عطیہ  
 رکھ دے۔ اور تمہیں کہدے کہ یہ کچھ نکال دے۔ اگر تمہیں دے تو تم غریب  
 اور محتاج بیمار و نکو کہلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہے کہ خالص نیت سے عاقبت  
 کماؤ اور خدا کی رضا مندی حاصل کرو دیکھو انسان عاقبت واسطے ہزار ہا روپیہ دے دیتا  
 کو جو سجدہ بجا کو کو گناہ کہدو انا کو جو سجدہ بجا کر تا ہر بادشاہوں کے وقت میں شہنشاہانے  
 جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عکدار میں ہسپتال بنے کیا ہو  
 لوگ دینا میں بدلہ مانگتے ہیں۔ نہیں ہرگز بلکہ عاقبت کی بہلائی چاہتے



ہیں۔ تمہیں کسی ایسے پرستکار کو کرو۔

بدایت ۵

دوسری بات یہ ہے کہ بدکار سے تو جہ نہ لو  
اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہ دیتا ہے۔ اور کام بڑی بڑی کرتا ہے۔ معاملہ  
ضرب اور اخلاق ذمہ رکھتا ہے۔ تو اگر تمہیں علاج ایسے شخص سے نہ  
کرناؤ۔ بلکہ اسکی صحبت میں ہی نہ جاؤ۔ اور اس کے ساتھ شست برخواست  
نکرو اور حتی المقدور ایسی بد معاملہ کو اس علم میں دخل نہ دے دو۔ جہانگیر کے  
اس کے ایش علم کو چھوڑ دیکو کہ کتاب بھی اس سے نہ دیکھاؤ۔ جہانگیر مکن ہو۔  
اوسکو اس دولت سے محروم رکھو۔ اور اگر کسی صالح اور متقی خدا پرست کو پاؤ۔  
اور تم کو معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص اس علم سے ناواقف ہے تو بڑی رغبت  
اور شوق سے اسکو یہ کتاب دکھاؤ۔ اور ترغیب دے۔ اور سکھلانے پر مائل  
ہیں اور یہی بددروہ اس حد تک کہ وہ اسکو شجرہ بکرے۔ اور آڑا مالے۔  
غرض متقی سے چھپاؤ نہیں۔ اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہیں۔

بدایت ۶

تیسری بات خلوت ہے

جہانگیر مکن ہو خلوت میں توجہ دو۔ صرف مرصع اور معالج کے سوا  
تیس شخص موجود نہ ہوں۔ گناہ گزر ہو۔ نہ کوئی شخص دور سے  
چہ دیکھتا ہو۔ ناوقت صحت کی کسی سامنی اسکا ذکر نہ کر رہی نہ کیا جاوے

ہوں اونکو نہی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے۔  
 اور مریض کو بھی افشا جسے داند سے منع کیا جاوے۔ ہر گونہ اپنے آپ کو  
 تاکید مانع کیا ہے۔ اور ظاہر کر لی ہیں نقصان اوٹھایا ہے۔  
 بیان طوالت رکھتا ہے۔

ہدایت کے

چوتھی بات علاج شروع کرنا چھ نکرو

اگر کوئی تیسے تو جھیلنے اور سلب مریض کرانے کی التجا کرے۔ خود  
 تم اسکی درخواست کو منظور کر لو تو اول تم اپنے فرصت اور بہت کو گزراؤ  
 اور دیکھ لو کہ تا وقت صحت تم اس محنت اور شقت کو انجام پہونچا دو گے۔  
 اور ناچہ تو مکر و گے۔ یہ بات بہت نامناسب ہے۔ اور ہر نقصان کو مٹاتی ہے۔  
 کہ ایک دن دو دن تو جھد دو اور پھر چھوڑ دو۔ یا جھدن چاہا تو جھد دے۔ اور جھدن  
 دل نہ چاہا مذہب اس سے تو یہی بہتر ہے کہ شروع ہی نہ کرو۔ کیونکہ جب تو جھد  
 دیتا جاتی ہے۔ تو بیمار مہی ہاتھوں پاؤں کی اونگلیوں کے سروئے نکل جاتی ہے  
 اگر دست چپ کے بازو یا گھٹنی میں بیماری ہو تو مرثہ اوکو دست چپ کی  
 اونگلیوں کے سروئے نکال دیتا ہے۔ اور جو دست راست کے بازو یا  
 گھٹنی یا پیچ میں ہو تو دست راست کی اونگلیوں کے سروئے ہاتھ کو دیتا ہے  
 اس طرح اگر سر یا سین یا پیٹ میں بیماری ہو تو جھد یا دیر میں پاؤں کے سروئے  
 اونگلیوں کے سروئے نکالی جاتی ہے۔ اور جو دامن یا دھن میں۔ ران یا دھن

پانچویں بین بیماری ہوتی ہے۔ تو دہائی پانچوں کی اونگیوں کے سروے  
 سٹائی ہوتی ہے۔ اور جو پانچ پانچوں میں ہووے تو پانچ پانچوں کی اونگیوں  
 باہر کھینچی ہے۔ بعض میں اس کو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بیماری  
 سنہ بکٹی ہوئی اور سر و دیگر طرف ہوتی ہوئی اس کو محسوس ہوتی ہے۔  
 میرے علاج سے ان کے پیچ کا زخم چار انگلی نیچے اوڑھ کر اچھا ہو گیا۔  
 اور پانچوں تک دوڑی ہوئی تھی۔ اور درم تمام ٹانگ میں اونگیوں  
 کے سروے تھا۔ دو دن میں پانچوں کے پیچ تک پہنچ کر بعد ایک دن ٹھہر کر اوڑھ  
 گیا۔ اس کے بعد ایک پیچ کے چہرہ اور گردن کا درم اول میٹ اور پانچوں  
 ہو گیا۔ اور پانچوں پر نظر آیا تھا۔ آخر جاتا رہا۔ اس لیے چوڑی دینے اور سو  
 کرنے کو منع کیا۔ ہونے کے اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پور تھا۔ اور منہ اور ہکا  
 علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اوڑھ گیا۔ یا تو پیشاب  
 کے رستہ یا دستوں کے رواہ یا پانچوں کی اونگیوں کے سروے نکلیگا۔  
 اگر تم علاج چوڑی پیچ اور وہ مواد سینہ یا قلب یا مددہ وغیرہ میں ٹھہر گیا  
 تو پھر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اس جگہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور  
 یہ سب اس کے ہمارے قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہ جاری رکھتے تو یہ کام کبھی ہوتا  
 اور بے معلوم اور سب سے بڑا بیماری کا اخراج ہو جاتا۔ اور سروے بخوبی  
 صحت پاتا۔

ہدایت

پانچویں بات دسویں کی توجہ دو

جس شخص پر تم توجہ دینا کا ارادہ کرنا تو اسکو اپنی حقیقت پر مایوس رہا  
 سے زیادہ عزیز رکھو۔ بلکہ اسکو اپنا ہی عضو بدن سمجھو۔ اور اس کے  
 ساتھ کمال محبت کرو۔ اور اس سے کسی طرح کی نفرت و لعین نہ لاؤ۔  
 تم جس قدر اس سے محبت کرو گے۔ اسی قدر صلہ شفا بخشو گے۔ کیونکہ اس کی  
 کے پیو پچانے کو محبت اور دل سوزی اور رحم بہت مفید اور عارف مست  
 بن جاتا ہے۔ اور شفا بخشہ کو قوی واسطہ ہو جاتا ہے۔ معالج میں تین باتیں  
 بہت ضروریات ہیں۔ مستقل مرضی۔ اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ انفع  
 پیو پچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہے کہ والدین اپنی اولاد۔ اور بھائی بہن اپنی  
 بیوی۔ اور بیوی اپنے خاوند۔ اور عاشق اپنے معشوق۔ اور پیارے رشتہ دار اپنے  
 رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطہ توجہ کرتا ہے۔ یہ توجہ اور کامل شفا بخشا  
 ہے۔ اس واسطہ جس مفقہ بزرگ کی جگہ۔ شیخ بزرگوار کے ولین ہو وہ جلد مدد  
 پاتا ہے۔ دوسرے دفتر میں اسکا بخوبی بیان کیا جا رہا گا۔ اس دفتر میں اس پر  
 بیان سے بیجا زیادہ ظاہر دینا ہے۔ سو تم کو واجب ہے کہ جب توجہ دینا  
 شروع ہو تو صحت ہوتے تک سو ٹوف نہ کرو۔ جتنی دیر بیٹھہ سکو اور جتنی  
 ہی دیر نہ روز بیٹھا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس منٹ بیٹھا کر  
 اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک گھنٹہ بیٹھو۔ تیسرے دن توجہ دینی  
 کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز دو طرح عرصہ مقرر کر لو۔  
 اسی طرح وقت ہی ٹھہرا دو۔ مثلاً صبح کے آٹھ بجے یا رات کے دس  
 بجے۔ اور پھر ترکیب اول دن شروع کر دو ہی ترکیب آخر تک جاری رکھو۔

ایسا ہو کہ کین اور تر کین بنے تو جہم زہ ہے۔ کل اور تر کین سے تو جہم دینے لگے  
 برسوں اور کوئی تر کین مکان میں نہ ہو۔ مولیٰ کو بھی سنبھا دو کہ ان سب باتوں کا خیال  
 رکھے۔ وہ بھی تمہارے ساتھ صحبت اور عشق پیدا کرے۔ تمہارے اوپر  
 اعتقاد اور یقین رکھے۔ ناامید نہ ہو شک نہ کرے۔ اپنے تئیں تمہارے سپرد  
 کر دے۔ اور تم کو کامل بخمار۔ اور دسینہ سپردی سمجھے۔ یہاں تک تم دونوں  
 تئیں رابطہ اور یکساں گنت پیدا ہو جاوے۔ اور تم نہیں اس کی صحبت میں شک نہ کرو  
 اند کسی طرح کا دہم نہ لادو۔ نہ اس کی دل میں شک ڈالو۔ شاید کہ سخت بیماری میں  
 دو چار مہینہ کا عرصہ لگ جاوے۔ یا کسی دورہ کی بیماری میں اس سے زیادہ  
 تو جہم دینے کی ضرورت ہو۔ اور کئی دوری ٹل جائیگا انتظار کرنا پڑے۔ تو ہرگز  
 مت کہہ دو۔ اور علاج نہ چھوڑو۔ شاید تم بہت اعتراض کرو کہ ان باتوں سے  
 تو بعضی باتیں بہت سخت ہیں۔ اور بعض پر ہمت نہیں اور اختیار نہیں ایسی  
 مشکل کام کب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ اور کس امید پر ہم  
 ایسی سخت پہل سکتے ہیں۔ سو ایسے مفائدہ بنانے میں کرو۔ امید کا حال  
 تو میں پہلے سمجھا چکا ہوں کہ اسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت سی  
 رکھتے ہو۔ اور محنت کی بات یہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو۔ اور چھوٹی  
 چھوٹی اولاد موجود ہے اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو۔ اور اس کو  
 سخت بیماری میں مبتلا دیکھو۔ تو سوچ لو کہ تمہارے دل پر کیا سخت صدمہ گزرے گا۔  
 نہ تو اتنا پیسہ ہے جو دوائی ہڈائی میں خرچ کرو۔ اور حکیم طبیب کو دیگر بلاؤ۔  
 نہ دیکھو اتنا صبر ہے کہ وہ مر جاوے۔ نہ اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے۔

پہ بتلاؤ کہ کیا تم ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ محنت نہ کر سکو گے۔ اس میں تمہارا کیا  
 خرچ ہوگا۔ اور کس قدر عرصہ لگے گا۔ ڈیڑ گھنٹہ سے زیادہ تو میں توجہ دینے کو  
 منع کرتا ہوں۔ تمام دن رات میں ڈیڑ گھنٹہ سے زیادہ سرگرم توجہ مت کرو۔  
 خواہ آدھ گھنٹہ میں آدمیوں پر۔ خواہ ڈیڑ گھنٹہ ایک توجہ دو۔ اس سے  
 زیادہ محنت نہ ادا ہٹا۔ کیونکہ توجہ دینے سے وہ مزہ جو باعث زندگی ہے۔  
 دوسروں میں جاتا ہے۔ اور اپنی میں سے خرچ ہو جاتا ہے۔ اس سے آدمی اپنے اندر  
 کمزوری اور کچھ ضعیف معلوم کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا دفعیہ چہل قدمی اور ہوا خورد  
 اور سیر تماشے اور تفریح سے بچ جاتا ہے۔ اور اصلی حالت اور سچا لیٹ بھر آجاتا  
 اس لیے میں منع کرتا ہوں کہ سن بلوغ سے پہلے۔ اور ستر برس کی عمر سے پہلے  
 دل بند رہے نہ سنٹ سے زیادہ توجہ دینا نامناسب ہو گا۔ نہ کوئی ٹوٹنٹو  
 نمایاں طور پر لگے۔ اور بڑے بڑے بیٹے اور بھائی کو بڑا دیکھا۔ اگر تیس برس کے  
 تو گھڑی۔ گھنٹہ وقت پہنچنے کی توجہ دینی کے وقت سزا مقرر کہہ لیا کرو۔  
 اب تم کہو گے کہ فیروز گھنٹہ ڈیڑ گھنٹہ کی محنت تو حسنہاں لینگے۔ مگر ایسی محنت  
 اور عشق۔ اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطہ کہا لینے لینگے۔ یہ کام زبردستی  
 اور زور اور کلفت سے کبھی پیدا ہوگا۔ سو یاد رکھو کہ یہ کام تو خود بخود پیدا ہوگا۔  
 مگر اول میں تھوڑا بہت کلفت تکو ضرور کرنا پڑے گا۔ اور اللہ اور محبت کو زور لانا  
 اور جانا ہوگا۔ یقین جانو کہ توجہ نہایت بڑا عمل جب کا ہے۔ اگر چند روز مریض  
 کو اچھی طرح توجہ دیا دے تو مریض مرشدی نہایت محبت کرنے لگتا ہے۔  
 اور دلسوزی اور بگائیت خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اور جو مریض اچھی طرح



منہا لے کر طرف دل جانو سے۔ اور بیچیاں ہو کر رجوع کامل سے سامنے بیٹھیں۔ اور  
 اور جنہیں چہرہ کی طرف ٹکٹکی باز نہ کر دیکھتا رہے تو ہر شد کے دلیں ہی اسکی  
 چھت خانو و نسوزی۔ اور بیکرنگی پڑ جاتی ہے۔ اور مینے تو بہت مفید باتوں کا  
 بیان کیا ہے اگر یہ میسر نہ ہوں تو خیر جس صورت سے ہو سکے تو جہر دینے کا  
 دماغ مگر بہت زہار ہو۔ نا امید نہ ہو مدد خود شک و دہر مریض کے دلیں شک  
 ڈالو۔ انشاء اللہ انجام اچھا ہو گا۔ اول تو شفا ہی ہو گے یا مریض کی مرض کو  
 کم کر دیں گے۔ مگر توجہ زیادہ تو ہونے دو گے۔

## ہدایت ۴

### چھٹی بات مجدد دعا کرو اور لات زنی سیکھو۔

اگر کوئی مقصد علاج کرنا چاہے۔ تو ایسا مجدد دعا کرو۔ اور ایسی شیعہ سنی اور  
 کہ میں بیشک تمہارا مرض کنوہ ہو گا۔ اور دو تین ہی توجہ میں صحت بخوشی  
 اس علاج کو تم کرنا مت سمجھو۔ اور تمام علاج مغالہ چھوڑ دو۔ ایسی لات  
 زنی سیکھو بند ہو گا کام نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بریایہ غور کرنے سے انجام میں  
 مذلت اوٹھاؤ۔ بشاید کہ وہ بیمار نئی نبوت ہو۔ یا ایسی سخت ہو جسکو حکمائے  
 لا علاج کہتا ہو۔ اور شاید کہ اسکی شفا دوا کھائے۔ اور دوسری شخص  
 کی توجہ پر موقوف ہو۔ یا وہ بیمار ہی ہو۔ مگر آخر دم تک جائے دوائے ہی  
 نہ ہو۔ شاید ایسا دعا کر کر پھر مذمت کہنچو۔ اور دل ہی دلیں افسوس کر  
 (ع) چراغ قہار کو کہ باز آید پشیمانے بنو لالین ہے کہ ہمت نہ ہارو۔

اور دسوزی اور لیفتن سکتے ساتھ علاج کئے جائیں اور خدا تعالیٰ کی جناس سے  
 صحت کی امید رکھو۔ شافی دہی بکیم دانا ہے۔ اور تہرا علاج تو خیر جلد اور بہانہ  
 مگر اس علاج میں یہ مصلحت ہی ضروریات ہے کہ مریض کو کامل امید ڈالو اور  
 اس کے شک شبہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہہ دو کہ اگرچہ یہ علاج کراہت سے  
 کم نہیں مگر نوت اور تعدیر سے کچھ چارہ نہیں۔ چند روز علاج کروا کر دیکھ لو۔ پھر  
 جیسا ہو نیوالا ہوگا۔ خود ظاہر ہو جاوے گا اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطباء علاج تھکتے  
 ہیں ہاتھ نہ ڈالو۔ جس وقت تپ سے درجہ کی اور نسل وغیرہ اور اہل اول جب  
 جب تم توجہ دینا نہ کہنے لگو۔ تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مریض وغیرہ  
 اور پھر ہی ہاتھ نہ ڈالو۔ یہ اس واسطے نہیں کہ ان بیماریوں میں جنت محال ہے  
 بلکہ اس لئے کہ انکو فہنیات علاج جاری رکھنا پڑے گا کیونکہ جس شخص کو مریگی کا  
 دورہ ہوتا ہے بعد ہوا کرتا ہے۔ تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھ دنوں سے کل  
 جاوے۔ تو اس صورت میں تمکو دس باران ہینہ علاج کرنا ہوگا۔ اور ہر دورہ کے  
 ٹلنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر دو چار دن روز توجہ دیکر چھوڑ دو گے۔ تو کیا پتہ  
 لگے گا۔ اس طرح کئی دورہ والی بیماریاں سمجھ رہے ہو۔ جنکو پھر دس نہیں کہ تو اس  
 آدمی اتنی غصہ و رازنک توجہ بڑے استیصال اور صبر سے دیتا رہے گا۔  
 اور اگر اپنی بہت دیکھو تو منع نہیں کرو۔ تو اس مہتری کو مناسب ہے  
 کہ اول اہل ایسی بیماریاں لے۔ جس پر توجہ کا اثر اہل ایسے اور معلوم ہو جاوے  
 اور ایسے ایسے حیف بیمار ہینہ ہاتھ ڈالے جنکو دو چار پانچ یا سات دن کے  
 اندر اچھا کر سکے۔ جب قوت ٹھہرتی جاوے۔ تو سخت سخت امراض پر توجہ



ہوتی ہے۔ درگزر۔ دردمندہ۔ ایسی ایسی بہت بیماریاں ہیں جنہیں جلد  
 شفا دے سکا ہوں۔ اور آزمائچہ ہوں۔ اور جن پر تو مجھ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔  
 وہ بھی ہیں بتلاتا ہوں۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہو تا نہیں ہے۔ بلکہ جب  
 بیمار اس علاج سے تندرست ہوتا ہے اثر کا ہر ناممطلق موقوف ہو جاتا ہے  
 جس سے محبت زیادہ ہو۔ اور سیر یہ اثر جلد تر ہوتا ہے۔ بہ نسبت عاقلوں کے  
 سادہ لوحوں پر۔ بہ نسبت مردوں کے مسذرات پر۔ بہ نسبت جوانوں کے بچوں پر  
 بشرطیکہ توجہ کی وقت وہ رو دین اور گہرا دین نہیں۔ اور اگر رو دین اور گہرا دین  
 یا بچہ بنی کریں۔ تو نہا سب سے کم جو وقت وہ سو جا دین اور سوقت اور نیر توجہ  
 کریں۔ بہ نسبت امیر کے غریبوں پر اور اون لوگوں پر جن کے رگ و پشیر بازگشت اور  
 پتلے ہوں۔ بلغمی مزاج والوں اور بے علموں پر جنکی طبیعت میں چالاک کی کم ہو۔  
 بہ نسبت غائب کے حاضر پر۔ بہ نسبت دور کے بچہ کر اور نہ تو لگا کر۔ زیادہ  
 تران سب سے جب بچہ بچاں بخوبی جم جاوے۔ اور رابطہ۔ محبت دائم ہو جاوے  
 ان سب صورتوں میں بخوبی اثر ہوتا ہے۔ وہ کون کونسی صورتیں ہیں جنہیں  
 توجہ کا بخوبی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور وہ کون کونسی شخص میں جنکے توجہ کا خوب  
 اثر ہوتا ہے۔ سمجھو اور دھی اور جسمیں قوت والی تندرست کی توجہ زبردست  
 ہے۔ ایسی شخص سے جسکی قوت روحی۔ اور جسمی۔ اور بہت اور زور جسمانی  
 کم ہے۔ اور نہایت مالوال اور ضعیف۔ صغیر آدمی بخوبی عقل کی توجہ بہتر ہے  
 بلغمی اور دھوی مزاج والے اور کم عقل سے۔ کم بولنے والے کی توجہ زبرد  
 دست ہے۔ بہ نسبت بہت بولنے والے کے۔ سو دھوی مزاج والا جسکا خیال

بیت نشین ہوتا ہے۔ اور جن کو مزاج غریب کہہ رہا ہے اور پریشانی رہتی ہو۔  
 اور ضبط خیال پر قادر نہ ہو نہ خدا ترنی اور رجم اور دلستور نہ نہ رکھتا ہو۔ تلون  
 مزاج غریب یعنی کاشائیں ہو۔ ثواب کی ہیئت سے توچہ نہ دے۔ اس راز کو  
 پہنچانے کے غور و فکر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے۔ لاف زن ہونے  
 طمع بہتہ رکھے پر ہنگامی کی چال نہ چلے۔ مریض پر احسان نہ کرے۔ بد  
 مزاجی کرنے سے تباہ وقت صحت علاج جاری نہ کرے۔ اپنی قوت اور کمائی  
 پر اعتقاد اور عداوت رکھے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ سچ دعویٰ کرے۔  
 ایسے ایسے انتہائی جیسا چاہی توچہ دینے کے لائق نہیں۔ اور ایسی ایسی  
 جھوٹی باتیں جو بیکار کی گھین خرابی اور نقصان سے خالی نہیں۔ تو مناسب ہے  
 کہ سچا دعویٰ کرے اور لمبی چوڑی شیخی نہ مارے۔ اور لاف زن کو۔  
 چھوڑ دے۔

### بذاتیات

ساتوین بات رقم خود بیمار ہو تو توچہ مند و مرشد کی بیماری  
 اور صفات طالب ہیں۔

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ توچہ دینے والا جب رجوع دل سے خیال جاکر  
 توجہ کرتا ہے۔ تو بصیرت صفت مرشد کی حیثیت میں شکن ہوئی ہے۔ یہ پہاڑین  
 چلی جاتی ہے۔ اگر مرشد اخلاق و سیمہ اور قسوت و فخر کی عادت رکھتا ہے  
 تو بیمار ہی فسق و فحور میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو

تو مریض ہی صلاحیت اور اتفاق کی کام کرنے لگتا ہے۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو  
 تو طالب کی یہی اولین عشق اپنے جوش بہا ہے۔ عرض معالج کے نور کے ہر  
 معالج کے اخلاق۔ مریض میں چلے جاتے ہیں۔ اور مریض اور مریض صفوں میں  
 موصوف ہو جاتا ہے۔ اس طرح اگر معالج کو کوئی بیماری ہو۔ اور وہ بیمار ہی  
 ایسی کہ تمام بدن میں سببیت کر گئی ہو۔ تو مریض ہی اوہ میں مبتلا ہو جاتا ہے  
 اسلئے تمکو مناسب ہے کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبھی مریض کو چہرہ بدو۔ اور نہ پائی اور  
 روال وغیرہ کو دم کرو۔ اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ جب رابطہ قائم ہو جاتا  
 ہے۔ اور مریض اچھی طرح خیال کو جاتا ہے۔ اور مرشد کا خیال کہ میں بٹا ہوا  
 ہوتا ہے۔ تو مریض کی بیماری سے اوہ اگر شیخ کو چٹ جاتی ہے۔ مریض اچھا  
 ہو جاتا ہے۔ اور شیخ بیمار پڑ جاتا ہے۔ یا مریض اور معالج دو ٹون دسی  
 مرض میں گرفتار رہتی ہیں۔ اور یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ معالج کی بیماری سے  
 مریض کو لپٹ جاوے۔ اور معالج صحت پاوے۔ یا مریض معالج کی مرض  
 میں گرفتار ہووے۔ اور شیخ ہی اسی بیماری میں مبتلا رہے۔ مگر ایسا اتفاق  
 بہت کم ہوتا ہے۔ کہ مریض کی بیماری مرشد کو چٹ جاوے۔ کیونکہ اسکا  
 ارادہ نور کی پہچانے ہوا کرتا ہے۔ اور بیمار کا لینے اور شیخ قوت ور  
 اور بیمار کم زور مگر نیم اس وقت ہوتا ہے جب مرشد خیال کو بٹا ہی رکھتا ہو  
 یا بہت نازک طبع ہوتا ہے۔ تو بیمار کی بیماری میں کم و بیش مبتلا ہو جاتا ہو  
 اور تھوڑا بہت اسکا اثر معلوم کرتا ہے۔ اگر ایسا معلوم کرے۔ تو بعد تو چہ  
 دوچار مبتلا ہو تو دوبارہ دونوں سے انگلیوں تک پاس کر لیا کرے۔ بلکہ



پیشانی سے پادری تک دستی پندرہ پاس کر لے کر الجھ کر جب قہقہہ ہو تو  
 مریض کو مڑو تو ہرگز اور اگر ہم اخلاق و دیمہ میں گرفتار ہو تو یا رسائے  
 اور اس ملاق حمیدہ کی حادثہ کرو۔ اور اپنے آپ کو اچھی صفوں سے  
 اور نسبت رکھو بیمار اور فاسق فاجر شیخ ہرگز تو نہ دینے کی لایق نہیں ہوتا  
 اور تو تو ہم کب بھی تو کچھ نہ کہہ نقصان پہنچاتا ہو۔ لطف نہیں پہنچتا۔

## بدانت

اپنی بات تو ہم کی خوبیاں و کمالات  
 تو ہم اپنی بات سے کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہے۔  
 اور یہ کیا ہے پیدا کر لیتا ہے۔ عجیب غریب معاملے اس سے ظہور پاتے ہیں  
 اور طرح طرح کے فوق و بظاہر ہوتے ہیں غرض دنیا میں ایسا کام کو شہاد  
 ہو تو ہم نے تحمل نہیں ہوتا اسکی مثال ایسی ہے جیسے تلوار اٹھا  
 چاہو تو دشمن کو مار دو۔ چاہو اپنا کلا کاٹ لو۔ ہرگز گونے جان دے  
 دینی مگر اس کے ہر مار کو نہ کھولا۔ جو نیا بریاد کر فے مگر ہر اہل کو اس میں  
 دخل نہ دینا بدنام ہوئے وقت اوٹھا کے تکلیف اور مصیبت ہے۔  
 اس دولت کو سبب میں لے گئے مگر ظاہر ہے کیا۔ اسکا پورا پورا سبب  
 تو انہیں کو معلوم ہو گا مگر یہ ناقص رائے میں ایک یہ بھی سبب ہے  
 کہ طبایع انسان میں بڑا اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک شخص عمل و حیثیت کی  
 حال نہیں چلتا۔ ایسا ہو کہ اہل ناشائستہ اور نا یائستہ باتوں میں اسکا  
 استعمال کریں۔ برائیاں کیا وین۔ اور ہلایاں گنوا وین اس سے

دینیوی سیر و تماشے دینے۔ اور پلٹ کر وریا در تیان لرین۔ آپ بھی بال  
 میں گرفتار ہوئے اور کچھ بھی و بال میں ڈالیں۔ قیامت میں جو ابد ہے  
 میں ہم کچھ جانیں۔ ہاگے بزرگ ہدایت کرے اور نیک مرادہ حلالے  
 پر بڑے حریف تھے۔ اور اسی شہرت اور آرزو میں مہنگے گہ کوٹے شخص ہوتے  
 اس دولت کو حاصل کرے۔ یقین خانہ کہ وہ ہرگز پھیل نہ تھے۔ کتبہ  
 اور غور سے خالی۔ اور عجب وریا کے برج تھے مگر مصالحتا یعنی بہتر سمجھا  
 ہے کہ اس کمال کو چھاپا وین۔ اور ہر ایک پر ظاہر نکرین اسلئے میں متکو  
 تاکہ اس منع کرتا ہوں کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی بقیہ سے اس علم  
 کو استعمال نہ کریں۔ میں تو نصیحت کا حق ادا کر چکا آگئے وہ جاہلین۔ اگر مہنگے  
 کرنے کی آرزو تو جہم کے ہمراہ نہیں تو یہ تاثیر کم کم اور گاہ گاہ ہوگی۔  
 میری تو خاص نیت بھی ہے کہ خلق اللہ اس سے عام فائدہ اور نفع و نفع دین  
 بھی حاصل کرے۔ اور دنیا میں بھی پہل پاوے۔ خدا کی رضا نصیب ہو  
 اور خاتمہ بالخیر۔ ارشاد تیرا

تو ہم دینی کی غایت میں جو کہ خالص دینی کے متعلق

اگر کوئی بیمار تھے تو جہم لینے کی التجا کرے۔ اور تم کو اس کام کی فرصت اور ہمت ہو  
 تو منظور کرو اور اس کو سمجھا دو کہ اگر یہ علاج کروائے ہو۔ تو گہرا نہ جاننا  
 اور نافہ نہ کرنا شاید اس علاج میں خرصہ و راز لگ جاوے۔ اور یہ ہیز گاری کر  
 کام کرنا۔ جہاں تک ممکن ہو اس کو چھپانا۔ اور جو واقعات ہیں انکے سوا اور

کیسے نہایت ہنسکا بہیدہ ظاہر کرنا۔ اور اونکو بھی ظاہر کرنے سے منع کر دینا  
 اور کسی طرح کا خوف نہ کرنا۔ انہیں کچھ ضرر نہ اور نقصان نہ ہوگا۔ اور صحت کا  
 یقین کاٹل دیکھنا۔ تاوقت صحت چند روز مصالحت واسطے ہمارا ادب اور  
 بظلم نگاہ رکھنا اور ہم پر عقیدہ کرنا۔ دن رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ فلاسنے  
 وقت ہمارے پاس آجایا کرو۔ جب مجھ بات قرار پاچکے تو ہر روز اوسے میں  
 وقت پر اوکو بلاؤ۔ اگر سخت بیماری ہو تو گھنٹہ یوں گھنٹہ۔ اور جو خفیف بیمار  
 ہو تو پانچ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے تو جہ دیا کرو۔ مگر اول دن  
 یہ نسبت از دونوں کے زیادہ دیر ہو تاکہ رابطہ قائم ہو جائے۔ مگر  
 ان میں باتوں میں اتنے مصالحت اور موقع دیکھ لو۔ اور جب تو جہ دینے کا  
 ارادہ کرو تو اب بخارہ بسونہ اول کرو۔ نہ ہو سکے تو صرف دغاے استخارہ  
 پر بھی اکتفا کر دو۔ اور جب تو جہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کہ بیٹھو اور دعا کر کہ بیٹھو  
 بہت ہونکے اور بہت پیٹ نہ رہے تو ہمہ اندوز۔ اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ  
 ہونکے گھر جاؤ۔ سب آدمیوں کے کنارہ کرو نہ اور خلوت میں بیٹھو صرف  
 تم یا وہ بیمار ہو۔ وہاں اور کسی کا دخل اور گزر نہ ہو۔ دروازہ بند کر لو۔ بیمار  
 کو زمین یا چارہ پائی پر نرم چھوٹے پردے اور یا ٹیکہ کے سہارے بیٹھا دو۔  
 اور کہدو کہ تو جہ دیتے تاکہ خاموش بیٹھ رہنا۔ اور یہ بھی کہدو کہ دونوں  
 پاؤں لیٹے پہلاؤ۔ بیمار کا موہ نہ جنوب کو اور اوسکے پشت شمال کے  
 طرف ہو ورنہ او سکا نہ بہت سردی ہو نہ گرمی چھریو وغیرہ سب چیزوں سے  
 جو خیال کے پر گندہ کرنے والے ہیں۔ امن ہو۔ اوسکے دونوں پاؤں

سینہ میں کاؤ تخت رکھ لو۔ اور قدم اوس پر رکھو جس پر سبب کے ناخن سے اور ہر دو  
 دونوں زانو کھڑے کر کر یا ایک کو لیٹا کو بیٹھ جاؤ۔ تاکہ بنا برستہ بلند نہ ہو۔  
 یا چھوٹی پٹیر بھی اوسکے دونوں پانوں کے درمیان بچھا لو۔ اور اوس پر  
 دو زانو یا چار زانو بیٹھو۔ اور دل کو تمام جوش و خروش سے اور گہرا سانس سے  
 مطمئن رکھو۔ گہرا سانس میں نفع نہیں پہنچتا۔ اور نتیجہ خراب نکلتا ہے۔  
 اگر بھیہ سبب میں یہ ہوں۔ تو بہت مدین والا نہ کچھ مخصوص نہیں جس طرح  
 مناسب وقت بیٹھو اور بیٹھاؤ۔ میں نے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہے۔ جس کا نام  
 ہدایت الطلاب محمد رسالہ تو ہے۔ بھی اوس کا مطالعہ کرو۔ جو ہر تکونیت  
 توجہ اور ادب وغیرہ میں کم و بیش تینوں دفتر میں مدد دیگا۔ مریض کے  
 دونوں ہاتھوں کے انگوٹھ اپنے دونوں انگوٹھوں اور انگوٹھوں کے سر میں  
 ہر طرح پکڑ لو کہ تمہارے انگوٹھوں کا شکم کیا انگوٹھوں کے شکم سے ملا رہے۔ اور  
 ناخن دونوں کے انگوٹھوں کے شکم سے ملا رہے۔ اور  
 ہوں اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو۔ اور بیمار کے چہرہ یا آنکھ یا جسنانہ  
 کی طرف ٹٹکی باندھ کر دیکھتے رہو۔ اور بیمار کو بھی سمجھا دو کہ تمہاری چہرے  
 کی طرف ایک جگہ ٹٹکی باندھ کر دیکھتا رہو۔ طبیعت کو دیکھلا رکھے۔ اور تمام  
 خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال میں محو رہو۔ اور اپنے ذات کو تمہاری  
 ذات میں یک رنگ کر دے۔ اور سب خیالات کو دل سے ہولادے۔ اور تم  
 بھی اسی طرح اوسکی ذات میں اپنا خیال گرا دو۔ اور ایک جان دو قالب  
 ہو جاؤ۔ بیمار۔ پانچ آہستہ دن سنٹ تاکہ اسی طرح نرم نرم انگوٹھوں کو دبا

یہ بات بھی دیکھ لیں کہ لکھنؤ ہون میں حرارت بڑھنا اور گرمی پیدا ہونا جس سے اس بات سے  
 سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت رابطہ قائم ہو گیا تو تو یہ کہے تاثر فی القو  
 تاثر ہوئے لگتی ہے۔ دوسری ترکیب رابطہ قائم کرنے کے یہ ہے  
 کہ اپنے دونوں ہاتھ اور ہتھیلیاں اندر کی طرف سے مریض کے ہاتھ اور  
 اوٹگیوں اور ہتھیلیوں کے برابر ملا رکھو اور اوٹگیوں کی کھڑی رکھو۔ اس طرح  
 اور اپنی دونوں ترکیبوں میں ہاتھوں کے راہ سے مرشد کا نور مریض کے بازوؤں  
 اور تمام بدن میں چرتا جاتا ہے۔ اور بعض مریض اس کے تاثر کو بھی مختلف  
 طور پر محسوس کرتا ہے۔ جب انگوٹھے پکڑے جاتے ہیں تو معاومہ کرتا ہے  
 کہ ٹیکہ لگتا ہے نہیں سے کوئی شے بازوؤں اور تمام جسم کے طرف چلتی  
 جاتی ہے۔ یا ذون بسرد۔ اور سن۔ بخس ہو جاتے ہیں۔ اور جب  
 پاؤں میں پائسن کئے جاتے ہیں تو گرم ہو جاتے ہیں۔ اور ناتوانی اور  
 نڈالی پاتا ہے۔ اور جب پائسن کئے جاتے ہیں تو ایسا جانتا ہے جیسے  
 کوئی گرم پلٹے نہاتا ہے۔ اور پاؤں۔ اور ہاتھوں کی اوٹگیوں سے کوئی  
 گرم گرم شے لکھتی چلتی ہے اور ہماری جگہ سے چل جاتے ہے اور نیچے  
 کو اترتے معلوم ہوتے ہے۔ آنکھیں بند۔ ہوتی جاتی ہیں۔ خمار  
 سا ہوتا جاتا ہے۔ دل کو فرحت پہنچتی ہے۔ غرض اختلاف طبع بموجب مختلف  
 تاثیریں محسوس کرتا ہے۔ اور معالج کے دیکھنے سے مرشد کے آنکھوں  
 اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم میں نور کا آنا اور داخل ہونا  
 معلوم کرتا ہے۔ اور مریض کی حالت میں تغیر ہوتا ہے۔ اور اس کا

رنگ بدلتا جائے۔ پانچ سات دس منٹ بعد انگوٹھوں کو چھوڑ دو۔ اور  
 اپنے دونوں ہاتھ مریض کے سر پر رکھو۔ اور اب در ضرورت دو چار منٹ  
 رہو دو۔ پس سے مریض کی ہتیلیوں اور انگلیوں کے سر دئے مریض  
 کے دماغ میں بچھ نور پڑتا جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں۔ بلکہ  
 رفتہ رفتہ چند روز میں آنکھوں کا کہولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ آرام سا  
 معلوم ہوتا ہے۔ نیند گہیرے جاتی ہے۔ شمار سہا جاتا جاتا ہے۔ ہر گون  
 نے اویکا نام فیضان رکھا ہے۔ اور بعضوں کو اس نور کا رنگ پیلی  
 نظر آتا ہے۔ رفتہ رفتہ استغراق ہو جاتا ہے۔ اور مریض سو رہا ہے  
 یہاں تک کہ مسکریدا ہو جاتا ہے۔ اور حالت انبساط میں آجاتا ہے جب  
 کسی مریض پر بھیہ حالتیں پیدا ہو جاتے ہیں تو عجائبات عجایب بائیں  
 اوسن سے ظاہر ہوتے ہیں جنکا بیان بقدر ضرورت علاج اس دفتر  
 میں آویگا اور بفضل بیان اسکا تیسرے دفتر میں ہوگا۔ اب تم سر پرے  
 ہاتھ اوٹھاؤ۔ اور مریض کے دونوں شانوں پر رکھ دو۔ ایک منٹ  
 رہنے دو۔ اور نرم نرم دباتے جاؤ۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہتیلیاں  
 کھانچو ہٹے دسوں اور انگلیوں کے سروں کے کھانچائی کھانچاتے مریض کے  
 کلائی اور انگلیوں کے سروں تک ایک منٹ میں پہنچا دو۔ اس طرح  
 مریض کے دونوں بازووں پر۔ اور ہاتھوں میں کھینچ پڑ جاتا ہے۔ بعد  
 اس طرح مریض کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھو۔ اور کھانچاتے ہوئے  
 دونوں سرین اور رانوں تک آ جاؤ۔ بعد اُسے دونوں انگوٹھ

مریض کے سینہ پر رکھو۔ اور پتیلیاں بچا کر اوگلیوں کو پسلیوں کے اوپر  
 رکھ کر۔ تھوڑے سبک اور مغذہ پر ایک ڈومینٹ مانتھنگلاؤ۔ اور ناف پر  
 رکھو۔ اور ان سب جگہ تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے رہو۔ ان سب باتوں سے  
 مریض کا نور مریض کے تمام جسم میں بھر جاتا ہے۔ اور جھان بیماری ہو  
 اوس بیماری کے جگہ کو پکڑ لیتا ہے۔ بعدہ تم اپنے دونوں مانتھنج کے  
 اوگلیوں کو جدا جدا تھوڑا سا ہرکائے ہوئے اور پشت فار کی طرح  
 خم دیتے ہوئے حینال کو مریض میں کڑائے ہوئے مریض کے پیشانی  
 کے جسم کے ایک سائچ یا آدھی اچھے دور دور بغیر بدن کر چوٹے کے  
 بوسکے کپڑوں سے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ اور شکم  
 اور ناف سے پیچھے کو لاتی ہوئے مریض کے دونوں پاؤں کی اوگلیوں  
 کے سروں تک بلکہ زمین تک پہنچا دو۔ اور اگر ایک دفعہ میں زمین  
 تک مانتھ نہ لیجاسکو تو ناف یا پاؤں تک پہنچا دو۔ اور مکرر سہ کر  
 مکرر کے ساتھ اسی طرح کئے جاؤ۔ بعدہ آدھی ڈہرے پاؤں تک  
 پاس کرو اور زمین تک پہنچاؤ۔ اس میں اوسکو چھوڑ نہیں۔ اور اوسکے  
 بدن کو بھی کہیں سے نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چھو جاوے تو مضائقہ  
 بھی نہیں۔ ان مانتھوں کے اتارنے کا نام (پاس تو جھ) ہے۔  
 اور اب میں اسکا جھان ذکر کرونگا (پاس) کٹھ کر لکھا کرونگا۔ ان  
 پاسوں کو تم آہستہ آہستہ کرو یعنی ایک منٹ میں سہ سو پاؤں تک  
 دو پاس کرو۔ اور پیشانی سے ناف تک پاؤں منٹ میں ایک پاس

کر جس جگہ سیاہی ہو وہاں آدھا سنٹ یا پانچونٹ یا تھوون کوٹھڑ کر کہو۔ بعد  
 پانچون تک پورے کرو۔ اور ان پانچون کے کر کے پانچون کوٹھڑ کر کہو۔  
 اور اپنے پانچون کو نہ شکڑو۔ اور نہ ہرٹ اتنا زور خرچ کرو۔ کہ ہاتھ اوڑھنے  
 ہو گئے۔ بچے ان پانچون میں تم اپنے سہیلیوں۔ اور اوگلیوں کے  
 نہ کو مریض کی جسم کے طرف رکھو۔ اور جب کہ پانچون کے ٹہرے  
 پیچھے گدے تو ہاتھوں کو ترچھا اور سلامی کرتے جاؤ۔ یہاں بات کہ  
 پانچون کی اوگلیوں کے اوپر جب پہنچو تو ہتھارے ہاتھوں کی پشت  
 مریض کے جسم کی طرف ہو جاوے۔ اور اسی طرح پھر اگلیوں کے  
 سامنے آؤ۔ اور اسی طرح پھر کرو۔ بار بار کرتے جاؤ۔ اور گاہ گاہ  
 بلکہ ہر پاس کے اخیر میں اگر اپنے اوگلیوں کو جھاڑ دیا کرو۔ اور عادت  
 کر لو تو یہ بات بہت خوب ہے۔ اس میں مریض کی بیماری شج کہ نہیں  
 چٹھی۔ گویا اوسکی بیماری نہ تھاری اوگلیوں کو چٹ جاتے ہے۔ اور  
 تم اوسکو زمین پر جھٹکتے پیتے ہو۔ اس طرح تھاری زمین بالکل مریض  
 کے بیماری کا اثر نہ ہوگا۔ ان طولانی پانچون سے جو پیشانی سے پانچون  
 تک کئے جاتے ہیں۔ وہ نوز جو شیخ بزرگوار نے مریض کے تمام جسم کے  
 اندر پھریا تھا۔ بیماری کو لیکر مریض کے پانچون کے اوگلیوں کے سر  
 سے ضایع ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر ایک پاس کے ہاتھ ایک جزو بیماری  
 کا دور پھرتا ہے۔ اس طرح جس وقت پیشوا مریض کے ایک بار ویا دونوں  
 بازوؤں کے جب ہاتھوں کی اوگلیوں تک پاس کرتا ہے تو جو بیماری



باز وہ بے پروا ہوتے تاکہ ہونی ہے۔ اور سب کو چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہاتھوں کے  
 اوچکیوں کے سر ہونے خارج کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات مریض اس  
 خروج کو معلوم کر لیتا ہے۔ اور صاف صاف کہتا ہے۔ کہ کوئی شے  
 گرم گرم وغیرہ میرے اوچکیوں سے نکلی جاتی ہے۔ اور مجھ کو محسوس  
 ہوتے ہیں۔ اگر مریض کے سر یا پیرو یا پیاری کی جگہ ہونہ نزدیک کر کر ہونہ  
 سے دھم کیا جاوے۔ تو گرم اور خوش آئند تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ گردن  
 خوش کر کے کے میت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور  
 خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور مریض خوش ہو جاتا ہے۔ اگر مریض  
 سے ایک گز کے فاصلہ پر چھپرے کے نیچے اور ہر سب سے اوچکیاں رکھ  
 کر چار یا پانچ پٹیل یا سب سے پانچ تک سرور بختے کی نیت ہے  
 مکتہ جاوین تو مریض کو آرام سا آجاتا ہے۔ اور خوشحال رہتا ہے۔  
 اگر کہلی۔ یا چوڑی بکھر ہی اوچکیاں کر کر مریض کے بدن یا پیاری  
 کی جگہ نشا بن کیا جاوے۔ تو اس جگہ نور جمع ہو جاتا ہے۔ اور جس  
 جگہ سے سرور و نگر طرف پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہمواری  
 کو مٹ کر سرور سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور سب سے اخیر جب تم نور سار  
 بدن میں جمع کر چکو۔ اور پاس طویل سے فراغت پاؤ۔ تو ضروریات سے  
 ہے کہ کہنوں سے یا ٹون کی اوچکیوں تک پاس کرو۔ اور مریض سے  
 اس نور کو بالکل خالی کر دو۔ اس طرح سے نور یا ٹون کی طرف اوترتا  
 ہے اور سرور بدن خالی ہو جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر مریض کو کمزوری

اور لغات ہو تو ریاض کو آخر میں لکھ کر دینیہ طے کر دو۔ ایک ماہ  
 اپنا اسکے موندہ کی طرف اور دوسرا پیچھے سر کی پشت کی طرف لکھ کر سر سے  
 پاؤں تک تین چار پاس کرو۔ اس سے تقاضا اور کمزوری کے مہربانی  
 ہے۔ اور توانائی اور مضبوطی آتی ہے۔ پہلے سب ایک سو چھ تر کیوں کو دیکھ  
 تھا جو تھکو بتلایا گیا ہے پہلے ترکیبیں ہر ایک بیمار پر نہیں لکھائی ہر نہ بلکہ  
 ہمارے مہمان نیکو اسے بتلایا گیا ہے۔ مگر ان سب میں اول انکو پہلے  
 اور درمیان میں طویل پاس کرنے اور آخر میں گھٹنوں سے پاؤں تک پاس کرنا  
 ہر ریاض اور ہر بیمار کی واسطہ کار آمد ہوتا ہے اور نیز بیماری کی جگہ پر نور کا شمع کرنا  
 ضرور پڑتا ہے دونوں کے خیال کا جتنا اور شفا کی نیت رکھنا اور جتنا کھانا  
 اور محبت اور دلسوزی سے توجہ دینا تو اس علم میں شرط اعظم گناہا راستہ ہے  
 اب میرا بارہ تھا کہ خاص خاص بیماریوں کے خاص خاص ترکیبیں لکھی گئی ہیں  
 مگر اس جگہ میں کچھ مختصر حال اس علم کا۔ اور جو اعتراضات لوگ آپ کر رہے  
 سمجھایا جاتا ہوں۔ بعدہ خاص خاص بیماریوں کے خاص خاص ترکیبیں سمجھا دینگا۔

## ہدایت

### علم قدیم

یہ مقرر علم تہجہ حجاب میں بیان کر رہا ہوں قدیمی ہے اور ابو البشر حضرت آدم  
 علیہ السلام کو قلم سے مراد بعد آخر ہی بسینہ سینہ چلایا ہو۔ اگرچہ اسکی حقیقت اور  
 اصل ایک ہے مگر ہر جگہ نئی نئی صورت پکڑتا اور نئی نئی لباس میں لباس ہے  
 اور تمام دینی اور دنیوی امور میں ہر دو کار بنایا ہے یہ علم الہی اصول رکھتا ہے

کہہ رہا تھا کہ اگر اس کا ریکارڈ کیا جائے تو یہ بیان اور حقیقت بیان ایک اور دعوت میں  
 نہیں دیا جاتا بلکہ یہ جو شخص سب سے پہلے اس کی روشناس ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 میں اس پر جو کمال طہور پایا ہے حضرت قائم الدین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں اس پر جو اول پایا ہے اور چہرہ ہستی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام امام انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چہرہ دہی رفتہ رفتہ ہستی سحری میں حضرت خضر علیہ السلام  
 کو حضرت خواجہ عید النور علیہ السلام کی رحمتہ اللہ علیہ تلقین فرمایا بعدہ اسے  
 سحری میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ گیارہ دن تک  
 سرسبزہ جناب پاری میں دعا کرتے رہے کہ الہی ایسا طریقہ عنایت فرما  
 جو جلد طائبانہ خدا کو قریبی طرف پہنچا دو اور تیرا قرب و عرفان نصیب  
 کر دے اور وقت جناب پاری سو سامنے بٹھا کر توجہ دینو کا الہام ہوا چنانچہ  
 وہی دست مبارک نئی تریک بیان اور متفرق صورتوں میں طریقہ نقشبندیہ  
 عالیہ میں رواج پاتا ہے۔ اپنا تم شاید اس کتاب کو دیکھ کر اس کو ایک  
 نیا اثر اور دنیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کرو گے اور طرح طرح کے  
 اعتراضات و شبہ و شبہ پسراؤ گے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل  
 پیش کرو گے۔ بعض بعض انہیں سے جو اس وقت میری سمجھ  
 میں آتے ہیں۔ بیان کرتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔



ہدایت

اعترافات جو اس علم پر ہو سکتے ہیں

بہلا اعتراف

جو ترکیبیں اور شرطیں اس علاج میں لگی گئیں ہیں۔ بڑے کھٹن اور دھواں  
معلوم ہوئے ہیں۔ ایسی محنت ہم کب اوٹھا سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے  
کہ سینے نہایت ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ تو جہ دینی کو منع کر دیا ہے۔ بلکہ تین  
آدھ سو گھنٹہ تو جہ دینے کا خال لکھ دیا ہے۔ بلکہ دس ہندو  
سنت کی تو جہ میں بھرا انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔ اتنی دیر کی محنت  
خدا واسطہ یا اپنے قریبوں پیاروں کی خاطر دھواں کام نظر آتا ہے۔ دوا  
سنگانی۔ اور بنانے۔ اور ہنڈائی پیسنے میں کیا اس کے کم عرصہ لگتا ہے  
بعضی دوائیاں۔ اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہیں جو ہندو دھرم کے کھل  
کئے جاتے ہیں۔ دواؤں کو پسند کرتے ہیں۔ کو شتر ہیں۔ پیسٹر ہیں۔  
جہانتہ ہیں۔ قوام پکاتے ہیں۔ مدتوں تک زمین۔ اور غلہ میں دبا رہتے  
ہیں۔ بہ نسبت اس کے تو یہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہے۔

دوسرا اعتراف

یہ ہے کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہیں۔ اور اس طرح کب ٹھیک  
ہیں۔ جواب کیا کرو؟ دوائیاں پیسنے کے یہ کام سخت نظر آتا ہے  
میں تو کھچکا ہوں۔ کہ مریض جس کوٹ اور پہلو چاہے۔ پیسٹر۔ اور  
لیٹا رہے۔ کرٹوی دوائیاں پیسی شکل نہیں۔ یعنی تو کرٹوی دوا

بیشتر کہنا چاہیے نہایت دل چڑھانے والی ہے۔ اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔  
مرنا قبول کرتے ہیں۔ مگر بدمزہ دوار نہیں کہلاتے اس علاج سے تو مرض  
کو آرام آتا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔ چین سے سو جاتا ہے۔ آمیزہ کو  
اس علاج کی آرزو رکھتا ہے۔

### تیسرا اعتراض ۳

بھیسے کہ تم کہتے ہو۔ کہ سین عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے۔ جو اس  
پر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا۔ البتہ بہت سخت امراض میں جو مرض  
ہو گئے ہیں۔ دراز عرصہ ہی لگ جاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت نونا کے علاج  
کے اس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کراست  
کا سا ظہور ہوتا ہے۔

### چوتھا اعتراض ۴

تم کہتے ہو۔ صالح صلاح اور پرہیزگار چاہیے۔ سو پرہیزگار تو ہزاروں میں  
کوئی کوئی ہو پاتا ہے۔ جواب۔ البتہ پرہیزگار کا علاج کرانا  
ظاہر باطن میں نفع بخشا ہے۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو بگاڑتا ہے  
اور ظاہر میں نفع کم ہو سکتا ہے۔ پھر تو میں نہیں کہتا۔ کہ مریض بالکل  
ایسا نہیں ہوتا۔ یا مریض جاتا ہے۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع  
ہوتا ہے۔ اور فاسق کا علاج ایسی خوبے اور فضیلت نہیں رکھتا۔ جہاں  
چیکری تو خدا تعالیٰ پرہیزگاری بھی کرانگا۔

### پانچواں اعتراض ۵

پہلو کیا معلوم ہے کہ مصنف نے خود مرضی کی اسطرح عیال میں اتنا سب لکھ لیا ہو۔ اور دور  
 حقیقت یہ ایسا مفید ہو جیسا لکھا گیا ہے ناحق بیمار بھی بڑھ جائے۔ اور وقت  
 بھی ضائع ہو سکے اور جو چیز چھپانا پڑے۔ یا اور افسوس اور کہ یونانی علاج کی ان  
 نہ کرایا۔ ناحق جان گئی اور کچھ فائدہ نہ آیا۔ چھوٹا سب میں تو یہ نہیں کہتا کہ یونانی  
 علاج بالکل ہی چھوڑ دو۔ اور مطلق نہ کراؤ یہ تو اسلئے کہا گیا ہو کہ اگر دوا بھی دینی  
 جاوے اور توجہ بھی کیجاوے تو شک ہو جاتا ہو کہ ہمارے توجہ سے شفا ہوتی ہو۔ یا  
 دوائے ایسوی تاثیر کی۔ زمین معالج کا دل ٹوٹ جاتا ہو اور اسکو اپنی محنت پر  
 شک ہے تاہو۔ اور اسکا دل خوش نہیں ہوتا۔ اور ثواب کی امید کم کہتا ہو۔ زیادہ  
 یہ کہ ادھر تو توجہ کی تاثیر زور مارتی ہے اور دوا اپنا اثر دکھلاتی ہے بعض  
 وقت دوا کا اثر توجہ کی مخالف ہو کر مضر پڑتا ہے۔ اسلئے کہا گیا ہے کہ جو کام  
 دوا کریگی اس کو زیادہ توجہ فائدہ دینگی۔ دست استغفار غلبہ پیدا ہو۔ جو  
 صحت کی علامت ہیں اسلئے علاج ظہور یا نیگے ایسوی تبدیلیات اگر اس علاج سے  
 ظہور یا وین تو یہ صحت کی نشانی سمجھیں۔ اور انکو ہرگز نہ روکیں اور بخار کو نہ  
 خطرناک ہو اور اندیشہ بالکل نکرین۔ جب تم کو مئی وجہ تبدیل ہے مگر حکم ہو بیمار کا  
 خاتمہ سمجھو۔ چند روز اس علاج کو کرو کہ جو جب فائدہ اوٹھاؤ گے خود کہو گے کہ مصنف  
 سچ لکھا ہے اور بالکل اس میں جو شہ نہیں۔ بلکہ حقیقت لکھا ہو اس سے  
 کہے درجہ زیادہ آزمایا ہے۔ اور جب اسکا عام چرچا ہو جاوے گا۔ اور دانا  
 میں تو کھچل دینگے۔ اور تجربہ کرینگے۔ اور اسکی کم و بیشی کو آزماوینگے  
 لیٹا رہے۔ اور اسان۔ اور مفید یا مضر اس میں ڈاروینگے۔ اسکا

معموم سیار ہو جاوے گا۔ اپنی ذات میں بہت ہی بڑی فضیلت رکھتا ہے۔  
 بھڑکے ہوئے خاص خاص غماغم اسکا ہتھوڑ ہوگا۔ اور پسند کرے گا۔ اگر تمہاری خوشی  
 علاج دیا جائے تو وہ بڑے کی بہنیں تو دونوں کو جاری رکھو مگر اب کام ضرور کرو  
 کہ جو درو نامی اور خوش بہالیاں اس سے ظہور پاویں تو کو رو کو نہیں اور  
 شفا بخشش ہمتیج سمجھو۔ دونوں علاج بلکہ زیادہ تھپڑ پڑینگے۔ اور جلد شفا  
 بخشنیں گے۔ بشرطیکہ دوا دلیسی دے جاوے جو تو بہہ کی تاثیر میں  
 نذر کرے۔

### بہہ ہٹا اٹھنا

معمول تو تھا علاج کرانا۔ اور تنہا مکان میں بٹانا۔ اور جوان عورت اور مرد کا  
 ہتھوڑا وہ گھنٹہ تنہا مکان میں پاس ہنا دانا ہی سے بعد معلوم ہوتا ہے  
 اور اس میں بہت تھکاوٹ نظر آتا ہے۔ خراب ہو جاوے گا اندیشہ ہے اور زیادہ تو بہہ  
 اس میں بہت بگڑ گئی اور انس ہو جاتا ہے۔ کوئی عقل مند اور اثر افاد می اسکو ہرگز  
 سنبھال نہ کرے گا۔ چوہا ہے۔ یاد رکھو کہ تو بہہ سے جو محبت اور  
 انس بڑھتا ہے ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہے کہ ناشائستہ  
 باتوں کو مطلقاً اوس میں داخل نہیں ہوتا۔ بلکہ شیخ اور علما  
 بین صفا سے اور پاک ڈالتا ہے۔ اور یہ محبت ایسی ہے جسے  
 مان باپ بہن بہائے بیٹا بیٹی میں ہوتے ہیں۔ جس  
 میں مطلق خیال بد نہیں آتا۔ اور ہر طبیعت میں

فساد ہرے ہوئے ہیں وہ گریٹھ کسے چو کہے ہیں۔ جہذا آدمیوں کی انگوٹھیں  
 خاک ڈال کر چمکاتے ہیں۔ اور دین و دنیا گنواٹے ہیں۔ اور بچے تو میں  
 پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ کسے ہر عورت کو حشر یقین ہو۔ پانس بیٹا لیتا چاہے  
 نہیں تو ایسی جگہ علاج ہی نہ کرنا چاہیے۔

### سحان اعراض

ایسے خداترے اور دلسوز آدمی کہاں جو بے غرض کسی کا شفقت علاج کرینگے اور  
 اتنی محنت و شقت اٹھانگے۔ خواب کیوں نہیں کیا پانچوں اونگلیاں  
 برابر ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنا جان و مال ہٹا کر تپتے ہیں۔  
 کیا تم نہیں دیکھتے کہ مساجد بنواتے ہیں۔ کنوئیں کھدواتے ہیں۔ کنیا دانتیں  
 سدا برت لگاتے ہیں۔ مسافر خانے اور پل بنواتے ہیں۔ ہزار بار رومیہ بعد  
 دیتے ہیں۔ بہو کون کو کھانے کا پکا کر کھلاتے ہیں۔ شفا خانے بنواتے ہیں۔  
 بچہ علاج ان سب باتوں سے زیادہ تو مشکل نہیں۔ چسکا کرنا و شوار معلوم ہوتا ہے  
 اور میں تو یہی کہہ چکا ہوں۔ کہ اگر مسالاج کا بالکل گذارہ انہی پر ہو تو لیا  
 کرے مگر بیمار کو ایسا نہ ستاؤ کہ وہ بیمار ایک دوسرے سخت مصیبت میں  
 مبتلا ہو جاوے۔ اور بیماروں کو بھی سمجھانا ہون۔ کہ ایسے مسالاجوں کو ساتھ اپنے  
 عقد و موافق سلوک کریں۔ کیا حکیم طبیب کی خدمت میں گئے۔ کیا دوا  
 دارو میں پیسا نہیں لگاتے۔ اوتھی سے مرشد ہر کی خدمت گزار رہی بچا لائیں  
 اور اسکو خوش کریں۔ غرض ہر لون و لبتی ایک دوسرے کے خیر خواہ رہیں۔

### اٹھوان اعراض



ایسی بے خیالی ہو کہ یہ سمجھتا ہے کہ لوگ دنیا کے ہزاروں پہاڑوں پر نہیں بھروسہ کرتے۔  
 خیال کے ہموار پتے تو ہیں اور قدرت کہاں۔ جو ایسا متوجہ ہو کہ عالم کریم۔ جو  
 بہت نہ مارو۔ شوق کرو۔ اور عاقبت پر نظر کرو۔ جتنے اس کی شین کرنا ہو  
 اور یہ قدر کمال میں آکر و گئے۔ اور شفا جلد بخش و گئے۔ اور بخوبی تجربہ کر لو گئے۔  
 انسان کو جو چیز حاصل کرنی ہو اسی چیز حاصل کر سکتا ہے۔ زور سے زور۔

زور سے زور عزت سے عزت۔ علیٰ ہذا القیاس بخیالی بھی بخیالی کے شق سے  
 پیدا ہوتی ہے۔ تم تو جہم دینے میں ایسے مجبور ہو جاؤ۔ کہ گرد و پیش اور کل خیالات  
 اور تفکر ہوں جاوین۔ مریض کے ساتھ ایک رنگا ایک جان ہو جاؤ۔ اور  
 جان لو کہ خیال کا مٹنا بھی ایک خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ خوار فکر بناؤ  
 و سوچو۔ اپنے ہزاروں کس بو دے یکے۔ ہر گز بدیہی مطالعش راز احتیال  
 بہین بدیہی رلہ ہر فاعوش خیال۔ خیال میں بہت بڑی قوت ہے جس کا بیان  
 دوسرے اور یہ کہ قدرت میں آؤ گیگا۔

### نوان اعتراض

خدا جانے نہ علم جو کیوں کہے۔ یا ہنودون کا۔ یا حکماء و ہر یہ آدمی نہ کران تم حید  
 کا یا عیسائیوں کا۔ اس کو کہیں سے چڑا لیا ہے۔ یا کسی سے اخذ کیا ہے۔ بہین  
 کچھ نقصان دہی نہ ہو وہ ہے۔ مذہب میں کوئی بکار نہ آوے۔ جواب  
 سبحان اللہ یہ انصاف صاحب تمنی ام کہا ہے بہین۔ یا پڑھنے۔ تم اپنے کام سے  
 کام نہ کہو۔ کس وہم میں پڑ گئے۔ یا حسد کی آگ دے ہوئی بھرک اٹھی۔ تم  
 بیمار ہو۔ اور مصیبتوں میں گرفتار۔ جس بات سے تمکو صحت ہو دے۔ اور آرام

یہ پوچھی غنیمت جانو۔ احسان مانو۔ خدا کا شکر کرو۔ شکر و علاج کا طریقہ سہل بنا باجاء  
 ہے چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھو یہ جہیز و ہنر بناؤ۔ فضول گوئی۔ اور عیب جو  
 سو کیا فائدہ بین تمام کتاب بین لکھ چکا ہوں کہ یہ ہر ہر مذہب الہی کے اخلاق  
 کے اخلاق و سنوارتا ہے اور پڑائیوں کو دور کرتا ہے اور اصول مذاہب بین  
 مساوی اور مددگار ہوتا ہے اور عوام بین بالاتفاق جمیع مذاہب بین اچھی  
 بین ولون بین ڈالتا ہے۔

## دستوران اعراض

ہے سب طرح سو منہ کر کیا اور مانا کہ یہ علم سچا اور اسکا فائدہ بھی بڑا اگر  
 مگر نیا علم تو ضرور ہے جسکا جبکہ جہان میں چراغا نہیں پہلا اور ابھی تک  
 اسکا نمبر صواب ہی بخوبی نہیں لکھا ہے کونسی عقل کنی بات ہو کہ علم  
 طبابت کو جو دو نامی ہزار برس سے چلا آیا ہے اور ہزار ہا لکھ ہزار ایک آدمی  
 اسکا تجربہ کر چکا ہے یہ بڑا کراں نامعلوم علاج بین ہنسو اگر علم طبابت سو  
 بین کچھ فائدہ ہو تو بیان کرو۔ سو بعض بعض فوائد جو وقت میری سمجھ میں  
 آتے ہیں بیان کرتا ہوں۔

## ہدایت ۱۲

توجہ سی علاج کر نہیں اتنی فایدہ بین  
 پہلا فائدہ

علاج طبابت غیر تشخیص مرض کے بالکل فائدہ نہیں کرتا بلکہ بچوں کا مرض تو  
 بالکل بھانا ہی نہیں جانا۔ اور جب مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا اور کیا

دستوران اعراض

ہدایت ۱۲

پہلا فائدہ

بیمار پانچ سالانہ علاج میں جیص سے حاجت نہیں یہ لوز  
 جسکے بیماری ہو وہیں دور کر کے لیتا ہو اور نہ پانچ راہ سے نکال لیجاتا ہے اور  
 نقصان بالکل نہیں پہنچتا +

## دوسرا فائدہ

جتنی عمر صدمین بیمار دوا کھاتی ہے قدرت ہوتا ہو بہ نسبت اسکو اس  
 علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے +

## تیسرا فائدہ

شیر خوارہ بچوں کو - اور ان بچوں کو جنکی عمر تین چار پانچ سات برس کی ہوتی  
 ہو کر وہی اور بد مزہ دوا زور و ظلم سے کھلانے پلانی مشکل ہوتی ہے بلکہ بعض  
 بعض جوان آدمی بھی تلخ دوا کھانا پھر سمجھتے نہیں - اور بہت ہی گھبرائے ہیں  
 اور جب بچوں کو زور دوا کھلائی جاتی ہے تو وہ بہت دیکھ پاتے ہیں اور  
 ڈرتے ہیں اور بیماری زیادہ بڑھتی ہے اسن علاج میں دوا کھلانے کے  
 ضرورت ہی نہیں ہوتی - مگر اپنی تسلی واسطہ کھلاؤ - پلاؤ +

## چوتھا فائدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن کہتے ہیں - یعنی طبیعت خود بیماری کو دفع کرتی ہے  
 یہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنے کی نہایت قوت بخشا ہے جس سے وہ طبیعت  
 بیماری کی مقابلہ سے مغلوب نہیں ہوتی بلکہ غالب آتی ہے اسی لیے اس  
 علاج میں بخران پڑتا ہے - اور بخران بھی جلد پڑتا ہے اور تبدیلیات بھی ایسی ہی  
 ہوتی ہیں جو ہماری واسطے نہایت مفید ہوتے ہیں - اسی لئے اس

علاج میں دوا کی حاجت کم پڑتے ہیں۔ اور مریض ایسے جلد تندرست ہو جاتا ہے۔

یا سنجوٹن فائدہ

اس علاج ہر جس طرح جس بیمار یون کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح باقی کو بھی نفع ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر روح تک ہوتا ہے۔ اخلاق کو بدلتا ہے۔ اور صحت کو اور پر تیر کا رہنا دیتا ہے۔ اور نامعلوم بیماریوں کو بھی کہتا ہے۔

چھٹا فائدہ

علاج طبابت میں نفع بھی پہنچتا ہے۔ اور جو دوا طبیعت کو خلاف دیتا ہے۔ نقصان بھی ہوتا ہے۔ یہ علاج اولیٰ شفا بخشیکا۔ یا مرض کو بڑھتی نہ گمانہ یا گمانہ اگر کھیا باتیں نہ نصیب ہوں تو نقصان تو انشاء اللہ تعالیٰ بالکل نہ پہنچیکا۔ اثر ہونیکے کئی سبب ہیں۔ یا تو معالج نہایت قوت سے ہو جاتا ہے۔ جس کو مرض خصل نہیں سکتا۔ یا معالج کم زور ہے۔ اسی طرح تو بہرہ نہیں پہنچتا۔ یا تو دین کے ترکیب بخوبی نہیں پہچانتا۔ یا معالج اور مرض کی طبیعت کا احتیاف دونوں میں مناسبت نہیں ہونے دیتا۔ یا ایک شخص کو دوسرے سے دیتا ہے۔ کہا تا ہے۔ اور باہر دیگر انس نہیں پکڑتا۔ یا علاج بے پرواہی سے کیا جاتا ہے۔

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوں میں خاص توجہ کی ترکیب

اب تم یہ سمجھ لو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہے ترکیب اس کے دوا دیکھو۔ اگر کسی کے ہاتھ میں نہ ہوڑا ہے تو سینہ پر ہاتھ رکھنا بیفائدہ ہی۔ پاؤں پر زخم پیٹ پر ہاتھ نہ رکھنے کے پہا نہیں ہوتا۔ گھٹنوں کا درد نہر پر ہاتھ ٹکانے سے نہیں جاتا۔

یا سنجوٹن فائدہ

چھٹا فائدہ

ارشاد چوتھا

اگر کوئی عورت یا بچہ یا بزرگ آدمی اور بچہ کے دھڑپاؤں سے اچھی نہیں ہوتی۔ پینڈلی  
 کے پینڈلی یا زانو پر نور جمعہ کرنے سے صحت نہیں پاتی جس جگہ پیکار ہو وہی  
 جگہ پر نور جمعہ کر دیا جائے کہ بے نیچے کی طرف اوتار دو اگر سر میں بیماری ہو تو سر پر  
 پانچ پونے اور سر کے پانچوں تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ میں مرض ہو تو  
 اس جگہ نور کو جمع اور نہ اٹھ کر دو۔ اور ساری بدن پر پاس کر کرچی اوتار دو اس طرح  
 اگر ایک تیس یا نو سو ہو چکی تک بیماری ہو تو اسے ات پر بازو سے انگلیوں  
 تک پاس کرو۔ اگر ایک پانچوں کی ران یا زانو۔ یا پینڈلی۔ یا پیچہ میں بیماری ہو  
 تو اسی پانچوں پر او انگلیوں تک پاس کرو۔ اس طرح بیماری کو سرون سے  
 چھوڑ کر دو۔ اگر تمام بدن میں بیماری ہو یا بیماری کی کچھ شخص جس سے نہ کر سکو  
 تو ساری بدن پر پانچوں تک پاس کرو۔ اور ان طویل پاسوں کو کل سیار پانچوں  
 یعنی سفید پیچہ جو حمل والی عورت پر ایک کو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو اس کے  
 باکوں پر پاس کر دو کیونکہ پاس کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے۔ اور رگڑ کر ہونے  
 خون کو جاری کرتا ہے۔ ایسا نہ کہ حمل ساقط ہو جاوے۔ مگر اوپر کے دھڑپاؤں یا چار  
 مہینے سے بعد تو بہتہ دینا مفید پڑتا ہے۔ اگر کسی عورت کو دودھ کی کمی ہو۔  
 اور اس کے بچہ کا اچھی غذا نہیں چھٹ نہ ہو تو سینہ پر نور جمعہ کر دو اور تمام بدن پر پاس  
 کر دو دودھ بہاویگا۔ اور اگر دودھ بہت ہو اور اس کا کم کرنا چاہو تو نور جمعہ نہ کرو۔ تو اس کے بہت  
 نور اور پاس کر دو۔ اس کے دودھ کی پر نہ آوے گا۔ اگر کسی عورت کو دل میں  
 ہوا۔ بازو وغیرہ کی بڑھی اور تگی ہو تو اول اس کے پیچہ پر نور جمعہ کر دو۔

۱۵۱  
دور

سے اچھا کرو۔ اگر کسیکے اوجھلی یا بھڑکے یا مات پڑن بالکل  
یہ گمان نہ کرنا کہ تو چہرے سے وہ اعضا اور سر نو پیدا ہو جائیگا نہ کہ تو  
دفع ہو گا اور زخم جلد اچھا ہو جاوے گا۔ مرنے سے وہ فائدہ نہ ہو گا جو تو بہرے سے

## اب میں چند بیماریوں کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہوں

انسان کے سر میں جو درد ہوتا ہے کسی قسم کا اور کسی سبب سے ہوا کرتا ہے  
بعضی کا درد سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہے۔ بعضوں کو درد سر منہ  
کی تھیر سے ہوتا ہے۔ بعضوں کے سر میں نزلہ کی پانی کی بوند لگتا ہوتا ہے  
بعضوں کی سر کی رگ و پھپھ میں کوئی خلل آجاتا ہے۔ اگر تم اسکی تشخیص  
کر سکو اور معلوم کر لو۔ تو اول تو دونوں انگوٹھی پکڑو بعد اس سبب کو دیکھو پھر  
جمع کرو۔ مثلاً اگر جانتی ہو کہ پیچہ درد معدہ کے سبب ہوتا ہے۔ تو بعد انگوٹھی  
پکڑنے کے مریض کے معدہ پر یا دونوں ہاتھ ٹکاؤ۔ یا انگلیاں کھڑکی کر کر  
پانچون یا سون انگلیوں کے سر و سوا انگلیاں جوڑ کر یا کھلی رکھ کر نشان  
کر دیا چکر دیتے رہو۔ پانچ سات دس مہنت تک نور بہرہ اور بعد سر سے  
پاؤں تک پاس کر دو اور اخیر میں دونوں گھٹلیوں پاؤں کی انگلیوں تک پاس  
کر کر اس نور کو خارج کرو۔ وہ نور بیمار کو لیکر پاؤں کے راہ سے نکل جاوے گا  
اگر درد کا سبب یہی ہیں ہو تو اول انگوٹھی پکڑ کر رابطہ قائم کرو بعد پتلیاں  
سر پر بٹاؤ۔ اور انگلیوں کو سر سے جدا کر کر کہو گویا مہاری تھیلوں سے نور بہرہ

جائنا ہو اور انگلیوں کے سر و نشو و نما نہ کر دیتا ہے تھوڑی دیر بعد ہتھیلیاں اوٹھنا  
 لگتا ہے تو ان کو چھپک دیا گیا وہ بیماری تھوڑی باقی ہو نہیں چھٹ گئی تھی اب تھپ  
 اوسکو چھپا دیا ہے تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس طرح ہاتھ نکاؤ۔ اور جدا کرو اور چھپک  
 کر رہ کر اس طرح کرتے جاؤ۔ نظر سے دیکھو کہ ہوا و خیال کو بانی رکھو اور  
 اگر درد سر پانا اور سخت ہو تو ایک آنسو پانی دم کرو اور کپڑے کے کئی تھپین  
 کر کر اوس میں آنسو رنے کو لپیٹ دیا گیا کہ اولٹا پینس پانی نہ کرے اور پاس نہ ہو دو  
 اقل تو آنسو بھی پکڑ دے بعد اوس آنسو کو موہنے کے طرف سے سر کے ساتھ لگا دو  
 اور سر سے آنسو کی پیندی تک پاس کرو۔ اس طرح سر کی بیماری آنسو رنے کی بانی  
 میں آجاء و پکڑ اور تمام جسم پر پاس کرینکو حاجت ہوگی یا سر درد ہی میں اس طرح کرو کہ  
 اقل تو آنسو بھی پکڑ دے بعد سر پر دو نو ہاتھ معد انگلیوں کے ٹکا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا  
 دیتے رہو یا انگلیوں کے سر و نشو و نما نہ کر دے۔ یا سر پر چکرو۔ اس طرح سر میں نہ  
 بہر جاوے گا پہر اس کو آگے بھیجنا تو ان کی طرف پاس کر نیس و ہوا و بعد انگلیوں  
 سے اوگلیوں تک پاس کر کر لوز اور بیماری کو خارج کرو چند لفظ یا مینٹ  
 یا چند روز زمین اوسکو تنہا بخشو۔ اس طرح سر سے کل بیماریاں نکل جائیں  
 اور خارج کر لینے سے دور کرو۔

درد گوش۔ اگر کسی کے کان میں درد ہو۔ یا کان میں سی پیپ  
 بہتی ہو۔ یا سر میں آواز آتی ہو۔ یا کان بھرنے ہوں۔ یا ہوا بھر گئی  
 ہو۔ یا کان میں اور کی طرح تکلیف ہو۔ تو اول آنسو پکڑ دے بعد دونوں  
 ہاتھ سر پر رکھ کر اول ایک کان بعد دوسرے کان۔ دوسرے کان پر رکھ کر

یا او گلیوں کو جوڑ کر نہروں کے دو ٹون کا ٹون کے سوراخ کے اندر ڈالیں۔ سو دو  
 آویں لپٹو کے فاصلہ سے نشانہ نہ کرو نہ یا انگوٹھی دو ٹون کا ٹون کے سوراخ کے  
 اندر ڈالیں اور او گلیوں کے ٹون کے پیچھے لگا دو۔ اور خیمہ منٹ مشغول رہو۔  
 بعدہ سارے بدن پر اور اخیر میں گھٹنوں سے او گلیوں تک پاس کرو۔ کبھی کبھی  
 اخیر میں ایسا ہی کرو کہ اپنے انگوٹھوں سے مریض کے پاؤں انگوٹھی پر لٹو۔ اور  
 زور سے اپنے طرف کھینچو۔ اور ارادہ کرو کہ اوپر کے سارے جسم کی ہمارا  
 انگوٹھوں کے راہ کھینچا ہوں۔ اسے سطح تین چار دفعہ کیا کرو۔ شاہد کا ٹون  
 میں تو جہم کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ ہو جاوے۔ مگر درد نہ  
 بھ صحت کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہ سے سرک جاوے۔ یا نیچے اوڑھناوی  
 دست آئے لگین یا پشاب بہت آوے یا پشاب کا رنگ بیل جی ہو۔ یا پھوڑی  
 پھنسیاں نکل آویں یا عرق بہت آویں یا ناک اور مونہ سے بھر اس سے نکلے یا شاید  
 تپ ہو جاوے۔ یہ سب بیماریات صحت کی ہمارا ست ہے۔ انکو ہرگز روکا نہ جاوے  
 نہ مرشد اور مریض خوف کہاوے۔ میں پچھلے لکھ چکا ہوں کہ کا ٹون کے مریض  
 کا کیا کیا حال ہوا تھا ۲۷۵ دست ہوا کی آئی تھی۔ میں کا ٹون میں انگوٹھی  
 رکھتا تھا اور دم کرتا تھا اور پاس بھی کیا کرتا تھا۔ اور آدھ گھنٹہ بیٹھتا تھا۔ مگر کچھ  
 بیمار ہی نہایت سخت تھی۔ سارے ہی تین مہینے میں تو جہم دی ہنوز دست بند  
 نہ ہوئی تھی کہ علاج موقوف ہو گیا۔ بیمار ہی چشم اگر انکو میں درد کرتی ہوں  
 یا آشوب ہو۔ یا پانی جاتا ہو۔ یا سفیدی آگئی ہو۔ یا پھول پڑ گیا ہو۔ یا بصارت  
 میں کمی ہو یا انکو میں دانہ نکل آوے۔ یا پڑ بال ہو۔ یا سٹون مٹائی ہو۔ اور



سویتا اور تاپا ہو۔ یا خارشیں یا بھسل گئی ہو وغیرہ کوئی بیماری ہو۔ مگر مینا کی  
 آنکھ کا رنگ زہرست ہو تو ان سب صورتوں میں علاج جو سکنا ہے۔ اور بہت جگہ  
 سینے پر جو دوا لیا ہے۔ ان سب صورتوں میں اول آنکھ بھی پکڑو۔ اور انفسکی  
 آنکھ کی تیلی میں ٹھنکی یا بڑھ کر دیکھتی رہو۔ بعدہ ایک تھکی اوٹھکیان جوڑ کر کھری  
 ایک آنکھ پر اور دوسرا ہات کی دوسرا آنکھ پر نزدیکی نشاندہ کرو۔ یا آنکھ ٹھون  
 جو آنکھوں پر لگا دو۔ اور اوٹھکیوں کی سس کر کن پٹیوں پر رکھ لو۔ اور چند منٹ تک  
 رہو۔ پھر پھر میں ہا کر دل چاہے۔ تو پاس کرو۔ پھر میں تو اوسے پر کھٹا کرو۔ میں بہت  
 بیماریوں میں طویل پاس نہیں کرتا۔ بلکہ گھٹنوں کے بھی پاس چھوڑ دیتا ہوں  
 یا طویل پاس تو نہیں کرتا مگر گھٹنوں کے پاس توں تک پاس کر لیتا ہوں۔ اور ان  
 سب صورتوں میں مفصل الہی شفا بخشتا ہوں۔

(A large white diagonal mark or signature is present over the bottom left portion of the page.)

فتنہ ایسا کر تو بھگیا کرو۔ پھر تو میرا نام لے کر  
 کرنا۔ اور مرخص کی  
 اور باقی حسبِ ہوا  
 ہو۔ یا تڑا لے کر  
 یا گلے میں گھڑے ہو۔  
 اوپن ترکیب کا  
 یا سینہ یا شکم  
 بعدہ بیماری  
 کرنا ہوں۔

(Vertical text on the left margin, possibly a reference or note.)

چوڑ کر چلا آیا۔ شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہو گا۔ تیسری یا چوتھی دن میں نان لے کر پھر  
 مجھ کو اس سچے کا خیال بھی تھا۔ چاکلیٹ مان مجھ کو کہنے لگی۔ واہ حضرت! دوسری آنچ  
 دم کیا یا اسکا مونہہ ہی کھل دیا۔ اسکی مدد میں تو ایسا فعل لگ گیا کہ اوسدن سے  
 یہ رونا بھی بھول گیا۔ ایسی ایسی باتیں کرتے تھی۔ اور سستی جاتی تھی جگایا۔  
 ایک شیر خوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اوسکی سخت بیماری دیکھ کر میں اسکو  
 دیتا تھا۔ جو عورت اسکو دودھ پلاتی تھی ہی اسکو لاتی تھی۔ اور گود میں بٹائی تھی  
 میری تو جہ کا اوس عورت پر اتنا اثر ہوا تھا کہ وہ بچہ سوجاتی تھی۔ اور نوبت کر  
 کہ میری عادت نہ تو اب دلکشی کے ہی نہ میں ہوتی ہوں۔ مجھ کو نیند بھی بڑ  
 میں آتی ہے تعجب ہو کہ میں اسوقت ایسے بیہوش ہو کر کیوں ہر روز سوجاتی ہو۔  
 تو زن کاسمین اوس لڑکی کو تو جہ دیتا رہا مگر نہ تو بیماری گھٹی۔ اور نہ بڑھتی۔ نہ  
 سوئی۔ نہ نون بد بجا و سفر و پیش ہوا۔ اور علاج چھٹ گیا۔ اور میں کہ گیا کہ بیا  
 سخت ہو اسکی دوا دارو سے اب خیر نہ ہو۔ اور دوائی ٹھنڈائی دو۔ غافل  
 بارگاہ میں بعد جو مینی اگر پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسکی طرح بیماری اور تیز  
 کا پیغام آیا۔ مگر اسی رات کو لڑکی گئی۔ بچہ کے علاج میں تم ایسی ایسی کیا۔  
 کرو۔ اگر اسکو پانی نہ پلاتی ہوں تو اسکی والدہ یا اسکی دامی کو دم کیا ہوا پانی پلو  
 کرو۔ اور اسکا کورہ دم کر دیا کرو۔ اور کہہ دیا کہ جو عورت اسکو اول میں لیکر آئی  
 اور گود میں بٹیا ہو وہی عورت ہر روز اسکو گود میں لیکر تو جہ دے۔ اور بڑا  
 تو جہ بے سوزی سزا اسکی تندرستی کی دعا کرتی ہے۔ اور جینی اور تیراری اور رو  
 دہونی۔ بچہ نہ مارتا نہ مارنے کی وقت اسکو تو جہ دینی چاہیے جو جہ ملا دیتا

پاجانہ تھی دستہ کی ہو ورنہ اونکو روکنا نہ چاہیے حکایت ایک سچہ کو سخت بیمار  
 میں میں تو چہ کر تا تھا۔ پانچ چاروں بعد وقت معین پر دوسکا لائی۔ مینو جاننا تھا  
 میر گاہ وقت لگ گیا اور وہ نہ آیا۔ مینو اسکے پوچھنے کو اپنا درویش بھیجا جواب لانا کہ اوسکے  
 اترے کہتے ہیں کہ اوسکو چھپک بھل آئی اسلئے میں بھیجا میں لین خفا ہوا۔ اور  
 درویش کو دوبارہ بھیج کر پیغام بھیجا کہ کیا چھپک کا یہاں علاج نہیں ہو چوتھی اوسکو  
 لہوٹیا رکھا اس وقت لی آئی اور دم کر لیا اور اوس وقت وہ لڑکا آیا۔ مینی جو  
 دیکھا تو شام بدن پر اوسکے بہرے پاؤں تک دانی معلوم ہوتی تھی میں حیران رہا  
 بچہ کی ایسی دفعتاً ایک ن میں کیونکر بیماری نہیں نکل آئی نہ مجھ کو کہی ایسے  
 تبادلے پیدا کو کونچا اتفاق ہوا تھا۔ غیر شے اوسکو تو جہہ دیگر حضرت کیا۔ اور یہ  
 لہنا غصہ کرنا۔ اور جنہ وار کل پہر لے آنا دوسرے دن اوسکو جو لائی تو ایک دانہ کا  
 بھی بدن پر نشان تھا اور لڑکا تیار رہا۔ پس دسویں دن اوسکو مینو ہٹلایا بعد  
 علاج چھوڑ دیا۔ اور لڑکا بالکل تندرست ہو گیا۔ ہم بھی یاد رکھو کہ جب بیمار تندرست  
 ہو جاوے یا تھوڑی بہت کسر باقی رہے۔ تو دفعتاً علاج موقوف نہ کرو بلکہ  
 باقی چند روز پلوانی رہو۔ پاکور تہ دم کر کر پہناتے رہو۔ اور بعد صحت احتیاطاً  
 دو چار دس روز تو جہہ دقتہر ہے۔ انہیں بیماری کی عود کرے کا خوف نہیں رہتا  
 یہ بھی خیال رہے کہ جب کوئی وجہ تبدیل تھی مریض میں پیدا کر لیا ہے تو بیمار کا  
 سمجھو۔ اور تندرست ہوا جائے۔ اور ایسی وقت میں علاج کا چھوڑنا بھی خطرناک ہے  
 بعضی بیماریاں ایسی نہیں جن میں بالکل کچھ تا مین نہیں معلوم ہوتی۔ اور بعضی میں تشر  
 بھی ہوتی ہے اور وجہ تبدیل بھی پیدا ہو کر تاہم ہم بیشتر مریض نہیں تھلا سکتے ہیں

درست است  
چون کا علاج

اور جلد جاتا رہے۔ اور شاید کہ زیادہ ہو جائیو الا ہو اور تھم رہے۔ اور شاید کہ تھم رہی  
والا ہو۔ اور توجہ کی برکت ہو جاتا رہے۔ اور شاید کہ تھم رہی ہو توجہ ہو اور تھم رہی  
چینی اور بے آرامی کم ہو جاوے۔ اگر تم میں سے کبھی یہ یقین اور اعتماد کرو گئی۔ اور کمال  
ہر وی سے اچھی طرح باطنی علاج کے توجہ میں لکھنا ہون اس سے زیادہ  
موت کا ملنا۔ اور نقصان کے ہر دم کا بدلنا۔

### درست است ۱۶

## چون کا علاج

چون کی بیماری کا تشخیص کرنا بہت محال ہے۔ اور جو سچی ورا ہو شاید ہون  
تو انکو دیکھو ای ٹھنڈی پلانا دشوار ہے۔ اور بڑے ٹھنڈی پلانی سو اوکھلاؤ  
کا دل گڑھا ہے۔ اور بچہ زبردستی دو اہلائے سو زیادہ ٹھنڈی اور بچہ ہوتا ہے۔ اور  
اکثر چون کو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہے۔ اس علاج میں یہ خوبی ہے کہ مرض کی  
تشخیص ضرور نہیں۔ اور نہ دوا دینے کی حاجت ہے۔ اور چون پر توجہ۔ کا اثر خوبی  
ہو جاتا ہے۔ خصوصاً دس صورت میں جب ونگے مایاں توجہ دیوین دینے تو طاعت  
کہ بہ نسبت والدین کی غیورن کو محبت اور دل سوز اور خون کا جو کم ہو توجہ جیت بات  
مانے گی تو بیشک باب کا دیکھنا بھی اس ارادہ سے تھا کہ گھسیٹ کر لانا ہو۔ اگر تھوڑا  
اوکھلاؤ توجہ کا علم سکھایا جاوے۔ اگر تم چون پر توجہ کرنا چاہو۔ تو اول یہ دیکھو کہ بچہ  
تھوڑا تھوڑا رہی۔ اور نزدیک ٹھنڈی سے گھبرا آتا۔ اور بیقرار ہوتا۔ اور روتا تو نہیں  
اگر یہ بات ہو توجہ سو جاوے اور وقت اس پر توجہ کرو اگر وہ تنہا ہی یا اس  
ہوئے سو گھبراوے نہیں تو اسکی والدہ یا ذی یا بے کے ساتھ وہ بلا ملنا ہو سکے گا

ہے آؤی۔ تم کو دل تو اوسے لگے ہو مگر دلوں اور پھر سارے بدن پر پاس کرو۔ اول تول  
 بعض بھی کہے پاؤں گھٹنوں یا زانوں تک برو ہو جاتے ہیں جس وقت مانتھ پکڑا جاتا  
 یا بیمار بنی کی جگہ نور ہر اجاٹا ہے۔ پس کست درو۔ اور خیر میں گھٹنوں سنہی پاؤں  
 تک پٹیں کڑو۔ تم اکثر کامیاب ہوو گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ شفا بخشو گے۔ مینی سید  
 کے بیماری میں بہت بچوں کا علاج کیا ہے۔ سوا ایک وکی کہیں خطا نہیں گیا۔ پس  
 میں اکثر رست اور قی ہوتی ہیں یا اول ہی روز سحر تحفہ معنی لگتی ہے۔ دو چار دن  
 میں یا چند دن سب دن میں آرام ہو جاتا ہے حکایت ایک بچہ نامعلوم  
 بیمار یوں میں ایسا مبتلا تھا کہ سترہ دن تک اُسے سرد و دہ پیانہ اوسکا ٹپٹا نہ اوسکا  
 ہو نہ لیا کہی طبیوں نے صاف کہہ دیا کہ اس مری ہوئی بچی کا کیا علاج ہے۔ مینی تو ہر شے  
 کی تیس کروں سب شے شروع ہوئی۔ دس بارہ دن تک ایسے بے تعداد دست آور چکا شمار نہ کیا  
 گیا۔ ان دنوں تھے تھوڑے اور لینس طرح دست بندھی ہوئی چلی جاتے تھے۔ اوسکی والدہ ڈرنی کہ  
 اب یہ نہیں بچے گا جوں جوں قسمت آئے توں توں اکہیں کہلاتی گئیں اور دودھ پینے  
 لگا۔ اور نہ مٹی شکر کی کم ہو گئی تپ بھی اوتر گیا۔ فی الجملہ اٹھارہ دن میں تندرست اور  
 نو ہو ہو گیا۔ جناب اکھی میں شکر کیا۔ گویا خدا نے اوسکو قبر میں سونگالا۔ اسی طرح میں  
 متفرق بیماریوں میں بہت بچوں کا علاج کر کے کامیاب چکا ہوں حکایت ایک لکڑی  
 عجیب بلکہ ہوا میں ایک جگہ پٹنے گیا۔ جس وقت میں رخصت ہو کر چلنے لگا تو ایک  
 لڑکی ایک بچہ کو گود میں لیکر آئی اور کہا یہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔ اسکو دم کر دو  
 اوسوقت میں گہرا تپا ہوا تھا۔ اور کھار کر نا بھی نامناسب سمجھا میں نے کھڑے ہو کر اوسکے  
 دونوں انگوٹھی پکڑے اور اوسکی چہرہ کی طرف بکھڑ لگا اور ایک دفعہ مونہ پر اوسپر دم کیا اور

ران سے بندہ گھٹنوں سے پاؤں تک پاجن کیا کرتا ہوں۔ غرض تہہ پہا تہہ پہا  
 اوترتا آتا ہوں۔ اور پاس کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں تک کہ اخیر میں پاؤں کے انگوٹھی  
 اپنا ہتھون کے انگوٹھوں سے پکڑ کر برو سر پہنچاتا ہوں اور سیدھی خارجی کر لے کر ہت  
 کرتا ہوں۔ اور پھوڑ دیتا ہوں۔ اور ہتھون کو چٹک ڈالتا ہوں۔ یہ سب طرح میں چار  
 مار پاؤں کے انگوٹھ پکڑتا ہوں اور پھوڑ دیتا ہوں۔ پھر وہاں تک کہ کپڑا ہونچا ہوتا ہوں  
 اور دوسرے دو تین دفعہ سرور بخشی کی ہت سودم کرتا ہوں۔ تہا داول چاہو  
 تو تم بھی بعض وقت پوہین کیا کرو۔ اور کسیکے ایک ہاتھ میں بازو سے پھونچ کر  
 کہیں درو ہو۔ یا زخم ہو تو اول انگوٹھی پکڑو۔ بعد اوسے ہاتھ پر بازو سے  
 پھونچ کر پاس کرو طویل پاسوں کے ضرورت نہیں۔ نہ گھٹنوں سے پاس کر سکی  
 حاجت۔ اگر ایک پاؤں میں ران سے پیچہ پانک کوئی بیماری ہو تو بھی اسی طرح اوسے  
 پاؤں پر پاس کرو۔ دوسرے پاؤں اور تمام جسم پر پاس کرنی کیا ضرورت نہیں۔ اگر  
 کسی شخص کو نور بہرنی۔ یا تمام جسم پر پاس کر نیکی برداشت نہ ہو۔ تو دوسرے کھلی  
 انگلیوں سے گزیا سو اگر باد گرد کے فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشی کی غرض سے پاس کرو۔  
 پاسوں سے بھی کثر مرض دور ہوتا ہو۔ اور مرض زمین خوشحال رہتا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا  
 کہ تم دل ہی میں ہانسی بیچ کر پاس کرو۔ اور ہتھون بالکل دم نہ لو اگر زمین  
 توجہ کار و کم ہوتا ہو۔ کیونکہ خیال میں کا کوئی ظاہر اسباب نظر نہیں آتا۔ ایسا بھی ہو سکتا  
 ہے۔ کہ مرض کی جگہ انگلیوں سے نشانہ کر کر نور بہرو۔ بلکہ زمین کو ہی ملتی پیر لیکر شل  
 سرکندہ۔ یا لکڑی۔ یا تار وغیرہ کو ہاتھ میں لیکر گزادہ کر کے فاصلہ سے نشانہ کر کر نور بہرو  
 اسکا حال میں دیکھو کہ کھان مور تو نکالنا علاج ہمہاں کا۔ بعض اوقات تمہارے

کر دیا توڑی جگہ پر کئی مفاصلہ فریض کے جگہ نور بہر سکتی ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگلیوں  
 اور ہتھیلیوں اور باؤں کیونچیں جگہ سختی پانچ دم یا دو دو ہو تو مالش کرو جیسی تیل یا مہم  
 وغیرہ سے کیا کرتے ہیں۔ بعض جگہ جہان درد شدید ہوا و سپر ٹولی اور ابلی کٹر جی کی کئی  
 تہیں کہ کمزور نہ ہو بہا پانچ دو دو دو دو رہو جاتا ہو۔ کبھی ایک ہاتھ جاتی پیر۔ اور دوسرا  
 پشت پر ہوا اور اہستہ ہاتھ دباؤ دیتی رہو۔ پیر اور جگر۔ اور معدہ اور کلی پر بھی تم ہاتھ  
 رکھو یا نو بہر۔ یا ادتی بھی جگہ پائیں کرو۔ اگر ان سب چیزوں میں کوئی بیماریہ نہ ہو تو آخر  
 پاؤں سے خارج کرو۔ مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبوں میں اول سے آخر تک بیخیال ہو کر مریض  
 کا ہاتھ دل کا گھٹنا۔ اور محبت اور لوسوزی سے توجہ دنیا بشرط اعظم سمجھو جس قدر خیال میں  
 اوس قدر تمہارا اثر ضعیف اور مست ہو گا چھپک چھپک کے بیمار سے میں  
 بطول پائیں سادہ جو جسم پر کرو۔ اول تو دواؤں کی ادبھارنے میں بڑی مدد ہوگی  
 اور جو دوائی بہتہ جائیکے بعد توجہ دو تو دوائی اونہار دیگی۔ اور آخر میں اوسکی حرارت  
 اور تکلف اور متغیر اور کر نہیں یاد ہو چھپگی۔ اور اول سے آخر تک اگر توجہ دیتے  
 رہو گے تو بہت ہی سہولیت اور آسانم باؤگی۔ اور بخیر و سکے صد سو کو انجام دو گے۔  
 غرض توجہ انسانی مفید چیز ہے کہ اگر چھپی طرح جان کنڈنی میں بھی کیا ہوگی تو ایسا  
 کہ ایک دفعہ مریض آنکھ میں کہو لہ گیا۔ اور شاید کہ کچھ بات کرے۔ اور پانی شربت وغیرہ  
 پی لے گا۔ میں جس قدر اسکی تعریف لکھوں نہالہ ہو باہر سمجھو۔ اور سچ جانو مگر یہ  
 یاد رکھو کہ لاف زنی اور غرور نہ کرو۔ اور تعذیر پر بھی بہر وسا کرو۔ اور اس سبب۔ اور علاج  
 کو سبب علاج نہ سمجھو بہر مرض کا آنا۔ اور دوڑو جانا۔ اور گھٹنا۔ اور بڑھنا ایک  
 ایسی ہی بات ہو جسکو کوئی نہیں سمجھتا۔ شاید کہ مرض دیر کا دفع ہو نہ والا ہو



کہ تاثیر ہوگی یا نہ ہوگی۔ نہ اسکا سبب ہو کہ معلوم ہی نہ اگر تک کو تجربہ نہ کرے گا بشوق  
اور عقل۔ اور علم ہے تو اسکا کھوج لگا لو۔ اور تاثیر کا سبب اور وجہ وقوع۔ اور غیر  
وقوع کو دریافت کرو۔ اور آزمائو۔

است

## ستورات کا علاج

اول گروہ ستورات کا وہ ہے جنکو نہ تو متسی پردہ ہے۔ نہ کلفت۔ نہ جینے والہ  
نانی۔ وادی۔ خالہ۔ چھوچی۔ بیوی۔ ہم شیرہ۔ ہم شیرہ زادیان۔ ہیشیان۔  
ہیشیان۔ وغیرہ یعنی شریعت بموجب جنکو متسی پردہ نہیں۔ ایسی ستورات  
پر تم بخوبی تہا بیٹھ کر بھی تو جہم دی سکتی ہو۔ اور بعضوں کو اگرچہ پردہ نہ کرنا سن نہیں  
مگر تہا علیحدہ لیکر بیٹھا بھی درست نہیں جسے جو ان ہم شیرہ۔ نہ یا ہم شیرہ زادیان  
وغیرہ۔ اگر گروہ ایسا ہے جنکو پردہ کرنا حکم ہے۔ مگر وہ خود پردہ نہیں  
کرتے۔ بازاروں میں بہرتی ہیں۔ اور اکیلی وکیلہ ہر جگہ چلے جاتی ہیں۔ انکا بھر  
تھا اسکان میں علیحدہ لیکر بیٹھا درست نہیں۔ اور انکی شرم و حیا بھلی و نکاح  
ہے اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہوں تو تکو بٹھانا لایق نہیں۔ کیونکہ کیا اتنی شرم  
کو دور سمجھا ہے وہ تو تنہا رسی خون کی ساتھ بد نہیں پرتا ہے۔ اگر وہ ایسا ہے  
جنکو پردہ ہے اور وہ ایسی شرم و حیا والیاں ہیں جو ہر جگہ قبول کرتی ہیں مگر اپنے  
دو پیٹہ کا آئینہ لکھنا ناگوار نہیں کرتیں۔ ان تینوں گروہ کا علاج تم کس طریق سے  
کرو گی۔ ان تینوں گروہ کے علاج کی ترکیب میں تمکو سمجھاتا ہوں اول گروہ کے  
ستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہیں اور وہ جو شرماتی بھی نہیں انکو تم جس طرح چاہو سنا



کر کر بٹھا سکے ہو۔ اور تو جہد و جدی سے بڑا بکرا دل کر دے گی تو سوزات جو جو ان اور سر  
 والیاں ہیں۔ اور وہ دوسرے گرو کی مستورات انکو تم علیحدہ مکان میں بٹھاؤ مگر یہاں  
 کر کہ کبھی عورت کو بھلی اپنی پاس بٹھاؤ اور وہی عورت ہر روز بٹھا کر جو جب تک علاج کا فائدہ  
 نہ ہو چکے اور اس عورت کو پہ پہی کہہ دو کہ دل میں اس کے صحت کو دھانکتی ہو بلکہ  
 وہ عورت اسکی رفیق اور دوست ہو و جیسو یا یا پیٹی یا ہمیشہ یا اور کوئی جیسو یا  
 بنادو جو وہ اور عورت ہو جو اور بیمار کو ایسے چادر اور کپڑا کر کہ اسکا بدن کہیں  
 نہ ٹپکا ہو وہی ہمیشہ اور نا تہہ پاؤن کی سوانب کچھ دیکھا رہی اور اسکو دونوں پاؤں  
 کے بیچ میں تختہ پر بٹھاؤ اور نہ وہ پاؤں لبتی کہے اسکو اپنی سٹا چار ناؤ یا پاؤں بٹھاؤ اور  
 ابیکہ خاصے پیر ہی پر بٹھا جاؤ یا گاؤ تختہ پر بٹھا ہو کر بیٹھ جاؤ اول اسکے انگوٹھ دیکھو  
 جس طرح بٹھا چکا ہوں بعدہ بیمار ہی کی جگہ پر چادر اوگل کے فاصلہ سے اپنی پاؤں پاؤں  
 اونچا پاؤں کی پشت پر بٹھا کر دے یا چکر دیتے رہو بعد پیشانی سے اسکو دونوں گھٹنوں  
 کی پاس کر و جب ان پاسوں میں فرو رفت پاؤں اسکو بٹھا کر کہو کہ دونوں گھٹنوں  
 گھٹنوں کے بیچ میں اس کے گھٹنوں سے دونوں پاؤں کی اونگھیاں تک پاس کر و پھر  
 ہتھکڑی جت بخش پاس کر و اور ذریعے دم کر و اور دعا کر علیحدہ ہو جاؤ اور وہ  
 جاوے اور بخیر ہو و اور گھٹنوں کی گھٹنوں کے تو تم ناف سے زانو تک پاس کر کے ہو  
 اگر چکا نامعلوم ہو اس طرح سر کا نور زانو کی طرف اوگھا اور سر خالی ہو گا اور خواب کا غلبہ  
 جا بار میگا اور جو جگانی کی ضرورت نہ ہو یا وہ شوڑی دیر بعد خود چاک جائی کر و اور  
 بعد خانہ کے اسکو پیر میں رکھنے طرف رغبت ہو تو آرام سے سو کر و اور اسکو ہر سنے  
 میں فراہم نہ کر اس کے پاس سے جیسے رہو جب تک کہ وہ بخوبی جاگتا ہو اگر مرض

علاج میں طوالت چاہیو اور ابرام پاؤ جو تو علاج دیر نکالتا کرو اور جو کبھی اور جلدی  
 کری تو بخوشی دیر تو چھوڑ دو اگر مستغرق نہ ہو جاؤ اور سو اونیون کا پونڈ لیو تو طرح  
 طرح کی سوا لونی ہو اور سکا خیال پر لگندہ نہ کرو اور بیماری کی کئی طرف متوجہ نہ ہو ورنہ  
 بہت سوسا لونی ہو اور سکو تاندہ بھی نہ کرو۔ اور مت تھکاؤ جس بات میں اسکو آرام ہو  
 اور جس چیز کی طرف راغب ہو وہی کام کرو ورنہ ہر طرح اور سکا آرام بد نظر نہ کہو۔  
 اگر اس علاج سے بہت بچیں ہوتا ہوا دیر و یا بیشی شدت سے ہو اور وہ چھیل نہ سکے  
 تو علاج موقوف کرو باقی رہا تیسرے گروہ اگر چھوٹی ہو تو کھوشم میری بیٹی ہو اور جو بڑی  
 ہو تو ماں بالو اور سبھاؤ و گہ جان کی حفاظت واسطو مستور اٹھا کو اپنا بدن بہتہ کر کر  
 ناف کے پوڑی و کھلاتی ہیں اور پیٹ کی بیماریوں میں لیٹ کر اپنا چٹا نشان مہتی  
 ہیں اور طبیعت تہہ ہو دبا کر دیکھتے ہیں چھائیوں کو پوڑیوں کی ہر نیم سے چھائیوں  
 کروائے ہیں چہرہ پر پوڑی ہو تو چہرہ دلواتے ہیں چائے بچاؤ واسطو یہ سب باتیں  
 منع نہیں اچھی چپے اشرف جوان حیا والی عورتیں ایسی ہی علاج کروائے ہیں  
 لا چاری واسطو یہ سب کچھ جائز رکھاؤ اور میں نہ تو تمہاری بدن کو تہہ لگاؤں گا  
 نہ طبع میں سے نمٹا کر اوٹھا صرف تیری انگوٹھی پکڑوں گا اور تمہاری چہرہ کی طرف نظر  
 رکھوں گا کیونکہ اس علاج کا بھی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر منظور کرو تو علاج کرو اور  
 جو نہ منظور کر ہی تو کہہ دو کہ بیماری کپڑا اوڑھ کر طلیٹ رہو اور مہنہ اوہ سارا بدن چھپا  
 لیو اور سوٹ ٹم کپڑی ہو کر سر سے پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں گھنوں سے  
 پائوں تک اگر پہ بات بھی نہ منظور کری تو ایسی عورت کا علاج نہ کرو ورنہ وکھلائے  
 پائوں کے صلاح دو اور طبیعت علاج کر انکی رہنمائے کرو ایسی پردہ نشین عورتوں

کا پردہ کو کھینچ کر تھپڑ مارنا یا کسی اور پتھر و کھیتی علاج کرنا اثری کامل مکمل  
کا کام نہیں ہے۔ نہ تھپڑ مارنا نہ کھینچنا۔

### درست

سخت بیماروں کا علاج جو کڑواٹ بھی نہیں لی سکتی

اون مریضوں کا علاج جنہیں نہ تو چار پانی سے اوٹھا جاتا ہو نہ بیٹھا جاتا ہے۔  
بہ سبب پھینکے تھارے پٹریف ویکہ سکتی ہیں نہ تھپی دیر تک انگوٹھی پکڑ و لینکے  
طاقت نہ رہتی کہ وہ کڑواٹ کرنا چاہئے ایسی مریض کو جس صورت میں وہ آرام  
نہیں لیتی رہتی و اگر کچھ سکو تو حسب طرح مٹھو مٹھا لو۔ یا چار پانی پر کچھ لگا کر مٹھا دو  
یا کہ وہ سہ یا چھ جسمیں وہ راضی ہو لیتا رہتی دو پٹری دیر انگوٹھی نہ پکڑ و اوٹھے  
تو ایک دو منٹ ہی پکڑ لو یا وہ لون تھپی پکڑ و وہ دیکھو نہ دیکھو تم اسکو چہرہ کی پٹری دھتو  
رہو اور رابطہ قائم کرو تم اسکو پاس کروٹ میں پلنگ پر پانچو مٹھا جاؤ بعد رابطہ قائم ہو کر  
مرض کی جگہ پر بوز بہر و۔ اور جمع کرو بعد اسکو پانچو مٹھا جاؤ یا کڑواٹ میں پانی  
پر پلنگ پر پانچو مٹھا جاؤ یا مٹھا جاؤ اور پاس کرو اور اسکو کسی  
طرح کیسے آرام کرو خیا و مسکو تخفیف ہوگی اور تھوڑی بہت طاقت آجائے گی تو حسب طرح  
تھاری ترکیب کو پور لکرنیکو منظور کرو یا جاوے گا اور جب تھاری اور اسکی امید برسی تو  
سب کام آسان ہوتا جاوے گا او سوقت رفتہ رفتہ تم اپنی سبت کیوں کو پورا کر لیتا ایسی مریض  
کو دوائی ٹھنڈائی کہانی سے بھی منع کرنا اور ایسی مریض کے تم اپنی طرح خبر گیری کر دو  
بھی و اور دم کیا ہو پانی بھی پلاؤ اور کورنہ جاوے و مال وغیرہ ہی دم کر کر تھما  
کر اسے رہو بلکہ اسکے غذا کو جو رفیق ہو اور اسکی ٹھنڈائی کو بھی دم کر دیا کرو اب لفظی

ارشاد میں ہیں ملوان سپہ سالار علی دم کریم کے ترقیب سکھ ملوان کا ۔

۱۱

## پہلا باب

### توجہ کل بیمار ملوان کا علاج

یاد رکھو کہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جس میں توجہ کا راز نہ ہو یعنی خوف طوالت ہر ایک بیماری کا نام نہیں لکھا سوائے موت کو کل بیماریوں میں مصالح شفا بخش کتاب و ہدایہ کو بیمار میں یہ علاج پڑا میری الاثر ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بیماری دو گٹر کو سہلہ حیمٹ جاتی ہے اور مصالح اس سے نفرت کرتا ہے اور نفرت شتر الطیٰ علاج کو برخلاف ہے اگر کسی کا یہ تو یا پاؤں روز پیدا ایش سو خشک ہو اور تھم اوسکا علاج کیا جائے تو کر سکتے ہو مگر مشکل یہ ہے کہ توجہ دوران خون تیز کرتی ہے اور روح حیوانی کو قوت بخشی ہے لہذا یہ ہو کہ دوران خون بہت اور تیز سے سو جاری ہو وی اور اوسکا بچہ اٹنک رہا رہا ہو وی اور اوسکی کشمکش ہو کسی نئی قسم کا درد پیدا ہو جاوے اور ہلکا نہ جاوے تو پھر مشکل پڑے ایسے با درزا و بیماری ہیں اسکا بچہ ہو چکا ہے اور عارضی دوا نہ لگے جو درمیان میں پیدا ہو جاوے اوس میں اسکو بہت پیچید اور مجرب پایا ہے ۔

### ارشاد پانچواں

پانی - وودو - شور باد - شہد اٹنی - رومال - کورٹہ - وودو -  
تیل گھی و غیرہ پر دم کر نیکا بیان اور گندہ بنانا  
جب تم کو کسی سخت بیماری واسطے سلیب مرص کر نیکو توجہ شروع کر دی ہو تو تم کو سنا  
بلکہ وجہ ہو کہ کمال درد اور دسوزی ہو اوسکا اچھی طرح خیال رکھو اور ہر صورت  
بچہ گیران ہو گویا اوس بیمار میں تم خود مبتلا ہو جا سکتے ہو تو تم بیشک اوس کا

در دگر کی اور سنجو کہ ہو گئے اور غیر گریان بہ ہونے کے اب نہ کہہ کرنا چاہیو کہ اول ہی دن  
 یا دوشین تو بہرے کے بعد روکیم پو پانی چینی اور نہ کہو پانی پر حنفیہ پانی یا عرق وہ سکو او  
 تمام بن اور سکو کافی ہو اور ہندو پانی بہتر روز ایک دفعہ دم کر کو دیکر اور کہہ دو کہ اس پانی  
 کے سوا اور پانی نہ پیو جو نیک شہادت الہی میں بھی پانی ڈالو کم و بیش غذا میں کچھ دال دیا  
 کرے اور اگر ہو سکے تو ٹھنڈا پانی شوربا و وہ وغیرہ بھی دم کر دیا کر دتا کہ پیار ہو اور مال  
 پیکر ایسی بہاؤ بھی دم کر دیا کر دتا کہ درد کو جگہ اور زخم پر پٹی اور باندھو اگر چہ خالی تو بہرہ  
 ہو کم و بیش کی ضرورت نہ کہو کافی ہوگی مگر یہ سب چیزیں بعض نہیں ہو اگر ہمراہ ہو تو زیادہ  
 تر نفع ہوگا اور بعض عذر تر شفا پاویگا۔ اور بیماری کی سختی میں من میں ہو گیا دیکر جو  
 ہو گیا آرام سے نہ ہو گیا منو اس پانی کا تجربہ خوبی بہت جگہ کر لیا ہو اور اس طرح اڑا  
 لیا ہے نہر و در فصیح ہو یا کسی اور وقت ایک کٹا پانی کا ایک دفعہ پندرہ بیسٹ میرہ کر دیکر  
 کو بہن اور تمام دن ہر رضیوں کو دیا کر تا ہوں کیسی بخورہ۔ کیسی ایک ٹہ کیسی ایک  
 خیر اس طرح لوگ تمام دن میں نہ یا کر کے ہیں اور صحت پاتی ہیں بعض دن سحر میں  
 بعض دن دن بازہ دم کرنا پڑتا ہو اور یہ پانی ثواب اسطیعی عام کر رہا ہو ہر کا دل جا  
 لیجا ہو سکو تو بہرہ دیا ہوں اور سکو بھی اوسے میں ہو پاتا ہوں اور جبکو تو بہرہ نہیں دیتا  
 اور سکو بھی دیتا ہوں۔ سکو خوبی معلوم ہو چکا ہو کہ بعض بعض سخت مرض اس کے حالتی  
 رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوئی ہے اور ایسا تو کہی نہیں سنا کہ اس پانی  
 کے کو ضرر دیا ہو میں کہہ میں ہوؤں یا ہوؤں ہر رضیوں کو آدمی کر میر کہہ  
 لیجا تے ہیں بلکہ لوگوں کو اس پانی سے ایسا عقیدہ ہو کہ بیان نہیں جدا آدمی بڑا  
 اعطاء و سحر رضیوں کو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہ پانی بہت ہی نفع بخشا ہے

بعض لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ خلقت کی یہی مثال نہ ہو بلکہ شخص کو فاسد کرتے دیکھا  
 آپ بھی ہی کرتے لگو ایسی باتیں قابل اعتبار نہیں سوچو ہمیشہ کیا ایسا ہو یا ہو گا ہر جگہ  
 یہ مثال باہت نہیں تھی بلکہ بہت باتیں اس پانی میں ایسی آزمائی گئی ہیں کہ خواہ  
 خواہ اونچی دیکھو اسے انسان مسموم ہو جاتا ہے اول تو یہ اس پانی کو پیئے سو مریض  
 سرور ہو چکا ہے اور اسکو آرام سا ہو تا ہے اور بخوبی آرام ہو جاتا ہے اگرچہ ہر کس  
 پر تو ایسی اثر نہیں ہوتی مگر اکثر یہ ہو جاتا ہے دوسرے بعض مریض کو یہ پانی دیا جائے  
 تو وہ اسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہے کہ دم کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا ایک ہی ہے مثلاً  
 دیتا ہے اور پہچان جاتا ہے اور بعض مریض اس پانی کو پیکر اپنے اندر ایک حرارت معلوم  
 کرتا ہے یہاں تک کہ اسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر عورت و انانی سب سوچو  
 تو اس پانی کے پینے کے تھوڑی دیر بعد اسکو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی معدہ سے  
 اوس بیماری کی جگہ کو پھرت جاتا ہے اور بیمار کیوں پلا دیتا ہے یا تو تھوڑی سی تکلیف  
 دیکر تسکین بخشتا ہے یا فوراً آرام اور چین دیتا ہے اگر مریض کے پاؤں سرد ہوں  
 اور یہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی میں بھر کر دونوں پانوں کے ذریعہ پانی کہ آجاو  
 تو پانوں کو گرم دیتا ہے پریشانی خرابی اور بد خوابی کو فائدہ بخشتا ہے یہ پانی بہت  
 لاتا ہے دورانِ خون کو جاری کرتا ہے قی لاتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ بہت  
 کرتا ہے اس سے عرق آجاتا ہے اور ہر چیز کو جو شفا کی مثال کر نہیں ہر احم ہو روگ  
 بشرطیکہ کمالی رجوع اور بخیمالی اور جمعیت دل اور پوری یقین ہو دم کیا جاوے اور  
 میسر نہیں تو کوئی فائدہ ہی مقصود نہیں غرض تم سچ جانو کہ یہ پانی مریض کو شفا کم و  
 بیش ہو دیندہ پڑتا ہے ورنہ کی جگہ اسکو ملنا چاہیے سرور ہو تو سگھانا چاہیے پیٹ میں

درو ہو تو بول میں ہرگز نہ پوچھنا چاہیو اگرچہ وہیں مسلمانوں کی کھانا چاہیو کچی کا  
 سر ٹکڑا نہ چاہیو بلکہ اسیر دل کے کھانا کھا کر ان کا چاہیو پشاپ بند ہو تو ناف پر بہا چاہیو  
 گرمی دل سے ہون تو ہنلانا چاہیو اور یہ پانی مٹھ کر ہر اسکا ادب رکھنا چاہیو اور  
 گندی جگہ اور پائون کے نیچے اور پانچا میں نہ گرا نا چاہیو ٹھنڈا پتھر اعتراض کرو کہ  
 تم ابھی کچھ ٹھنڈی ہو کہ بوسیر والی کو اس سے ظہارت کرنا چاہیو اور پھر لکھتے ہو کہ اسکا  
 ادب رکھنا چاہیو اور گندی جگہ نہ بہاتا چاہیو سو معلوم کرو کہ انسان کی جان بڑی  
 دولت ہے اور امانت پر فروکار ہی اسکی حفاظت و رابطہ بعض اوقات حرام بھی مباح ہو جاتا  
 ہے جسے بیماری کے وقت نہ کرنے واسطے اسکا استعمال ظہارت کو حکایت نہیں پاک ہو کر بیٹھو  
 اور اس پانی سے ظہارت کرو اور ادب لینا کہ پوچھے سب سے قدری اور بے ادبی  
 سے اسکو زمین پر گرے سو بہت حفاظت کرو ایسا نہ کہ پائون کو ٹھکے پہ پانی بہا  
 بہا پھر ہی بلکہ اپنی اختیار سو اسکا ایک قطرہ زمین پر گرے نہ دو صحت پس بہت  
 اہل ادب راہیں سخن نہایت ڈکھار دے مگر قلم زیر پانی نگذارو روٹی کا ادب  
 اسلئے کہ بٹے ہو کہ زندگی کا سبب ہو نہ پانی بھی تمہارا صحت اور تندرستی کا موجب ہے  
 یہہ تکو معلوم ہو کہ دم کنی ہو یا میر کا تمام جہان کو مقنا ہو بلکہ ہندو اور اہل اسلام  
 اور سکھ وغیرہ اپنی اپنی چون کو نمازون کی وقت ہر ہر شہر و دیار میں مسجدوں کے  
 دروازے پر گود میں بے آئین اور بعض برتن میں پانی بہا لائے ہیں اور نماز کو  
 بعد انصراف نماز پانی اور چون کو دم کر دیا جاتے ہیں حقیقت اس پانی میں کوئی اثر ضرر  
 ایسا ہو کہ چہر صد ہا برس سے لوگ عمل جہاد کرتے رہیں ہیں ان یہ بات جہاں سے  
 کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر دیئے اور اب صرف ایک عقیدہ اور ہر حال باقی رہی ہے

[illegible]

وہم کرشمی کرکب

اب میں تمکو دم کرنے کی ترکیب بتانا ہوں۔ اگر تمکو ٹھوڑا سا پانی ایک کٹورہ یا ایک گلاسچور  
دم کرنا ہو تو اس کٹورہ کو پانی سے بھر دو اور اپنے ہاتھ کی تہ کی تہائی پر دوسرا  
ہاتھ کی تہ کی پانچوں انگلیوں سے پکڑو اور منہ کے نزدیک کر کر اور سپر لگاتار دم  
کرتے رہو کتر عرصہ ایک منٹ تک دم کئی جاؤ اور اپنا خیال اس پانی میں لگائی رکھو  
اور سمجھو کہ یہ میرا دم تھا ہو اور یہ کئی سے اس پانی کے اندر بہر تاجا تا ہو اور کوئی خیال  
نہ آنے دو ایک منٹ سو زیادہ ہو تو بہتر ہے دو تین چار منٹ تک متوجہ رہو یا کٹورہ  
کو اسطرح ہاتھ میں پکڑو اور اپنے دانتوں کی انگلیوں اور سبکی سطح پر  
الٹ رہی کہو یا انگلیوں کو پانی پر چاروں طرف جکڑ دیتور ہو اور وہی اپنا خیال جکڑو



کہ میری اوگیوں کے ہر دھڑکنے پر تو اسانی جو عین شفا ہو اس پائین بہر تاجا نامی  
 اور کنگلی باندہ کہ اس میں پائین کے طرف سے دیکھو یہ ہوتا کہ انکھوں کی راہ سے بھی نور نہیں  
 داخل ہوتا تاجا نامی سے یہ صفت اپنے واسطے کہتے کہ انکھوں کی راہ سے بھی نور نہیں  
 تاجا نامی کہ عین یہ ہو کہ اگر ان سب صورتوں میں اوگیوں اور انکھوں کو پائین میں  
 بول دے نہ بہت دور کہو صرف آدھی انچ کا فاصلہ ہو۔ مگر کامل ہے خیالی۔ اور عین  
 توجہ خاطر ہے اس کام کو دینی لگا کر کہ وہ پیر وہ پانی مریض کو ایک فو یا دھوپ  
 دے فو یا دھوپ اور اگر تنکویاں لٹاے یا ایک پائین کے دم کہ نہ ہو تو اسکو سامنے رکھو  
 اور تو ان ہاتھوں کے دھوپوں و گلیاں دسکی سطح پر کھڑی رکھو۔ اور نشا نہ کرو یا باہر  
 نہ لٹو کہے کہ وسط میں لٹو نہ لٹا کر کہو۔ اور دھوپ نہ لٹو کہ اوگیوں کو چھکا کر کھڑی  
 رکھو نہ یا چھکا کر دے یا دھوپوں ہاتھوں کی اوگیوں۔ اور تھیلیوں سے دسکی موہہ کھڑی  
 سے پاس شریع کہو۔ اور پیر سے چھکا لیجاؤ۔ اور پیر ہاتھوں کی پشت کو بہہ ہو کہ طرف  
 کر کہ اوپر نہ لٹاؤ۔ اور پیر سے پہلی طرح نہ لیجاؤ۔ اور پیر سے کر کہ رکتہ درختین  
 سنٹ اور زیادہ چھکات دسکی پائین کے ہونے اور سارا دن پانی اسطہ  
 مریض کو دے شفا اگر کہیں ایک بڑا گہرا پائین کا جبین ایک مشکابی سماوی دم کرنا  
 منظور ہو تو سطح لٹو پر دم کرنا تھا یا ہے کو یہ طرح اوپر بھی کر و مگر کمتر سے پندرہ  
 اور زیادہ آدہ گھنٹہ یا چالیس گھنٹہ تک دم کر۔ اور بہت مریضوں کو تمام دن بقدر  
 حاجت دیتے رہو۔ دوسرے دھوپ جو پانی کھڑی میں پڑ رہی ہو۔ اور پانی نہ لیا  
 بہر کر پر دم کر کہو اور ہر روز بقدر حاجت ایک گہرا پائین یا چھٹا ہام اور حاضر مریض  
 واسطہ بہت نواب تیار کر کہ تقسیم کرے کہ روز غرض صفاست پانی آؤتہ ہے

ویر زیادہ دم کرنا چاہیے اور جو شاگرد سارا پانی دم کر لیا ہو اس پر سے تو دوسرے دن  
 پھر اسی پانی پر دم کرنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے سر پر مین یا پانی نہیں کھین دیا ہو  
 یا پھر اچھٹسی ہو۔ یا آٹھ مین دیکھتی ہوں۔ یا سب مین دودھ تو دوالی یا کورتہ  
 یا پٹی یا پھانا۔ یا چادر کو اپنی سامنے اکٹھا کر کر لیا گیا ہے طرح زمین پر نہ کہا اور ویر  
 سے خچی تک دونوں ہاتھوں سے پاس کرتے رہو۔ جیسا بڑا کپڑا ہو ویسی ہے زیادہ دیکھ  
 کہ دم کرو۔ اگر چوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پیرا مٹی کے تو اس کو مٹھو دم کرو۔ یا دوزن  
 ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ مین پکڑی رہو پھر اس کپڑے کو درو کی جگہ پر پٹینے یا باندھ  
 یا رکھو کا حکم کرو۔ پھر جو چھٹی یا پنچون دن اس کو دور کر دو اور اس کی جگہ پر دوسرے کپڑے  
 دم کر کر نہ پڑاؤ۔ اور پہلی کو دھوا ڈالو۔ اور پھر کہو کہ یہ نورانی ارادہ اور نیت  
 کی تابع ہے اس پہلی بغیر اور دوسرے پر گندہ خیالی مین یا پھر نہیں کرتا۔ اس طرح اگر کو  
 مین کپڑا اثر ہوگا۔ اور اگر گٹور مین پانے پھر کر یہ نیت کر دے کہ یہ نور کٹور مین  
 تو کٹور اہر گیا۔ اور پھر مین پندارنی اثر ہوگا۔ اس طرح تیل شوربے۔ ہنڈا اٹلی  
 شیر۔ شربت وغیرہ سب چیزیں دم کر سکتے ہو اور ضرورت ہوگی کہ بعضی مین  
 لوگوں کو بسبب نزلہ کے شیر موافق نہیں پڑتا۔ اور بعضی یعنی مزاج فالون کو کسی  
 چھاپہ نقصان دیتو ہے۔ اگر تم شیر یا چھاپہ پر دم کر بلا یا کرو تو کبھی نقصان ہوگا  
 بلکہ مفید۔ پھر گندہ یا پھیلاؤ اور بہت چیزوں پر تم دم کر سکتے ہو۔ بعضی لوگوں کے  
 کٹائی۔ ہینٹی۔ بکری۔ دودھ دینی سے رک جاتی ہے تو تم دم کو ہڈی یا مین یا  
 گوند کر ایک پیر اصبح اور شام کھالیا کرو۔ دودھ اچھا دگی۔ یا پیر مین پر دم کر دیا کرو۔ اگر  
 کسی کے سر پر دودھ تو دم کما ہوا پانی یا ایک شیشی مین پھر کر سو گندہ کو دوارا مین ہوگا

اگر خون کچھ پڑے یا زخم پہونچا یا بخشی و الینکو یا چھپا جسکو کچھ پیریا وین اور چیل کا  
 دھو ہو تو تم نبوت کا بگڑہ بناؤ۔ اور ہر ہر گرو پر زخم جو دوسروں کو کرو۔ اور وہ گندہ ہونے  
 تو پیریا وین۔ اور چیل سے محفوظ رہیگا۔ اور جس چیز کو تم ہونہ سو دم کو داکر کوئی تہ  
 قرانی یا اللہ کا نام جو اوش بیماری واسطے مناسب اور شفا بخشی والا ہو تو پیریا و  
 اور دم کے ساتھ ساتھ شامل کرو۔ تو اولی ہے۔ جیسے قبض و اسطی یا باسط اور نظر  
 بد اور مخرج کے واسطے معوضین اور اسباب زدہ کی واسطے سورہ جن اور شفا واسطی  
 پیریا وین شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ۔ مگر اساجنال کر لو کہ جس چیز پر اللہ کا نام مل  
 لیا کرو اور اسکا اوستہ بہت نگاہ رکھا کرو۔ بلکہ ایسا پانی گندنی جگہ بالکل نہ کرے۔  
 نہ لغن سو طہارت کیجا و نہ پائون تلے آئے دو۔ اور ایسی پانی کو بہت استعمال  
 اور اوستہ سو کہونہ اور اوستہ کی بے ادبی اور بے احتیاطی سو بہت ڈرو۔ اور پیریا  
 عینال کہونہ جن مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہے۔ اور توجہ دیتا ہو ذہنی بزرگ  
 پانی وغیرہ شیا پر دم کر کو دیو۔ ایسا ہونکہ ایک سو سلب مرض کر اوی۔ اور دوسرے  
 سے پانی دم کر و اگر پیسے۔ یہ بات سجا و فائدہ نقصان دیگی اور یہ بھی نہ کیا جا  
 کہ ایک سو پیریا وین سو دم کر و اگر مریض کو استعمال کر ایا جاوے۔ یا ایک لیض  
 کو کئی آدمیوں کے توجہ نہیں پڑھلا یا جاوے اور غلات اور تنہائی میں سے ہر  
 یہ کام کیا جاوے۔ اور نہ کسیکو سامنے توجہ اور دم کر نکا مٹش ذکر نہ کر کیا جاوے  
 سب سے میں ناپسند کہتا ہوں۔ سب بات کو چھپ لوگ اسخوہ یا لوٹا پانیکا لیکر سب سے  
 دروازہ پر جا کڑی چلتے ہیں۔ اور ہر ایک سو دم کر والی میں۔ یا لڑکوں کو دین  
 ایجا تے ہیں اور ہر ساری سو دم ڈال تے ہیں۔ پیریا وین ہی نہیں۔ اور پیریا وین

کے کچھ نفع بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جس شخص کو بڑا کٹا یا فصیح مند پرست سمجھیں  
اویسی ہی ہر روز دم کر دیا کریں۔ اور سوائی اویسے اویسی دم نہ ڈلو اویں۔ نہ اوکا  
دم کیا ہو پانی پلو اویں۔ سوال اگر شاید تم پوچھو کہ دم کئی ہو تو پانی سے  
کتنی عرصہ تک شرا بہ رہتا ہے۔ اور بالکل بے اثر کتنی عرصہ بعد ہو جایا کرنا ہو  
کو میں اچھی طرح تحقیق کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ایک دن حضرت علی قدس  
سرہ عین خلوت میں فرماتے تھے جو اب اٹھا لا اور عینا سا دم ہو تو نہ ہو کہ دم کیا ہو  
پانی گرم اور خوشان پانی کے ساتھ شبیرہ پلایا سکتا ہو۔ اگر پانی تھوڑا ہو گا تو  
دیر میں پتہ نہیں ہو جاوے گا۔ اگر بہت ہو گا دیر میں جا کر نہریگا۔ اس طرح تھوڑے  
پانی میں تاثر تھوڑے عرصہ تک ہینگے۔ اور بہت پانی میں عرصہ خزان تک بٹھہرے  
جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر میں گرم ہو جاوے گا۔ اور بہت پانی گرم کرنا تو بہت  
لگے گا۔ لیکن گرم پانی کے سرد ہونے کے رفتار دم کی ہو تو پانی کے خالی ہو چکی رفتار  
اپنی اپنی بکریاں حد مقدار تک تخمینہ ماہ درجہ کم ہوگی یعنی جس وزن اور مقدار کا  
گرم پانی ایک گھنٹہ میں سرد ہو گا۔ اویسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہو پانی گھنٹہ  
بعد خالی ہو گا۔ اسی بیان کے موجب ہر شخص اپنا پیماس فوٹا سکتا ہو اور ہر ایک  
مقدار اور اندازہ کی دم کو ہو تو پانی کو فہم کے قریب لاسکتا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب مگر ہر روز  
پانی پتہ زہ دم کرنا چاہئے۔ اگر چہ دم کیا ہو پانی بیچ رہی ہو تو سرون پہلو سیکو دم  
کرنا اعلیٰ اور ادنیٰ ہے۔ یا لا چاری کو ایک بن کا دم کیا ہو پانی دو تین چار دن پلایا جاوے

## نیشتر توہم دہنی کے پانچ نکات نہین ہوتا

بعض جگہ ایسا بھی آتا ہے کہ جب تک چار دفعہ کسی مرض کو توہم نہین بھیجتا  
یہ پانچ نکات توہم نہین کرتا بلکہ بالکل نفع نہین دیتا۔ مگر نہین توہم کر کے  
یہ بانی بھی جاتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں تو اکثر لوگوں کو فائدہ ہی پہنچتا ہے مگر بعض  
کو فائدہ نہین بھی کرتا۔ لیکن یہ تو بخوبی آتا ہے کہ جس کو توہم نہین بھی اگر اس کو  
باقی بھی پلاؤ تو بخوبی نفع بخشتا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ خطا نہین جاتا  
بلکہ شفا داتا ہے۔ یا وہاں جس کے اصل سربراہی ہے۔ وہاں تو کچھ بھی فائدہ نہین پہنچتا  
اور جن جگہ یہ بانی اور توہم بالکل فائدہ نہین کرتا توہم نہین کیا تو وقت نزدیک  
گیا ہے۔ یا بیمار میٹھی کوئی خصوصیت ہے۔ یا معالج اور مرض کی طبیعت میں  
تباہی اور رابطہ قائم نہین ہوتا یا شیخ کی توہم نہین ہے اور بیمار کی طبیعت  
تندرست اور کمزوری توہم نہین کیا جاتا ہے۔ یا اس کام میں واقفیت بالکل نہین  
یا کم دیکھتا ہے اور دوسری سہول لگا کر توہم نہین دیتا یا کچھ اور سبب ہوتا ہے۔ اور  
علاج اچھی طرح نہین کیا جاتا۔ لیکن یہاں معاملہ کم اور بلکہ شاذ اور ظہور میں آتا ہے۔ اگر  
کسی سبب سے چند توہم دیکر توہم نہین موقوف ہو جاوے۔ توہم نہین بانی بھی سچا توہم نہین کام  
ہوگا۔ اور جلد ہی یا دیر میں بیمار کو دفع کر دیگا۔ اور جب بیمار تندرست ہو جاوے  
اور توہم نہین موقوف کیا جاوے تو نہین سبب کہ دل نہین نہین یا کم و بیش موافق  
مرض اور سختی بیماری کی اس پانچ نکات پلانہ چھوڑا جاوے۔ تاکہ بیمار میٹھی خود نہ کر آوے  
اور صحت کی پہرہ نہین کہتا ہوں کہ سوائے اسی بزرگ کے جو ہمیشہ توہم نہین دیتا ہے۔

اور کسی شخص کا دم کیا ہو یا پانی بالکل نہ پلایا جاوے تو ایک پلاری میں دین و بیش بخوبی  
 کی توجہ میں بیٹھا جاوے۔ کیونکہ کسی شخص جس کا نور ایک ہی صفت نہیں کہتا۔  
 بلکہ بعض کا نور بعض کے ضد ہوتا ہے۔ اور وہ ایک ہی ظہور سے تو جہت دیتی ہیں تو  
 ہر کو مناسب ہے کہ ان کی تاثیر میں خلط ملط نہ کریں سوال اسن جگہ تھمنا یہ ہے یا  
 دریافت کر دے کہ تم کسی آدمیوں کے توجہ میں بیٹا نا۔ نو پانی پر کسی آدمیوں سے  
 دم کروانا۔ اور جب بیماری جگہ سے بجاوے۔ اور درجہ تبدیل پیدا ہو تو علاج پہون  
 اور موقوف کرنا شروع کرتے ہیں اگر شاید ایسی صورتوں میں علاج جاری ہو جاوے۔ یا اسکو  
 سفر پیش آوے۔ یا کوئی اور سبب مزاحمت ہو تو اسوقت ہم کیا کریں جواب  
 اسکا جواب یہ ہے کہ علاج اپنی بدلو دوسرا علاج تلاش کریں اور اسکو اجازت  
 دیو اور اپنا نایب بنادیں۔ اور میری نصیحت کو اسکی ساتھ ہم رہا کر دیو۔ یا سونپ سے  
 اور کہدو کہ اب تم میں اس ترکیب سے اس کا علاج کیا کرو۔ اور وہ نایب بھی  
 یہی سمجھو کہ میں اسکی جگہ علاج کرنا ہوں۔ اور جس ترکیب سے پہلا مرشد تو پہون  
 ہے تھا بعینہ اسی ترکیب سے توجہ دیا کرتے۔ کم و بیش ٹکرو۔ اور پونہ میں صرف  
 واسطہ وسیلہ سمجھو۔

## ہدایت ۲۲

توجہ دینی والا اجمل اور پرہیزگار ہوو  
 اس بات کا یہی شکوہ بنا ضروریات سے ہے کہ توجہ دینی والا اور دم کرنے والا شخص اگر کسی  
 مذہب کا ہو مگر صالح اور پرہیزگار اور خدا پرست ہو۔ اور شفا بخشی کی نیت اور دلور  
 اور ترجمہ اسکے دل میں ہو جو ہو۔ حدت میں آیا ہے کہ ٹومس کا جو شفا ہو۔ اور کانر کا

جھوٹا وادہ اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بارہا اور صالح شخص کا نور سبب اپنی  
 کے مطلق شفا ہے۔ اور اگر خرافہ و فاسق فاجر کا نور اگرچہ واصل شفا تھا مگر سبب  
 شاستہ اعمال اور گناہوں کے گندگی کے بسا مگر زور گندہ ہو گیا کہ دوا بن گیا۔  
 اور دوا کا قاعدہ ہو کہ فائدہ بھی کرتے ہی اور نقصان بھی پہنچاتی ہے تو کو وہاں  
 ہی کہ اگر تم سبب مرض کا شوق رکھتو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت تابعداری  
 اختیار کرو۔ اور اپنی ظاہر و باطن کو لوٹ غصیان پاک صاف کہو۔ اور عاقبت کا  
 اور ترجمہ۔ اور تسویدی اور مصیبت زدہ کو مصیبت پیشتر اینکی منت اپنا خیر کر لو۔ اور  
 ان باتوں کو دل پہ لٹائے اور احسان کرے اور نصیحت دے کہ اپنے اور دیر گزشتہ  
 میت سے ہرگز نہ گزشتہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ضرر الدنیا والاخرہ کو اپنا جی بے  
 حال بنو۔ کیا تم اس بات کو توڑا جانتے ہو۔ کہ ایک مصیبت شدہ کی مصیبت کو  
 اور ایک دیکھا بد بخت کو بادی ہو کر باوجود قدرت کو سخت بیمار کی صدمات  
 سے بچا لو۔ اور عاقبت میں اور چرچاؤ۔ اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضا حاصل  
 کر لو۔

## باب نمبر ۱۰ مریض کا رسمی شہر میں کھانا

اگر مریض کو خواب آتا ہو۔ اور وہ میٹھی ٹینڈ نہ سوتا ہو۔ اور کر دین لیکر دین رہتا ہو  
 تو تم تھوڑی روٹی پر پونہ سو دم کرو۔ اور تھوڑا ایل دم کرو۔ اور کہد کہ اس  
 روٹی کی بے بناؤ۔ اور دم کیا ہو ایل چراغ میں ڈالو۔ اور اس تھوڑے روغن کو  
 اور ایک لالٹین ہر شیشی کے لود تاکہ نظر کو نقصان نہ کریں اور اس لالٹین میں  
 چراغ رکھ کر تھوڑی فاصلہ پر اون کے آنکھوں کے سامنے رکھ دو۔ اور یہ کہہ دو کہ

۱۰۰

باندہ کر اور خیال ہو کر اسکے ٹوک و پکارتا ہو چند منٹ بعد تیار ہونے لگی ہے۔ اور  
 انھیں بند ہوتی جاوے گی۔ جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے۔ پانچ بار دن تک  
 وہی روئی اوٹیل کافی ہوگا۔ پانچ چار روز بعد پھر وہ دم کرو۔ پھر نہ کرے کہ دم کر دیا  
 کرو۔ اور سر کی نیچے رکھو اگر وہ دم کرے کہ چار پانچ گارخ بدلے دو شمال کی طرف منہ  
 کھامسو۔ اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر۔ یا لحاف دم کر کے اوپر اوڑھ لیا کرے۔

### ہدایت ۲۲

غائب شخص پر توجہ دینی اور فائین ہو سچا ہے گاہیان  
 توجہ کی تاثیر غائب شخص پر اگر خفیہ کشتی ہی فاصلہ پر ہو ہو سچا ہے جاسکتے ہیں  
 اگرچہ یہ بہت منافع پہنچتی ہیں۔ مگر بعض شرایط اور نقصان اور ضرر  
 ہوتی ہیں۔ جنسی اہمیت ضرور ہو۔ چنانچہ میں بیان کرتا ہوں۔ بعضی بزرگ الہیہ  
 صاحب کمال ہوتے ہیں۔ جنکو جو بے کشف میں ملکہ ہوتا ہو۔ اور وہ خیال پر اسے  
 قادر تھے کہ جب چاہیں اپنی خیال کے یکسوئی سے غائب شیار۔ اور اشخاص  
 کو دیکھ لیتے ہیں۔ توجہ دینے اور فائدہ ہو سچا ہے میں۔ ہدایت کرتے ہیں  
 مرض کو ہٹاتے ہیں۔ چنانچہ معمولات میں لکھا ہے کہ ایک عورت حضرت فخر  
 باطنان رحمۃ اللہ علیہ سے غائب میں توجہ لیتے تھے۔ اول اپنی آدمی کو بھیجتے تھے  
 اگر نہ آوے آدمی نے اگر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہ ہو کر توجہ یعنی بیٹھی ہے۔ جب غصہ  
 اس کے طرف متوجہ ہوئے تو اسکو سوتا ہوا لایا۔ فرمایا لگو درو لیڈون کے سامنے چوٹ  
 بولنا اچھا نہیں۔ وہ ابھی سوئی پڑی ہوئی کہتا ہے بیٹھی ہے اس سے دعا ہو کہ حضرت  
 مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کشف باطنی سے اسکو دیکھ لیا۔ اس طرح اسے

توجہ



بزرگوار کا حال یہاں بلکہ میں کتاب کے طویل دین سے ڈرتا ہوں۔ سو اس سے صاحب  
باطن لکھ لکھ لکھتا ہوں۔ اور نہ ایسی سکون نہ اسطریق میں یہ کتاب لکھتا ہوں۔ میں  
تو نادانوں اور نادانوں کا ہنسا ہوں۔ خوش معالج کو ایسا حکم نہ ہو ورنہ وہ  
مرض پر توجہ کریں۔ اور مرض کو استعراق۔ یا دیگر ہوا ہو۔ اور کوئی ناواقف  
شخص ایک دہوارا دے سکے پاس آجاوین۔ یا موجود ہووین۔ اور بات سو بے خبر  
ایسی وقت میں مستغرق کو چھوڑنا۔ اور چھوڑنا۔ اور پھر تاسا اور پھر تاسا۔ جانا نقصان  
ہو سچا تپا ہے۔ اور کوئی چارے۔ اور ہائے جلانی لگیں۔ اور جب وہ بولی لکھتا  
تھاوین۔ اور عزت نہ رہت سی لکھتا ہوں۔ اور رشتہ پیٹنے لگیں۔ کوئی اوکھ  
تھاوین۔ اور کوئی نہ لکھتے۔ کوئی دوا نہ لکھتا ہو۔ کوئی تلوی سمجھاو۔ کوئی چھٹا  
اور پیٹ کو چھوڑتے۔ ایسی ایسی پریشان حالوں کا مختلف تر و خال میں مرین  
کو بہت نقصان ہو سچا تپا ہے۔ اور دوا سکا رنگ نہ لکھتا ہو۔ اور بہت تکلیف  
اٹھاتا ہے۔ اور معالج اور کسی پاس نہیں ہو تا۔ نہ دوا کو اس حال کی خبر ہو کچھ تھوڑا  
کرلی۔ اور اونکو اس صدمہ سے نجات نہی۔ اگر ایسا اتفاق ہو بھی عام ہو۔ تو صاحب  
مرض کو بالکل نہ چھوڑتے۔ اور اونکو جس صدمہ میں ہو رہی ہو۔ اگر کوئی دوا  
مزاہم نہ ہو گا تو اونکو کسی طرح کا ضرر نہ ہو چھوڑنا۔ ایسا ضرر ہو میں مرض کو چھوڑنا ہے  
نیکو توجہ کریں۔ استعراق اور کوئی پیدا ہو۔ جس میں مرض کو لادہ کو استعراق ہو جاتا ہو  
در کو دم کو ہو کر پانی۔ اور دوا مال ہے۔ ایسا استعراق۔ اور کوئی نہ جاتا ہو۔ ایسا  
طرح کرنا یا جسے کہہ سکیں۔ کو خبر ہو کہ ہٹا سکتا ہے وقت میں شکوہ نہ ہو۔ تم اس  
سے چاہو۔ جانا اور کمال کو دے دے کہ لکھتا ہو۔ اور کوئی دوا نہ ہو۔

ہمراہ ہوا اسکو سبباً صلاحتین سمجھا دینا۔ اور جو وقت پانی پینا ہو یا دوا مال باندھنا ہو  
 اور یہ آزمائنا ہو اہو کہ پانی اور دوا مال جسے مجھ کو بخیر ہی ہو یا بگھی۔ اور حالیکہ پستخراق  
 طاری ہوگی۔ تو اسوقت بھی تنہائی اختیار کرے۔ یا ہمارا کپاس پٹیاں۔ اور جو  
 اور پانی اور دوا مال سے ایسے حالت ہو وہی تو مضائقہ نہیں شیخ اوسیر غائب ہیں  
 توجہ بھی کرے۔ اور پانی اور دوا مال کا بھی استعمال کر اوی۔ اگر شیخ بزرگوار کسی  
 ضروری سبب یا چند روز توجہ دیکر چھوڑ دے۔ اور میری مرضی پڑ جاوے۔ تو قیام  
 کو توجہ دینا وہی کام دیکھا جوسا منو دیتا تھا۔ اگر توجہ بھی نہ دے سکے۔ تو دم کیا ہوا  
 پانی بہیچا کرے۔ یا دوا مال دم کر کے روانہ کیا کرے۔ ان دونوں چیزوں میں بیماری  
 کٹ جاوے گی۔ اور یاد رکھو کہ اس نذر کو دور دیا رہے۔ اور کوئی شے نہ کرے  
 نہیں سکے اور نہ اسکی پہچان میں عرصہ لگتا ہے۔ بلکہ اگر دم کچھ ہو تو چیزیں  
 کرو گے۔ تو توجہ دینی کے باندگی سے اپنی تین سچاؤ کی۔ بگڑاؤں اور چاروں  
 سامنی بھلا کر توجہ کرنا ضرور پڑتا ہے تاکہ مرضی سے رابطہ قائم ہو جاوے اور مرضی توجہ  
 کا اثر ہونے لگے۔ اور اس شخص پر جسکو کبھی سامنے بھلایا گیا ہو۔ وہی علاج  
 کرنا اور ان چیزوں کی فریادیں کا فائدہ پہنچنا محال پڑتا ہے۔

## ارشاد چھٹا

### اختلاف امراض و طبائع مرضی

جیسا مرضیوں کے طبائع میں اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضوں میں بھی  
 پایا پڑتا ہے۔ اور اس اختلاف بزرگوں کی توجہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا توجہ کی

ترکیب میں بجز بدل ہو تا ہے و قیاسی تاثیر میں اور بیخون میں فرق پایا جاتا ہے  
 بعضی مریضوں کے طبایع ایسی ہاں لاک اور حسیّت اور سخت ہوتے ہیں کہ اوپر مشکل سے  
 اثر ہوتا ہے نہ یا بالکل نہیں ہوتا اور شفا کا حاصل کرنا محال ہوتا ہے۔ مگر ایسی  
 ادویہ بخت کم ہیں جنہیں کوئی تاثیر بالکل نہ ہو۔ اگر مریض بیمار کا علاج کیا جاوے  
 تو اول تو ٹینوں پر مبنی ہو ایک پر تو ضرور اثر ہو جاتا ہے۔ اور توجہ کا دینا خالی  
 نہیں جاتا اور مریض میں شکیکہ مرض طبعی کہ ہلکا بیماری میں مبتلا ہونا بیشک  
 شفا پایا ہوتا۔ بعض طبایع ایسی ہوتے ہیں کہ اول ہی روز انکو کھلی گڑتے ہی اثر شروع  
 ہو جاتی ہے۔ اور اول پہلے توجہ سے تحقیق ہونے لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہوتا  
 اور جلد تندرست ہو جاتا ہوتا۔ بعضی ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر تو کچھ تاثیر محسوس نہیں  
 کرتے مگر جلد یا دو مہینہ صحت پا جاتے ہیں۔ بعضی ایسی ہیں کہ تاثیر تو اول ہی روز  
 روز معلوم کر لینی میں۔ مگر شفا ویر میں حاصل کرتے ہیں۔ بعض کا ایسا ہوتا ہے  
 کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرتے ہیں۔ اور مریض میں دن بدن کمی دیکھتے  
 ہیں لیکن چند روز بعد ہر مرض بڑھ جاتا ہے نہ یا معالہ او سوقت ہوتا ہے کہ علاج  
 کرنا کو صحت نہ لگتا ہے جاتا ہوتا و سکا ہوتا کہ سب سے زیادہ بیماری پیدا کر دینا ہوتا اور شفا  
 اور معالج سست اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور جب قدر معالج شکی اور ڈھیلا ہوگا۔ اور  
 اسکا علاج بھی ڈھیلا۔ اور کمزور تاثیر دیگا۔ اور جب قدر پست رہیگا۔ اور صحت کا کامل  
 یقین۔ اور بجز و سکا ہوا کہ اسقدر جلد شفا نہ لگتیگا۔ اور کامیاب ہوگا اور مناسب  
 ہو کہ مرشد بالکل شک لا دو۔ اور نہ شک لے دو۔ مریض کو نہ کہ مریض کے والدے صحت  
 ہو نہ کہ مریض کو کہے۔ اور مریض کہہ بھی نہیں دلا تا رہے۔ بعض ایسی ہوتے ہیں کہ اول

اول دو چار پانچ سات دن تک تو کچھ تاثر پہنچانی نہیں۔ نہ مرض میں کچھ کمی دیکھتو  
 میں۔ چند روز بعد تاثر بھی معلوم کرنے لگتی ہیں۔ اور مرض میں بھی کمی پانچ میں  
 مناسب ہو کہ دونوں شخص نہت نہ ہا رہیں۔ اور اسید قوی رہیں۔ اور تا وقت صحت  
 بھی طرح تو جہ کرتے رہیں۔ بعض اوقات تیرے طرح کا مہیا بنا دے پیش ہوتا ہو۔ ایک  
 یہ کہ بعض نہ تو کسی طرح کی تاثر دیکھی۔ اور نہ کسی مرض میں کچھ کمی اور تحقیق معلوم  
 کرو۔ اس صورت میں بہت دنوں یا ایک چلہ بڑی ہمت ہو تو جہ کا دینا جاری رکھنا  
 چاہیو۔ دوسری یہ کہ تاثر بھی محسوس ہو دی اور مرض میں بھی تخفیف ہو دی۔ اس  
 صورت میں اتنی دیر تو چہ کہ وعدہ رشتی ہو سکے۔ مگر ڈیڑھ گھنٹہ سو زیادہ ہو تو بیکار  
 یہ کہ نہ تو کچھ تاثر ہے معلوم ہو نہ کچھ تخفیف ہی ہو۔ اور مرض بڑھتا ہو انظر  
 او۔ اس بیماری صورت میں علاج چھوڑ دو۔ اور حکیم سے علاج کرانے۔ اور دوا  
 پینے کی صلاح بدلاؤ۔ مگر ایسا معاملہ کہی شاذ نا رہتا ہو تاہو کہ تو چہ سو مرض بڑھ جاو  
 میں تو کبھی نہیں دیکھا۔ سو باوجود شخصوں کے جو محکمہ بیماری سو آخر میں مر گئی  
 تھے۔ بعض بزرگوں کے تو چہ کامرضوں پر سخت اثر ہوتا ہو۔ اور بعض کم دیش  
 کہہ رات ہے۔ یا شاید کچھ تکلیف دھتا ہو۔ اگر ایسا آتی ہیں۔ رشتہ پیارا ہو جاتا ہے  
 جاپاں لے لگتی ہیں۔ تاہم بدین شہت ہو گند بیان ہوتی ہیں۔ ان صوبہ کو  
 میں تم اپنی نیت اور ارادہ تو ان سب باتوں کو دیکھا کرو۔ اگر وہی ہوں اور تکلیف  
 زیادہ ہی زیادہ دیکھو۔ تو جان لو کہ مریض کے طبیعت بہت نازک ہو سخت توجہ  
 کی برداشت نہیں کر سکتا۔ مناسب ہے کہ ایک گرنے کے فاصلہ سو انجلیان کھڑی  
 دیکھ کر پاس کرو۔ اور سرور اور فرحت بخشش کی نیت رکھو۔ ان پاسوں سے

بھی بڑی بڑی ہر صفت جانی نہیں تھیں اور نہ ہی صحت پاتی تھیں۔ اگر مریض کی  
 انگلیں بند ہونے لگیں اور انگوٹھوں کا رنگ بدلتو لگی۔ اور خمار سا چہانما جاوے  
 یا بالکل حالت نیکوشی میں سو جاوے۔ تو ان میں ہاتھ ہاتھ نہ تھیں سب ایک سمجھو۔  
 اور جو انوش طور پر توجہ دیتے جاوے۔ یہ نیند ذات جو وہاں تھا اور صحت ہو۔ تو چہ  
 جب قدر کثرت کے ساتھ تندرستی آگئی اور یہ قدر صحت ہوئی جاوے گی۔ جب تم لوہو  
 چلو۔ تو اخیر میں گھٹنوں پائون کے اوگھون تک پاس کرو۔ اس سے سر کا نور  
 پائون کی طرف پھوگے۔ اور سر اور اوپر کا دہر خالی ہوتا جاوے گا۔ اور بقدر سر خالی  
 ہوتا جاوے گا۔ نیند کم ہونے جاوے گی۔ اور ہوش آنا جاوے گا۔ مریض انہیں کہو لید گا  
 اور جاگ پڑے گا۔ اور اس کا دل بھال اور خوش ہو گا۔ اپنی لٹو میں تھو سہما سو  
 دیتا ہوں کہ بعض مریض کو توجہ سے ایسی سخت نیند آتی ہے کہ اگر اس کے اوگھون کا  
 ڈالو۔ یا ہاتھ تراش لو۔ یا سخت چٹکی بھرو۔ یا اور سیطر حکمی تکلیف دو۔ تو وہ  
 بالکل نیدار نہیں ہوتا۔ اگر ایسا اتفاق ہو جاوے تو بالکل منت کہراؤ۔ ہمارا مریض  
 اس نیند میں نہتہ آرام پاتا ہے۔ اس کو بخوبی سونے دو۔ اور منت جگاؤ۔ اور تم  
 اس کے پاس بیٹھو۔ نہ کہ یہ کہو تڑپا لے۔ دو نہ تھو لگا لے دو نہ کیس کو ہانک کر  
 کر دیکھو دو۔ اور خبردار تم بھی گزشتی اور شفیق ہو سکو منت جگاؤ۔ اگر تم کو جگانی کی ضرورت  
 ہو۔ یا کوئی کام کاج اٹھا ہوا ہو۔ یا جگنا ہی منظور ہو۔ تو اس سے بیٹھ کر کہو نہ  
 پائون تک جتنا کہو نہ جاگے پاس کیسی جاوے اور اگر شاید جاگ جاوے مگر انگوٹھوں  
 کو نہ کھول سکے۔ اور کہو کی گھیر سے کہیں نہیں کھلتی تھیں۔ تو تم اپنی دونوں  
 انگوٹھوں کے سر سے اس کے انگوٹھوں کے پائون کو ناک کے کچر کی طرح کر کے پکڑو۔

پاس کرو۔ اس سو آنکھیں کھل جاویں گے۔ اور اگر چکا نا سنبھلے ہو۔ اور صرف آنکھیں کھل  
 کھلوانی ہوں تو گھٹنوں سو پاس نہ کرو۔ اور اگر چکا نا سنبھلے ہو۔ پانچ سو طرح تباہی میں کرو۔  
 بیار ہوتا رہے گا۔ مگر اگرچہ کھول دیا گیا۔ اور آنکھوں کا ایسا اصلی رنگ نہ ہو گا کہ اگر  
 ہوا نہ پڑے گا کہ یہ سوتا ہے۔ بلکہ تم جانو گے کہ ہاگے ہا ہو۔ لیکن حقیقت میں وہ سوتا  
 ہو گا۔ لیکن تم ایسے حالات ہرگز سیر تماشے لے لو اپنی فریض پر وار و فکر نہ بلکہ  
 یہہ نہایت ہی نہ کہہ دو۔ جو مرض ایسا غافل ہو کر سو جاوے۔ اگر تم سیر تماشے اور دلکی پہلاؤ  
 واسطے ایسا عمل کرو گے تو بیشک تم اس نوحہ کی ذاتی قانون کے خلاف عمل میں  
 لاؤ گے۔ اپنی مقصود و سود و ور پڑو گے۔ اور اسکی وبال اور گناہ میں گرفتار ہو گے  
 اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی ارجح کو ناراض

### بدابست ۲۵

استغفرانی خواہیں مریض کا غافل ہو کر سو جائے  
 یہہ جو بیان کیا ہے کہ مریض ایسا غافل ہو کر سو جاتا ہے کہ اسکا جگانا مشکل  
 ہوتا ہے۔ یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہے۔ اسکا بیان مفصل نہیں دوں گا۔ یہہ  
 دفتر میں لکھو گا۔ اور اس دفتر میں بھی علیہ ارشاد میں بقدر ضرورت جو بیماریوں  
 نفع بخشی اور تہاری ضروری کار آمد ہو۔ اور جنکو اظہار بغیر چارہ نہ ہو وہی بیان کرو گا  
 کہ بیان تکو اتنا سبب ہو گیا ہوں۔ کہ اگر مریض پر خرابیاں آتا جاوے اور اسکی آنکھوں  
 رنگ بدلنے لگے۔ اور آنکھیں بند ہو جائیں۔ اور اگر اس سے کچھ پوچھو تو سبب تو  
 اسے سگریٹ و پانی و می سکے۔ اور اسکا دل بولنے کو۔ اور اس حالت سے جدا ہو کر  
 اور اس سے اور باطن کی بیماریوں سے مراد ہے۔ اور اس سے مراد ہے کہ وہ سوتا ہو۔ اور

ارام اور چین میں ہو جو ان میں حالت کو استغراق کہتے ہیں۔ اور چہرہ بہرہ حالت  
 دار ہو اور نگاہ کو استغراق کہتے ہیں۔ اور جب بہرہ حالت ترقی پر ہو۔ اور اعلیٰ درجہ  
 کو پہنچ جاوے۔ تو مریض بالکل بہوش ہو جاتا ہے۔ اور اس کو مطلق کچھ  
 خبر نہیں ہوتی۔ اگر اس کو کوئی چکانے یا ہلاوہ یا اسکو بدن کو کوئی سخت عین  
 پہنچا دے۔ تو نہ تو وہ جاگے گا۔ اور نہ اس کو ہوش ان باتوں کا ہوگا۔ اور نہ اس کو اندر  
 کی خبر ہوگی۔ یہ باہر کا کچھ خیال ہوگا۔ اور جب بہرہ حالت سے باہر نکلیگا تو ان سب  
 باتوں کو نسبت اور کمال عدم سمجھینگا۔ اس حالت کو شکر کہتے ہیں۔ اور جب مریض سو  
 جاوے۔ اور اس کے آنکھیں بند ہوں۔ اور اس سے کچھ سوال کیا جاوے۔  
 تو وہ بخوبی ہوش والوں کی طرح جواب دے۔ اور چلی اور پھری۔ اور کام کاج کرے  
 اور خب جاگی۔ یا تو بے زور سے پاس کرے جگا یا جاوے تو اس کو اپنی بولی اور چلنے  
 پھرنے اور کام کاج کو بخیر مطلق حلیم ہو۔ اور سب کچھ بھول جاوے تو اس حالت  
 کو حالت انساٹ کہتے ہیں۔ ان تینوں حالتوں کا میں علیحدہ اشاد میں بقدر  
 ضرورت بیان کر دے گا۔ یہاں صرف اتنا لکھتا ہوں۔ کہ ان تینوں حالتوں  
 میں سو خود واقع ہو جاوے اور اس کو بہتر اور مبارک سمجھو۔ اور اونکو ذریعہ سو حکم  
 ملا دے گا۔ اپنا متھو یعنی شفا حاصل کرے گا۔ اور راگمان نہ جائے۔ وہ یہ  
 وہ بہتر حالتیں ہیں جنکی تریف لکھنے پڑ رہی ہے اور لکھنے سے سو یا بہتر ہے۔

پندرہویں باب

درویشی کا حال اور بیان

بعض مریضوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ جب یا تو پیر کو چھٹا یا جمعہ کو پہلی بیماری  
 اپنی جگہ سے ہجرت کرتی ہے۔ اور سردی کے طرف غلطی کو رجوع کرتی ہے۔ اور قوت  
 عین تو وہیں رہے بیماری زور پاتی ہے۔ اور مریض کو پھر پھر نئی تکلیف پتی ہو۔ بلکہ  
 بعض اوقات توجہ کے بعد بھی وہ تکلیف باقی رہتی ہے۔ اسکا نام دروبابینی ہے۔  
 یہ دروبابینی صحت کی نشانی ہے۔ اور مریض کو کم و بیش ضرر ہوتا ہے۔ اور اگر  
 بیمار مٹی نظر رہتا ہے۔ اس روایت سے ہرگز نہ گہرا پایا ہے۔ اور مریض کو بھی  
 دیا جاتا ہے کہ اگر یہ درد ہو تو صحت کی امید کم ہوتے ہو۔ اگرچہ بعض بعض مریضوں  
 کو اسکے بغیر بھی شفا ہو جاتی ہے۔ مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور اس پر  
 بابینی کا کچھ ان بھی پڑتا ہے۔ یعنی پانچویں ساتویں دن زیادہ زور دیتا ہے۔ مگر یہ  
 دروبابینی دیر پانہین۔ تھوڑی دیر پڑتا ہے۔ اسکا روکنا خطرناک ہو علم نیست  
 میں اسکے پیدا ہونے کے امید رکھو۔ اور اگر اس میں شدت ہو تو وہ مہلک ہو گا اور وہ کو  
 اور یہ دروبابینی جسکو علاج تبدیل۔ اور تبدیلات بھی کہتے ہیں ایسا شدت کا بھی  
 نہیں ہوتا۔ کہ مریض سے جیسا نہ جاوے جب توجہ دینا پڑتی ہے تو اسکی  
 برداشت کرنیکی بھی قوت بخشی ہے۔ اور اگر شاید دروبابینی اس شدت نہ ہو جاوے  
 کہ مریض سے سہنالا نہ جاوے۔ اور اس صورت میں علاج بھی خوف کھاوے۔ اور اندیشہ  
 کری۔ تو یا تو علاج کو چھوڑ دیا جاوے۔ یا ترکیب کو بدل ڈالے اور دوسری صورت بخش  
 پاس کری۔ اگر یہ پاس بھی ہو افق نہ ہو۔ اور تکلیف درود زیادہ مٹی زیادہ ہوتا  
 جاوے تو جان لو کہ مرشد کا تو مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں ایسی  
 صورت میں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیے۔ مگر ایسا شدت دروبابینی اتفاق ہو کر تاکہ



# درمیتھ کے بارے میں

توجہ ہی بیمار بنی کی حالت اور استغداد و جنوبی نیتھ طامہ ہو  
 اکثر مریضوں کو توجہ دینا ہوتا ہے جیسے بیان ہی ہوتی ہے۔ یا پھر مریض کی استغداد ہو  
 ہے جیسا ہی درجہ تبدیل ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر تپ الی پر توجہ کیجاو جو اور اس کے  
 جن میں عرق آنا مفید ہو جو توجہ عرق آنا کرنا ہے اور جو تپاب کی ضرورت ہو  
 ہے تو کثرت ہو تپاب تانہ ہے اور بیمار کو بال لیجا تانہ ہے حکامیت ایک انا  
 طریقیہ تانہ ہے۔ نہ نہ کہ تپ ہو تپاب کا نام (جی فکرا تپ) ہے اس کے چھ پر  
 ہر ہر اسٹ اور ہرگز پر درمیتھ ہے وہ خود ایک سوانا طبیب کو شریک کر کر اسکا علاج  
 کریتے رہتے ہیں۔ اور مریض کو عرق بالکل نہ آتا تھا۔ ۵۴ دن برابر رہتے تھے۔ آخر وہ  
 ہر سٹ کے کھینچنے لگی۔ اور مجھے علاج کی ملتی ہوئی۔ نینو علاج شروع کیا۔  
 اور اوسو پڑھا کہ اس کے حق میں کوئی بات بہتر ہے۔ اور ہونے لگے فرمایا۔  
 کہ اگر اسکو عرق آجاوے تو میں یہ کہ تپ ٹوٹ جلاوے۔ نینو کہا خدا سی امید  
 رکھو۔ اور جو عرق آوے تو ہوشیار رہی کرو کہ سوکھ نہ جاوے۔ اور ہوا لگو  
 اور دو اکا دیا سو قوت کر دو۔ چنانچہ دوسرے تیسرے دن اسکو بدینہ ظاہر  
 ہوئی۔ اور جو بھی آیا پتھرین خوب عرق آیا۔ اور تپ ٹوٹ گیا اور دم جگ اوتھج  
 جاتا رہا۔ اور نو دن کے عرصہ میں تندرست ہو گیا۔ بہت شدت گرمی کے  
 علاج چھوٹ گیا۔ مگر عین دس بارہ دن تک درمیتھ کیا ہوا فی ہمتیہ پلا پلاتا  
 رہا۔ اس طرح جس مریض کے سدا میں خلل ہو جو۔ اور جلاب کا دینا مفید ہے  
 یا کوئی بیمار ہی ایسی ہو جو قند لینا۔ اور خون نکالو انا موثر ہے۔ تو درست آتا

میں۔ اور کسی کیسی راہ سے خون بھی نکل جاتا ہے جسکا بہت ایک نوجوان  
 لڑکے کے دونوں کانوں سے پیپ جاتی تھی۔ اور سر میں سے راتہ رات  
 آواز آیا کرتی تھی۔ اور پیپ پیاری۔ وقت شیر خوارگی سے شروع تھی۔  
 اور اس کے سماعت بھی جاتی رہی تھی۔ اور وہ ایسا تنگ ہستی تھی۔ کہ  
 دیواروں میں ٹکریں مارتی تھی۔ اور گھڑیوں پر دیا کرتے تھی۔ اس کے  
 والدین بہت کچھ علاج معالجہ کراچکے تھے۔ مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ لاجپات  
 علاج چھوڑ دیا۔ جس وقت التجا کی۔ بیو ترس کہا کہ علاج شروع کر دیا۔ اور اول  
 ایک دانا طبیعت پوچھا کہ کیا اگر ایسی پیپ رہی ہو اس کے حقیقین کیا  
 بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا ضد کہاوا می جاؤ۔ اور تفتیہ داغ کیا جاو  
 تو شاید مرض جاتا ہو۔ یا ترقی ہونے پاوے۔ اور حالانکہ بعد اور جلاب پھلی  
 کسی باز متواتر ہو چکی تھے۔ مین دن توجہ دی تھی کہ اس کے اونگوٹھی پر پوٹا  
 نکالا۔ جس میں پیپ بہری نہ ہوئی تھی۔ اور موٹی کی طرح چمکتا تھا۔ پھر کلائی اور پاؤں  
 اور بازوؤں پر پوٹے لٹکنے شروع ہوئی۔ مین سے پیپ اور اور جھٹاتا تھا  
 اور کسی جگہ بدن میں چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں نکلتی تھیں۔ اور بالوں کے جڑوں  
 میں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا۔ و انہوں میں سے۔ اور ناک سے اور پیپ  
 کے راہ سے خون بھٹا تھا۔ اور کانوں سے بھی پیپ کا ٹکنا زیادہ ہو گیا۔  
 اور ایسا بڑور ہوا کہ پوٹروں کے سب سے کٹھن ہو کر شباب پاخانہ کو نہ جالمتی  
 تھے۔ اور دست بھی شروع ہو گئی۔ تین چار یا پنج دست ہر روز مراد  
 آتے تھے۔ اور پاخانہ لیسرا ہوتا تھا۔ و توجہ سے جو دست آتے ہیں رقیق

اور پانی سے نہین ہوتی بلکہ نرم ہوتی ہیں لیکن اوٹین لیس بہت ہوتا ہے  
یا سچ چہرہ دین تو ہر روز تین چار لے لے تھو۔ اور ساتویں روز بہت زور ہوتا  
دست بھی اوندن بہت بات اٹھ آجاتے تھو۔ اور پھر دسے بھی زور دیتے  
خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا تھا۔ اور ہوک تو اول ہی کم ہو گئی تھی۔ جیہی  
صدی گذرے لگی تو اسکی قدر باگہر آنے لگی۔ اور لوگ بھی اونکو بھڑکانے لگے  
تو اونہوں نے چاہا کہ تو چہرہ کا دینا چھوڑ دو میں۔ مگر اونپر میری عظمت اور  
ہیبت بہت تھی۔ اور پھلنی سے اقرار کروالیا تھا کہ علاج چھوڑوانا۔ وہ  
دل میں چپکی ہو رہی ہے۔ اور علاج میرا جاری رہا۔ ایسی تھی سی ہو کر  
امید ہوئی۔ اور کامل یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ ضرور آرام ہو جاوے گا۔ کیونکہ  
میں تو حکیم سے پھلنی ہی دریافت کر لیا تھا۔ قصہ کو تہ سار ہی تین مہینہ علاج  
جاری رکھا۔ ان سے عرض نہین اوسکو بلاناغہ ۲۴ دست ہوا کے آئی۔ پھر  
اچھ ہو گئے۔ اور تندرستی بہ اور بحالی۔ اور قوت۔ اور بھوک۔ بڑھنے لگی  
سنو اپنی اپنی تیز اور قائم ہو گئی کہ میں گھڑی کو زمین پر رکھ کر دو چار روٹیاں  
کو بھلا کر پوچھتا تھا کہ دیکھو لو گھڑی کے آواز آتی ہے۔ سوائی اوس بیماری  
کے اور کسی کو نہ سائی دیتی تھی اور پھر اوسکا ایسا زورانی ہو گیا کہ پھلے کہی  
ایسا نہ تھا۔ اور دستوں سے کہ چہلے تو دست آوین تو بیمار کا اوٹھنا بیٹھا حال  
ہو جاوے۔ مگر اوسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنی کونے کی بیماری چار پانی کو کھا  
تھا اوٹھا لاتے تھو۔ دست بھی کم ہو گئی۔ میری دانشدہین اگر ایک مہینہ  
اور علاج کیا مانتا۔ تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری خود نکرتے۔

کر کے سب سے علاج ہو تو ف ہو گیا۔ اور پانچ چھ برس وہ تندرست رہو۔ بعد  
 اوسکی پھر کہی کہ کم اوسکی سر کے طرف زور ہو جاتا تھا۔ اور دم کو ہو تو پانی  
 آرام آتا تھا۔ یعنی سخت سخت بیماریوں میں قریب دو سو مریضوں کے علاج  
 کیا ہو گا۔ اور تاک بھی کیے جاتا ہوں۔ اور بعض مریضوں کا حال علیحدہ  
 کتاب میں لکھ رکھتا ہوں۔ اور بھتوں کا نہیں لکھتا۔ اور خفیف خفیف بیماریوں  
 کا نہیں لکھتا۔ اور بھول بھی جاتا ہوں۔ مناسب بلکہ انسب ہو تاکہ میں کل  
 بیماروں کا حال جگہ تجزیہ کر چکا ہوں اس کتاب میں لکھ دیتا اور تہہ آریقین  
 اور اعتقاد کو بڑھانا لکھ کتاب بہت طوالت پکڑ جاوے گی۔ اور جھکاو اور بکھنواؤ  
 کو تکلیف ہوگی۔ مگر تم سچ جانو۔ اور یقین رکھو کہ اس کتاب میں کوئی قصور  
 اور دروغ بات نہ لکھو گا۔ بلکہ اوتنا ہی لکھو گا جسکا میں شجرہ کر چکا ہوں  
 اور جسکا تم بھی تجربہ کر سکو۔ اور خوبی آزمالو۔ اور میرے طرح طرح کی بد  
 گمانیاں جیسی ارزاں اور کمینہ لوگوں کے عادت ہی ہرگز مت کرنا۔  
 میری نیت خالص اور صاف ہے میں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ خلق خدا  
 کو نفع پہنچی۔ اور میرا خاتمہ شجر ہو جاوے۔ اور میں اپنی دانست میں اس  
 کتاب کو ایسا قریب الفہم اور آسان کر دوں گا۔ کہ ہر شخص جو تھوڑا ہی علم اور  
 لیاقت اور سمجھ اور کہتا ہو گا سمجھ لے گا۔ اور آراہنہ ہو گا۔ اور اگر مقتضای  
 بشریت نہ ہو کچھ ایسے میں بھول جاؤں تو میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ  
 بعد چند بشر الطاقی جو روبرو بیان کروں گا میری زندگی میں کوئی شایق  
 میرے کتاب پہنچ جاوے اور اسکو خوبی سمجھنا چاہیو۔ تو سبقا سبقا پڑھو

وہی گناہ اور تجربہ ہی کہی اور گناہ اور تمام کمال عمل کر دے گا۔ یاد رکھو کہ شیخ اس  
 کتاب کو نیفاذ اور بحث نہیں لکھا ہے مجاہد کیا حاصل تھا جو صنعتیں ہیں ایسی  
 صفت اور ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کے امور مضمون سوربان زو خلا یوں ہوتا ہے اور جو  
 اور فریب کتاب میں درج کر جاتا جو قیامت تک ہزاروں لاکھوں خلق اللہ  
 کے نظر سے گذرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جنہیں بچوں کو پسلی کی بیماری ہوتی  
 ہے یا ہر دور تو کہی جاتی ہے۔ ایسی بیماریوں میں شے بھی ہوتی ہے۔ اور دست بھی  
 ہوتے ہیں۔ اور بغیر شے اور دست کے بھی شفا پاتے ہیں بعضی بیماریاں  
 میں جسے درد شکم ہوتا ہے۔ یہ میں ہوتا ہے خارج ہوتی ہے۔ بعض بیماریوں  
 میں پی پی۔ اور گرمی والے شکل آتے ہیں۔ پسند بہت آتا ہے۔ پشام آتا ہے  
 ناف میں درد ہوتا ہے۔ بیماریاں ہجاتی ہے۔ اور نیچی اور ترقی معلوم ہوتی ہے  
 زخم کا بنو اور اکثر تو جل جی جاتا ہے اور کبھی توڑا بہت بہ بھی جاتا ہے۔ پشام  
 میں خون آتا ہے۔ یا رنگ بارورہ بدل جاتا ہے جو جمک و طبیب دیکھ کر دیتا ہے۔  
 یہ سب تلک عجیب میں شروع ارشاد ہو بیان کرتا آیا ہوں۔ اور ایسی ایسی اور بہت  
 سارے چیزیں بیان نہیں ہو اور مرض میں تو جہ کی برکت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور  
 ان کو تبدیلیات اور مدارج تبدیل کہتے ہیں۔ یعنی مریض کے اصلی حالت ایک  
 حال سے دوسری حالت کی طرف بدلتی جاتی ہے۔ اور یہ تبدیلیات دو قسم کے  
 ہوتی ہیں۔ خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل تو وہ ہے جو صحت  
 کے امید دلاتی ہے۔ اور مریض کے مقیم میں چہی ہوتی ہے۔ جس سے سیکے  
 سر میں مزہ لکے سبب و ہو۔ اور نزلہ کلی کے راہ سے چہی بد کرتا ہو۔

محموس ہو۔ اور ناک و ریزش نہ ہو۔ اور توجہ نہ ہو سے ناک جاری ہو جاوے۔  
 اور ریزش نہ ہونے کے ساتھ ہی ہونے لگے یہ خوش تبدیل ہے۔ جان کو کھانک کے  
 رستہ نزل بہک آرام ہو جاوے گا۔ تبدیل اچھی اور مبارک ہے۔ اور اگر کھانک  
 نکلے ہو اور اس کے والی اور پھر ہوئی ہوئی کی طرح چکھو ہوئی ہون۔ اور  
 بین فہ توجہ و پیوستہ والی اور پیوستہ جاوین۔ تو سچو کہ یہ خراب تبدیل ہے  
 اور اس میں موت کا ڈر ہے۔ یہ کی طرح کل تبدیلیات کا خیال کر لو۔ اگر تہائی  
 علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اس کو اچھا سمجھو۔ اور یہ کہ بڑا ہو بلکہ اپنے یقین  
 کو بڑھاؤ۔ اور بیمار کو بھی تسلی دو۔ اور ایسی تبدیل کہ ہرگز ہرگز متروک نہ  
 ہو سکی روکنے واسطہ کوئی دوا دو۔ بلکہ یقین کر لو۔ کہ وہ بیشک تندرست ہو جاوے گا  
 اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو اللہ اس کا اندیشہ ہو اور سورت و واسطہ بھی مدد  
 نہ ہو چکا۔ اور طبیعت بھی شورہ لی ہو۔ اگرچہ اس کی صلاح بموجب عمل کر دے۔ یا  
 نہ کر دے۔ مگر توجہ دینے سے ہمت نہ مارو۔ اور اپنی یقین کو ڈالو ان ڈول نہ کرو۔  
 اگر توجہ دینے والوں کو طبابت میں بھی کچھ ملے ہو تو بہت ہی خوب اور نور  
 علی نوز ہے۔ کہ سبیل میں طببا کو بھی حجت دلاتا ہوں کہ ذرا اس کتاب کو طرف  
 بھی غور فرماوین۔ دیکھیں اور معلوم کریں کہ یہ کیسا مفید اور تندرک علم ہے۔ بیمار  
 سے بیمار کو صحت بھی بخشا ہے۔ اور بے باطنوں کی باطن کو بھی سوار تا ہو سکے۔ و  
 بیش اس مذاق کو بھی رست کرتا ہے۔

باب ۳۸  
 توجہ دینے کی طرح کا نقصان نہیں

میں بخوبی آئے مچکا ہوں کہ توجہ میں کیسے بڑھ جائے نقصان نہیں ہو چکا بلکہ فائدہ  
 ہو گیا ہے۔ دیکھنا اللہ نقصان جب پہنچتا ہے تو جیسے کبھی سخت بیماری میں  
 خود مبتلا ہو۔ اور ایسی حالت میں توجہ کرے یا توجہ دینے والا نا امید ہو جاوے  
 اور یقین کو توڑ ڈالے۔ یا موائے صحت کو اور کسی غرض نقصانی اور طبع کو  
 و تماشہ میں مبتلا ہو و یا بیماری جگہ سے ہل جاوے۔ اور بچے اور تروای الیٰ فی وقت  
 علاج جوڑ دیتی۔ یا برمی بہت اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے۔ اور کم فائدہ  
 اور وقت ہو چکا ہو۔ اور صحت میں ویرجہ لگتی ہو۔ جب شیخ بی پرواہی اور  
 اور کم اعتمادی ہو تو وقت بوقت بی دلی سے علاج کرے۔ یا اچھی طرح محنت نہ اٹھاوے  
 یا سخت بیمار ہو نہ میں دو تین چار منٹ کو توجہ دے۔ اکثر گریہ یا بالکل بغیر  
 سچول جاوے یا وہ غور اور تکرار و برزانی سے محض کے و لگو توڑ دے۔ اور توڑنا بھی  
 پسلی میں تنگو نہ کیا سمجھنا تاہون کہ الیٰ فی وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک  
 کر نہ والا۔ اور غمخوار نہیں جب اتنی ایسا اہم کام انتہا کیا ہو تو اپنی نیت کو دیکھو  
 اس کو انجام کو پہنچاؤ۔ اور خبردار نالایق کام ہرگز نہ کرو۔ والا تمہاری محنت  
 برباد۔ اور گنہ لازم پھر تم آخر کیا پاؤ گے۔ بلکہ اسکی جواب ہی تمہاری  
 ذمہ رہیگی۔ ہر سو مان بلا غم باشد و بس۔

ہدایت ۲۹

توجہ اولیٰ اللہ کا کام

سچ پوچھو توجہ دینا۔ اور بیمار کا سبب مرض کرنا خاص اولیٰ اللہ اور رضا  
 پرستوں کا کام ہے۔ سنیٹی نا اہل ہوں اسکو بیمار کیا۔ اور بزرگوں کے



سینو بتین قبر میں چلا گیا۔ اور دنیا سے ہمہ وصل کسم یا کسم ہو گیا۔ اور یہاں  
 فاش ظاہر کرنے کے لائق بھی نہ تھا۔ جیسا مینی اسکو واضح کر رکھا ہو۔ اور یہ  
 کام مینی اپنی نزدیک بیجا بھی نہیں کیا۔ اور اشارات فیہی ہی بہت تک تجارت  
 کر کر شروع کیا۔ اور کتاب میں لکھ کر ظاہر کیا ہے کیسا برا ہو تا جو یہ علم دنیا کے  
 مرٹ جاتا۔ یا عبارت دیگر یوں بیان کیا جاوی کہ ہر چیز کا تجھ دنیا میں نہ تھا  
 و قیامت تک قائم رکھا ہو۔ اگرچہ ہم لوگ اسکو پہل جانے مگر اور لوگوں کے فاش  
 لگتا۔ اور غیر مذہب والی۔ اور حکما۔ اور دہریہ۔ اور عاشق فاجر اسکو جتھا کر لیتے  
 بھیرا دھین کے نام سے شہر تھا پاتا۔ اور جہاں میں پھیل جاتا۔ اور وقت بیک وقت  
 اور بے حرمت اور بے حرکت ہو جاتا۔ اور ملحقوں کا نام مرٹ جاتا۔ اور غیر مذہب  
 والی و ہنوی نو آئین اسکا استعمال کرتے۔ بد نہایت نکالشی۔ خود کرتی۔ اور  
 دنیا کا حاصل لیتے اور طاقت کو گنوا تی۔ آخر کار پھر اسکو اوشو کہہ پڑتا۔ اور  
 وہ باتیں جو دین اور مذہب میں بکار آمد تھیں بالکل کہوٹی جاتی۔ اور اس علم  
 کو لوگ علم حکما اور فلاسفہ خیال کرتے۔ اونچی عزت اور حرمت بڑھاتے۔ اور  
 بڑا ایمان۔ اور تعریفیں کرتے۔ اور اولیا آقا پر مٹ لگاتے۔ اور اونکی عیب  
 اور لاعلمی اور فریب اور مکر ظاہر کرتے۔ اور اسکی اصل اصول سے غافل ہوتی۔  
 اور اپنے مذہب کو سبک سمجھتے۔ سوچتے۔ اسکو جو مینی ظاہر کر دیا چاہا کیا یا  
 فرض کیا کہ تہارے نزدیک بڑا ہی کلا۔ تو خیر میری میت تیرا سا ہے۔ اور  
 تہارے تہارے ساتھ۔ خدا تعالیٰ میرے میت کو سوار کرے۔ اور میری گناہ  
 بخشے اور اپنی کرم و فضل سے رحمت کرے۔ اور خاتمہ بخیر کر دیوے۔ اس علم



کے خیال سے تو فرماں کہ دیکھو یہ ایک اور بھی فائدہ ہوگا بہت زور دیش لو کہ ایسی دین  
 جو درہم سنل ہوئی ہیں۔ اپنا چرٹ بھی نہ مکنی خیرت سے شہرہ امی طریقت بنی ہوئی ہیں  
 ایسی ہی ہو کر رہے ہیں۔ اور مادہ کو عن کو تعلیم نہ تو وضع کروا تے ہیں  
 اور ان کا نفس قبل نہیں کرتا کہ کسی کی خدمت میں پہنچ کر کمال حاصل کریں  
 یا کچھ بوجھ ہیں۔ ایسی باتوں کی زیادہ تر مخرج رہتے ہیں۔ ایسی لوگوں سے  
 جب کہ کوئی غرض کر رہا ہے کہ نفسانہ درہم ان میں سے باہر افسر کا طریقہ کھانا  
 ہو اور نہ اور کچھ نہ ہو۔ سخت سخت بیمار یوں ہو کر لیتے ہیں کہ شفا بخش ہے  
 یہ بھی نہیں مانی کہ اگر فلاں شخص کا اپنی توجہ سے مکتب میں کہیں۔ اور وقت و محاول  
 بچو بی جانتا ہو کہ ہوس یہ بات بھول کر تو وہ ذوق کام کر رہے ہیں۔ یا تو کچھ پہانہ کر کر  
 گزارہ کر۔ جانتے ہیں۔ یا جو کچھ عام کتابوں میں لکھا ہوا ہو اور سکوڑا ہو کہ جو  
 ہیں۔ اور جیسا چاہیے وہی شفا حاصل نہیں کر سکتی۔ ایسی بات سوں کو غلط  
 ہو جاتی ہیں۔ اور بزرگوں پر طعنہ دیتے ہیں۔ اور جو بڑا بڑا ہے میں۔ ایسے شخص  
 جب اس کتاب کو دیکھیں گے اور میری طرف سے قدام اجازت پا دیں گے۔ گو نشانی  
 حدیں کہ ہر کو یہ طریقہ معلوم تھا مگر ہم کرتے نہ تھے۔ ایسا ہر میری کتاب سے سیکر کر  
 سبب مرض کا شوق کر لیں گے۔ اور شفا بخش ہو کر۔ ہوتے تھے تھوڑے جوت جاوینگے۔  
 اور سچی کہانی ہوگی۔  
 ارشاد سادات  
 استغراق۔ اور شکر۔ اور انہماک و اطمینان  
 میں کتاب میں غصہ کر چکا ہوں کہ استغراق۔ اور شکر۔ اور انہماک و اطمینان  
 علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سوا اول میں استغراق کا بیان ہے کہ

۱۰۷

# ہدایت نامہ

## استغراق کے بیان میں

جب شدہ مرض کے اندر پناہ نکال کر دیا جاتا ہے۔ اور اسکی دونوں طرف سے پکڑ لیتا ہے۔  
 اور نرم نرم دباتا ہے۔ اور مرض میں طبیعت کو ڈھیلے چھو کر علاج کے ساتھ اپنی  
 سیال کو جاتا ہے۔ اور بعض ایسی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہے۔ یا  
 دونوں کی مناسبت لگاتی ہے۔ یا بعض بیماری کی خصوصیت ہوتی ہے۔  
 تو دو چار ہی منہ میں۔ یا دو چاروں کے بعد مرض کو آرام سے معلوم ہوتا ہے۔  
 اور اسکی آئینہ میں بدھونے لگتی ہے۔ شمار ہوتا ہے۔ اور انہیں کہو اپنی کو دل  
 نہیں چاہتا۔ یہاں تک کہ انکو بچا کہو لٹا دھوا رہتا ہے۔ نیند کہو نہ لگتی ہے  
 اور ظاہر میں طبیعت کنارہ پکڑتی ہے۔ اور باطن کے طرف کبھی جاتی ہے جو اس  
 خستہ بیرونی نسبت ہوتی جاتی ہیں۔ اور اندر کے پانچوں خواص ترستے  
 اور تیزی پکڑتے ہیں۔ اندر کا ہوش زیادہ۔ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہے۔  
 اور اس حالت میں باہر کی طرف آنیکو بالکل دل نہیں چاہتا۔ اور اسے تکلف باطن  
 کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ مرض میں ہر پر وہ سا پڑتا جاتا ہے۔ اگر کچھ کہہ سکا ہو یا کوئی  
 سچ سے بات کرے تو سنتا۔ اور کہتا ہے۔ مگر اس طرح کہ جسے کہہ سکا ہو یا  
 بروہے چھپی ہو آواز آتی ہے۔ اور اسے مختلف طبائع اور مناسبت طرفین میں  
 کچھ کم و بیش بھی ہوتی ہے۔ اور بعض اقسام اور علامات بھی اقسام نام کی مرض میں  
 ظہور کرتے ہیں جنکا بیان طوالت لکھتا ہے۔ اس حالت کا نام فقر کی اصطلاح میں  
 استغراق ہے۔ اور جب یہ حالت گذری اور اسکو مستغرق بولتی ہیں۔ جب ترقی ملے

یا دیر میں اول چار دن یا دس میں روز کے بعد یہ حالت ترقی پکڑتی ہے۔  
تو بعض بالکل غافل ہو کر آرام سے سو جاتا ہے۔

درست است

## بکری کے بیان میں

جب بعض بالکل غافل ہو کر سو جاتا ہے تو اسی بالکل ظاہر اور باطن کے خبر نہیں  
ہوتی۔ اور بعض بعض مرتبہ صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہے۔ اور بعض بعض  
علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جو دیکھنے اور تجربہ کر کے تسلیم کرتے ہیں۔ اس  
صورت میں عموماً مرتبہ کے سارے جسم اور خصوصاً اس کے سر میں مڑھ کا نور  
زیادہ جمع ہوتا ہے۔ اگر مرتبہ پر یہ حالت خفیف درجہ کی ہے۔ یا اول اول  
پیدا ہوئی ہے۔ یا وہ سبکی طبیعت اس نئی حالت کے عادی نہیں ہوئی۔ تو چکار  
بدرہائے قبلانے اور شور و غل مچانے سے جاگ جاتا ہے۔ اور انکھیں کھول دیتا  
اگر جاگ جاوے۔ تو جان لو کہ ابھی اس حالت بنے اوپر پہنچی طرح غلبہ نہیں کیا اور  
کامل غل نہیں ہوا۔ مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار ہو کہ اگر اول اول ایسی حالت  
کسی پر شروع ہو تو خاموش طور سے توجہ دیتے رہو۔ اور غل شور بالکل بخونی دو  
اور بیخ بھی مارو۔ اور چپکی چپکی سنب کا دم کیو۔ اور کرختی سو اسی ہرگز نہ جگا  
اگر اول اول اس کو کرختی سے جگا دو گی۔ تو گویا تم اس کی نہایت دشمنی کرو گے۔  
اور یہ حالت دوبارہ اس کو پیدا نہو گی۔ یا مشکل سے ہو گی۔ یا کمرے درجہ ایک  
دو دن محنت کرنی پڑیگی۔ جب یہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں۔ یا اول  
ہی روز ترقی پکڑیگی تو یہ صورت ہو گی کہ اگر اس کے بدن میں سختی پکڑیگی

یا کوئی اعضا کاٹ لیا جاوے تو کیا کسی فعلِ شکر کیا جاوے یا وہ کسی پاس لٹا دے  
 بچا یا جاوے۔ تو وہ بالکل نفعِ جاگیر کا نہ اور نہ ہر شیار ہو گا۔ نہ آنکھ نہ لپکا۔  
 اور نہ کچھ خبر رکھتا۔ ایسی حالت کو اصطلاحِ صوفیہ میں شکر کہتے ہیں۔

باب ۳۴

### انہماط کے بیان میں

انہماط کا حال معلوم کرو۔ جب زمین کو شکر کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو  
 زمین ترقی اور تک پہنچاتا ہے۔ تو اس کی جو اس غمخوار ہری بالکل بیکار اور خالی  
 غمخوار تیز اور ہوشیار ہوتی ہیں۔ عقلِ معاد اس کے طیران پر ہوتی جاتی ہے  
 اور اس کو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور عقلِ معاش کی پیرائی باقی  
 اسی ہی وہ و بیوی امور کے انتظام میں اس وقت ہر روز زیادہ عقل نہیں رکھتا۔ اور  
 سادہ لوح بنتا جاتا ہے۔ چنانچہ یہی خواب میں بھی ہمارے عقلِ معاش کا حال  
 کم و بیش ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ اور بہت بیداری کے سچ و راست کی تکلیف  
 اور لذت زیادہ اٹھاتا ہے۔ مستغرقِ شوق و جاگنی لگتا ہے۔ تو اس کا ارادہ نہیں  
 جانیکا ہوتا ہے۔ اور اس وقت جاگ پڑتا ہے۔ اس طرح یہی خواب میں بھی  
 ہوا کرتا ہے۔ وقت کہیں جانیکا ارادہ ہوتا ہے۔ تو فوراً اس ارادہ کی جاگ جاتا ہے  
 یہ طرح یہی خواب میں غلبہ کے وقت ہوا ہوا اٹھتا ہے۔ اس طرح استغراقی  
 خواب نہیں ہے۔ روح کہ ہوا زمین طیران ہوتا ہے۔ اور مستغرق کا دل غمخوار  
 رہتا ہے اور بہت لذت پاتا ہے۔ اور اس وقت اس کو چہرہ کا رنگ ہلکا بھی  
 علیحدہ ہوتا ہے۔ بظاہر نشا منی اور خوشحال نظر آتا ہے۔ اگرچہ اس کی آنکھیں

بند ہوئی تھیں۔ مگر اس کے چہرہ پر ایسا عیاں ہے جو تابستے ہوئے ہر شخص جاگتا ہے۔ اور  
 کہ کوئی غریب و نادانی نہ اور پوشیدہ رہتی ہو دیکھ لے گا ہے۔ اگر اس وقت دوسرے سے  
 کچھ سوال کیا جاوے تو یہ کچھ پوچھا جائے تو جواب دے گا۔ اور بولے گا اپنی اپنی  
 عورت پر ہنسی کا اور خوش ہو گا۔ بروہی گا۔ ہاتھ پاؤں ہلکے گا اگر کہہ لے تو چلے  
 پھر بچا ہے۔ اور بچہ ہی ہے۔ اور یہ کام میدار لے گا کہ جس طرح کرے گا۔ مگر اس کی ہنسی  
 بند ہوگی۔ اور متعاری نہوائے تو اس کے ہاتھ بند ہوگا۔ نہ کہ یہ کہہ لے کہ یہ بند ہوگا  
 مگر ان اوس عورت میں کہ تم دوسرے شخص کا ہاتھ یا کپڑا دوسرے ہاتھ میں پکڑو  
 اور کہو گی کہ اس سے بات کر دو۔ اور دیکھو یہ کون ہے۔ اس وقت اوس سے بھی  
 بولے گی لیکن جس حالت انبساط میں ہے باہر آتا ہے۔ اور اپنی اصلی حالت  
 میدار لے لے رہا ہو تو اس کو بالکل یاد نہیں رہتا کہ اپنی کیا کیا بات کی۔ اور کہا  
 ہوا کیا کیا۔ اور وہ اپنا کیا کیا کام کج کیا۔ بے صرف اٹھا جاتا ہے کہ میں  
 بخیر ہوا ہوا ہوا۔ اب جاگتا ہوں۔ اور بعضوں کو خوش و خوش۔ یا مرشد کو فریاد  
 تہوڑا بہت یا د بھی آتا ہے۔ یا یاد رہتا ہو تو مرشد کی حکیم موجب ہو لیا ہے  
 جب مریض پر ایسی حالت وارد ہو جاوے۔ تو اس کو حالت انبساط کہتی ہیں۔  
 و حقیقت یہ تینوں حالتیں جدا جدا ہیں۔ یہ تینوں استغراق ہی میں داخل  
 ہیں۔ مگر سمجھانے۔ اور پتہ دینی واسطے استغراق کو ابتدا کو استغراق۔ اور استغراق  
 کی اوسط کو سکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں۔ سو ان تینوں علیحدہ علیحدہ ہیں

تینوں حالتوں کا مجمل بیان

ان تینوں حالتوں کے تعریف اگر تفصیل کے ساتھ جانے تو ایک فتر ہو جاوے گا۔ اور سچ  
 تو یہ ہے کہ اس کی صفت انسان کی عقل و ادراک سے باہر ہے۔ یہ وہ چیز ہے  
 جس کو نبی خدا کو حاصل کر سکتا ہو۔ یہ وہ دولت عظمیٰ ہے جس سے عقبا کا سکنا  
 ہو۔ خدا پرستی کے بنیاد قائم کر سکتا ہے۔ اور اولیاء اللہ بنا دیتا ہو۔ مہر کی کیا  
 مجال جو اس کی خوبیاں بیان کروں۔ اور مجا کو کیا وقت ہے جو ایک شہر ہی لکھ  
 سکوں۔ اونی پوچھو جنکو سید بن بہرہ دولت جو شہنشاہ ہے۔ اور اونچی قدروں  
 پر جان مال شمار کرو جنکو یہ دولت ملی ہے۔ جنکو نام لیتی شہریم ملی جو بہت  
 انبیاء این عیش و عشرت ساختن۔ صد ہزار ان جان پیاد باخشن۔ اول تو  
 میں ارکا و قوف نہیں کہتا۔ دو ستر و تار ہوں کہ اگر کچھ تھوڑا بہت بیان بھی  
 کروں تو ایسا نہ کہ تم میری تماشائی میں لگاؤ۔ اور دین کو گتوان دو۔ اور بیجا  
 میرے لئے تدرستی کو التواہین ڈالو خود بھی وبال میں پڑو۔ اور مجا کو بھی  
 ڈالو تو میرے لئے تو دیکھی بہرہ و گند لازم۔ والا نقشہ ہو گا۔ مگر لاجا نہ ہوں  
 کہ بعض بعض باتیں جو اس علاج میں کار آمد ہیں۔ اور پھر سمجھاؤ کہ اپنی طرح علاج  
 نہیں ہو سکتا۔ اونچی سمجھاؤ بغیر چارہ نہیں۔ اسلیئے جو جو اس علاج میں  
 کار آمد ہیں نقد ضرورت بیان کر دوں گا۔

بذات ۳۴  
 حالت شہر اوراق اور سکر اور اسطاط میں عمل و اراد کا بیان  
 تم خود ان تینوں حالتوں کو پیدا کرنا ارادہ کرو۔ اور جو پیدا ہونی لگیں  
 اور مرض کی طبیعت میں قابلیت ہو۔ اور او میں اسکی علامتیں ظاہر ہونی



معلوم ہو رہی ہے تو البتہ تم اس کو شرعی ذوق اور حب ترقی ہو تو اپنا فائدہ اور مطلب  
 اس سے بچاؤ نہ کرنا کہ بخفا کسی علاج نہیں ملے گا۔ پہلی مثالوں میں کہ لو کہ یہ تینوں باتیں  
 ہر ایک مریض پر وارد ہوتی ہیں۔ بعضوں پر تو ان تین باتوں کا بالکل  
 ظہور نہیں ہوتا۔ بلکہ بعضوں کو استغراق ہوتا ہے۔ اور سب کو اذیت نہیں  
 ہوتا۔ بعضوں کو استغراق اور سب کو جاتا ہے۔ مگر حالت انبساط میں نہیں  
 پہنچتا۔ بعضوں پر یہ تین حالتیں گزر جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ حالتیں مریض  
 کو شفا میں بہت قریب لے کر آتی ہیں۔ مگر تندرستی کا ہونا ان تینوں حالتوں پر  
 منحصر ہے۔ بہت مریض ایسے ہوتے ہیں کہ اوپر ان حالتوں کا بالکل ظہور  
 نہیں ہوتا اور تندرست ہو جاتے ہیں۔ البتہ استغراق اور سب کو مریض کو  
 تندرستی لایا جاتا ہے۔ اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اوسکی لے شفا  
 میں جاتا ہے۔ اور مریض کو ڈنڈو ڈنڈو کرنا کہ خارج کرنا ہے۔ مگر اسکو پیدا ہونے  
 سے نا امید نہ ہو۔ اور یہ کہہو کہ خواب تو پیدا نہیں ہوا۔ شفا کیونکر ہو جائے  
 بلکہ اکثر اوقات یہ نور جب مریض میں داخل ہوتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ صحت  
 بخش دیتا ہے۔ اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا۔ جب تم مریض کو  
 توجہ دینی شروع کر کے اور اوسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کی طرف  
 راغب ہوگی۔ اور اوس میں اوسکی استعداد اور لیاقت خوش باریگی۔ تو بیشک  
 ان حالتوں کا ظہور ہوگا جب تم معلوم کر لو کہ بیمار کو انچھین بندھو گین ساؤ  
 وہ اب غافل ہو کر سو گیا۔ تو تھوڑی دیر اوسکو ہلکتا دو۔ کہ وہ اپنی آواز کو  
 اس ہی حالت میں مضبوط اور عادی کر لے۔ اور اپنی تصور بات کو ترست

دو لکھویں۔ اور کسی ایسی حالت میں رہنا مفید نہ سمجھتا ہوں۔ ہر قسم کے جسم اور  
سے کہہ سکتا ہوں کہ ایسا سوال کر جو یہ کسی بیمار کی مستحسن ہو۔ مثلاً اگر  
پوچھ لیا تم سوئی ہو۔ میری ٹوہہ میں تمہارا دل خوش ہو یا نہیں۔ میری ٹوہہ سے  
تمہاری بیماری جاتی رہے گی۔ میں کتنی دیر تک تو یہ دون۔ اور تمہاری  
خیال میں کوئی ترکیب ہو تو یہ دنیا بہتر ہے۔ جو تکیہ محبت بخشنے سے تم سو جو کہ  
تمہاری بیماری۔ کوئی اعضا زمین ہے۔ اور بیماری کا سبب کیا ہے۔  
اور اس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کروں گا۔ ایسی ہی سوال اور جواب  
کر دو جب تم اس سے سوال کرو گے تو تین صورتوں میں سے ایک صورت  
ظاہر ہوگی۔ یا تو تمہارے سوال سے وہ جاگ پڑے گا۔ اور انکسین کہو لگا ہوگا۔  
یا بالکل چپ ہو جائے گا۔ اور جواب دے سکیگا۔ اور نہ انکسین کہو لگا یا حالت  
خواب میں تمہاری سوال کا جواب دے گا۔ اور انکسین کہو لگا۔ اور نہ جواب دے گا۔  
حالت اسباب سے اپنی پہلی حالت میں آوے گا۔ اور پاک پڑے گا۔ تو تمہارا دل  
اور ناپا جواب اور جو کچھ حالت خواب میں کہنا ہو گا۔ بالکل یاد ہو گا۔ پہلی  
صورت میں تو تم جان لو کہ اسکو کمال استغراق نہیں ہوا۔ نہ تو تم اسکو  
افسوس کرو۔ اور نہ اسکو پیدا کرنے واسطہ کوئی سبب ہو۔ بلکہ آخر  
کمال میں اسکو کوئی باق کر دے۔ اور اپنی ٹوہہ کی ترکیب اور وقت میں اسکو پورا  
کر دے۔ دوسری صورت میں جب تم دیکھو کہ نہ تو وہ جواب دیتا ہو۔ اور نہ وہ  
سے بولتا ہو۔ اور نہ انکسین کہو لگا ہے۔ تو تم دو چار منٹ اور نہ پیرا  
رک کر چہرے کے آگے تکیہ بنو۔ می یاس کر کر اس حالت کو ترقی دے۔ اور زیادہ



کلام اس کے لئے ہلکا ہے نہ بات کرو۔ اور کہو کہ سہرے یا گردن۔ یا اوٹھ کر  
 اتار دے جو بات ہے۔ ورنہ اور اس کو ہرگز نہ کہنا و نہین۔ بلکہ حسن حالت میں خوش  
 ہو رہے ہو۔ مگر امیدہ کو شہ تی ہو نیکی امید رکھو۔ اور اپنی توجہ کو پورا کرو۔ امید  
 کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی شخص کو کارل استغراق ہو جاوے گا۔ جو اثر صرف  
 ایک دفعہ ہو جاوے گا۔ تو پھر جاتا نہین۔ اور روز بروز ترقی پاتا ہوا۔ دن  
 بدن زیادہ ہوتا ہے۔ اور بغیر کسی خاص سبب کی تفرق نہین پاتا۔ یہ سبب کہ جو  
 اس کتاب میں درج کیا گیا ہو۔ یعنی سچس بریں بکا میرا تجربہ کیا ہوا۔ اور انیا  
 ہوا۔ یہ سبب ضرورت میں جب ہوتا ہو ابتدا انکھون و تہارے سوال کا جواب  
 اور جب جاگی تو اصلی حالت میں سب کچھ چول جاوے۔ اب ہم جان لو کہ  
 اس کو کامل استغراق ہو۔ اور ہر گز ہوا۔ اور وہ حالت ایسا طبع میں پہنچ گیا۔  
 اور یہ ایک دفعہ اس حالت میں پہنچ گیا تو ہمیشہ پھر اس حالت میں پہنچ جاوے  
 اور روز بروز ترقی کرے گا۔ یہ حالت میں تم ایسی ایسی در اندیشیاں کرو۔ اس کو  
 مہلت دو کہ انہی تصورات کو سخت کر کے ادھار میں نہی حالت کو مضبوط کر دو  
 مختصر بات نرمی اور استہکی ہو کرو۔ جب سوال کرو تو جلد جواب نہا کرو  
 بلکہ اس کو جواب سوچو اور سہرے ذوق کو ہوا لون کو در بیان قند و جب وہ  
 دیکھے تو ہر جاوے۔ اور اس کو تہکاؤ۔ اور گہرے اوٹھیں۔ طرح طرح کے سوال سے  
 اس کا خیال نہ بٹاؤ۔ یہ سختی اور نرمی سوال نہ کرو۔ چہرہ میں نہ مارو۔ اگر وہ سختی  
 سلمی طرف مٹی لگی تو رک دو۔ اور چہرے کی طرح نہ کرنا۔ اور نہ خود  
 کوئی تا شاید خیال میں لاوے۔ اور ہر گز اس کو نہ جاوے۔ نہ دیکھ کر

میں مشغول ہوؤ۔ سو ایک نیت اور علاج کو اور کوئی نیت نہ کرے۔ اول  
 اول وہ بڑی تامل کے بعد وہی ہوسنی زبان سے مختصر جواب دے گا۔ بلکہ ایسا جواب دے گا  
 کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا۔ لیکن ہر مستغرق کی استعداد اور ہذا اور مختلف  
 ہوتی ہے۔ مگر آخر رفتہ رفتہ جو لگتے۔ اور رکاوٹ اور قلعہ اور کم فہمی مستغرق  
 میں ہوتی ہے۔ نہ رفع ہوتے جاتی ہے۔ اور چون کہ یہ حالت استغراق تہرقی  
 ہوتے ہے۔ مستغرق راستگو۔ ضاوق الوعدہ۔ خوش گفتار۔ نیک کردار۔ شیخ  
 کا فرمانبردار۔ صالح اور پرہیزگار۔ صاحب شرم و حیا۔ بات کا پورا۔ توان  
 کا بیکار ہوتا جاتا ہے۔ اور ناشائستگی۔ اور بد اخلاقی چھوڑ دینا۔ اپنی شہرت  
 بیوفائی۔ بد معاملگی۔ بد نظری۔ شہوت پرستی و فساد و فریب و غیر باتوں  
 سے نفرت کرے۔ اور کوسوں پہاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نا لائق بات کا حکم  
 شیخ بزرگوار بھی اسی دیتا ہے۔ یا کسی اچھی بات سے روکتا ہے۔ تو ہرگز اسی  
 مشغول نہیں کرتا۔ بلکہ جواب بھی نہیں دیتا۔ اور بڑا جانتا ہے۔ مستغرق مشغول  
 دیان کا جوہر مذہب میں اچھو اور پیر ہو میں۔ ایک چشمہ بن جاتا ہے۔ مستغرق  
 ہلائیوں سے رغبت رکھتا ہے۔ اور عقیدہ برائیوں سے نفرت پکڑتا ہے۔ اور بہاگت  
 ہے۔ بہا ایمان۔ اور خوبیاں اوسکی تہ دل سے بے عجب و ریائیں تعصب اور  
 تجربہ کے خلوص نیت۔ اور صفائی طہنت سے جوش ارتعاش جہان کو  
 سب اور شاداب کیا جاتا ہے۔ غافلون پر افسوس کرتا ہے۔ اور  
 ان سب باتوں کا اثر بعد بداری بھی دیکھیں کم و بیش قائم رہتا ہے۔ سب  
 مستغرق کو ایسا نا لائق حکم نہ دیا جاوے۔ نہ اوسکی رو برو کوئی نا لائق

حکم کیا جاوے نہ پریا خیالِ طہیں لایا جاوے کیونکہ وہ تہاری اندر فانی خیال  
 کو جو تہا پر جو زمین نہیں ممکن ہیں آسمانی سے پڑ گیا کرتے مستغرق کر دانی  
 صفت یہ ہو کر شیخ کا فوانہ بچان و دل سجا لایا ہو۔ اگر مرشد مستغرق اوٹنی ہی  
 حکم دے تو کہ تم اتنی دیر تک سونا۔ بعدہ خود جاگ بھانا تو مستغرق اوٹنی ہی  
 بعد جاگ اوٹنی کا یہاں تک کہ پاؤں تک کافرق نہ ہوتے دیگا۔ شیخ  
 کی تیرک کا نام خواہ سکھ و لکی تاثیر سے نکلتی ہیں۔ مریض کے حافظ اور دیر کہ  
 پورا پورا اثر کرتے ہیں۔ اور وہ اسکو سجا لائے ہیں مجبور ہوتا ہے اور  
 اسکا بالکل ختم کیا نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اگر شیخ فرماوے تو بول نہ سکو گی یا  
 کھڑو نہ ہو سکے۔ یا اسے ماتہ نہ اوٹھایا جاوے گا۔ یا فلانی بات بھول جاوے  
 گے۔ یا پاور کہو گی۔ یا بے اختیار ہنسی۔ اور رو لگو۔ یا تھو نہایت گرمی یا  
 بہرہ معلوم ہوگی۔ تو اوٹھیر حال طاری ہو جاوے گا جس امر کا وہ امور ہوا ہو  
 جو وعدہ کر گیا پورا کر گیا ہو یا نہ کر گیا ہو وفا فریب مکر سو نفرت  
 کر گیا۔ نیک کاموں کی طرف راغب نہ ہو گا۔ ایسی ایسی بہت معاملوں کا  
 ظہور ہو گا۔ اس نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہے جاتی رہے گی۔ اور اگر  
 مرشد اس سے کوئی بات دریافت کر گیا اور اسکو معلوم ہوگی تو وہ صاف  
 کہے گا کہ مجھ کو نہیں معلوم یا جانتا ہوں بلکہ یقیناً نہیں کہہ سکتا۔ خدا جانتے  
 یہ بات ہو یا نہ ہو۔ اگر مرشد اونی حالت استغراق میں حکم دیگا کہ تم فلانی  
 غذا سو پر پزیر کرنا۔ اور اتنی دن تک کھانا تو اوٹنی ہی دن تک نہ غذا  
 بالکل نہ کھاوے گا۔ اور باضلی حالت میں اگر یہ یہ بات اسکو یاد ہوگا یا

اثر اور ظہور ضرور ہوگا۔ اگر مرشد فرماوے کہ حقہ نہ پینا۔ اور کھی نہ کھانا۔ فلاںے  
 جگہ نہ جانا۔ اور فلاںے دوا کھا لینا۔ اور فصد کھلاو لینا۔ اور سچو گوشت اپنا  
 غرض جو کچھ حکم دے۔ یا حسن چیز۔ اور جس کام سے منع کریں۔ اگرچہ بعد بیداری  
 اصلی حالت میں اوسکو یاد نہ ہو۔ مگر ضرور مان لیگا۔ اور اوسی طرح کریں گا  
 یا یاد رہے گا۔ اور اوس سے نفرت کھائے گا۔ اور اس امر دشمنی کا بلا تکلف بجالانا  
 اوسو واجب ہوگا۔ اس حالت میں اوسکی نظر بڑی ملنڈ ہوگی۔ اور بصیرت باطنی  
 جو اس جسم ظاہری پر کیا اور جو اس جسم باطنی پر کیا اور ہوشیار اور ایسی طمان  
 پر ہوگی کہ جہر اپنی خیال کر رہے ہو۔ کر گیا۔ بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھ لیگا  
 اگرچہ وہ چشمہ کتنی ہی دور ہو۔ اگر اپنی مرض اور بیماری طرف غور کرے گا تو اس  
 سبب اور باعث اور ہر رنگ اور پٹے کے عیب صواب اور بگاڑ کو بخوبی پہچان  
 لیگا اگر اوسکو علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کرے گا تو سب کچھ بتاویگا۔ اور  
 غلطی کم کھائے گا۔ اگرچہ خطا سے محفوظ نہ ہوگا مگر مطلق غلطی سے بچے گا۔ اور نہ  
 ممکن ہوگا سچ میں بیان کرے گا۔ اپنی بیماری۔ اور علاج۔ اور بہتر یا بد  
 اور سچی شے دیکھے گا۔ اور جو اوسکی ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف کہہ گا  
 میں نہیں جانتا۔ یا اتنا جانتا ہوں نہ یا وہ نہیں بیان سکتا۔ اس بات کو  
 میں یقین نہ کرتا ہوں کہ ضرور ہوگی۔ اور بات میں میرا یہ گمان ہو خدا جا  
 ہو یا نہ ہو میں سچے طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ ان سب باتوں میں  
 کچھ شبہ بھی ہے۔ مگر مستشرق کا عموماً ایسا حال ہو اگر تاسی۔ کسی  
 کسی زمانہ گذشتہ کا بھی حال بیان کرے گا۔ اور کسی کسی استقبال سے

خبر دیکھا نہ کر سکو خیال ہے کہ سواری اوسکی پیاری یا اوسکی علیٰ معالجہ کو اوسکا  
خیال کہنی اور بات کی طرف ہرگز نہ پھلاؤ نہ اوس سو کوئی اور بات ہو۔ اور  
جو وہ خود بخود کہیں نہ ہو نہ نزدیک کسی غیر بات کی بیان کر سکتے لگی۔ تو اوسکو  
کہہ کر اور جانتا کہ ممکن ہو اوسنی اوسکی پیاری کی طرف مشغول رکھو۔ اور بھی  
ذکر نہ کر کہتے رہو۔ اور جب بعض حالت امیضا میں پہنچ جاوے تو پاس کرنا  
موقوف کرو۔ مگر اوسکے طرف رجوع رکھو۔ اور نگران رہو۔ اگر تم کو بعض سے  
کوئی ضروری بات ہو وہ کی دریافت کرنی ہو چکا تھا مگر نہ لالین ہو۔ تو یہی  
اوسکے اندر ضرورت دیکھ لو جب دریافت کرو۔ اور اوس راز کو نہایت احتیاط  
داری سے اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اور تا دم مرگ کسی ہر ظاہر نہ کرو۔ اور  
مریض مستغرق کو اوسکے بھول جانیکا حکم دنا کہ بیداری یاد کر کہ شرف  
ہو۔ اور طرح طرح کی پوچھ میں نہ پڑ جاوے۔ اور مستغرق پر حالت مستغرق  
کے بابتیں جو کہی سنی ہوں اوسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر نہ کرو  
یہ نقصان کی بات ہو۔ اگرچہ تمہاری اولیٰ بات اور ارادہ۔ اور امر و نهي  
جو اپنے دل میں تم پر مبرکتی ہو۔ مستغرق نہیں کہو معلوم کر لیتا ہے۔ مگر تھوڑا سا  
ہو کہ جو کچھ کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کر کر اوسکو سمجھاؤ۔ اور بشرط ضرورت  
ولکھا ارادہ بھی بغیر الفاظ اور تقریر نہ بانی کام دیکھا۔ جب مستغرق استغراق  
خواب اصلی حالت بیداری میں آجاوے۔ تو بالکل استغراق خواب اوس  
زایل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بیداری میں بھی تھوڑی بہت تاثیر باقی ہوئی ہو۔ یہ  
اکالیت کی بات کیونکہ ہر اوسکو ہر وقت استغراق کی عادت پڑ جاوے گی تو ہر

ہی ایک نئی بیماری پھرتی رہتا ہے کہ اس کو بالکل اس سے نوری ہو جائے کہ وہ

### ہدایت ۳۵

#### مستغرق ہو سوان جو ابکا طریقہ

جب تم دیکھو کہ ہمارے سوان کا جواب ہر نصیحت کو یا تو اول سوال شکوہ دوسرے  
اور تیسرے سوالوں کے رہنمائی کرے گا۔ اور پھر ہر روز ہر جواب سوال ہو گا اور  
ہر روز ترقی کرتا جاوے گا۔ تم اول اول اس سے ایسی ہی سوال کرو۔ تمہارا دل  
خوش ہے۔ اگر وہ بھی مان تو اس سے کہو جب جاگوں گے جب بھی دو سو  
توجہ کی وقت تک خوش رہنا۔ اگر وہ بھی اچھا تو دوسرے دن تک خوش رہو  
رہے گا۔ اس سے کہو اب جب میں پتھر توجہ کروں تو اتنی منٹ میں مستغرق  
ہو جاؤں گا۔ وہ زیادہ دیر نہ لگایا کرو۔ اور یہ کہ وہ خدا تعالیٰ شکوہ شفا بخشے گا۔  
شکایت لایا کرو۔ ہر وقت خوش و خرم رہا کرو۔ فلاں غذا چوتھائی کر لیو  
مستغرق ہو اس سے کہو میں نے وعدہ کر دیا کہ تو جو میں بیٹھنا ناخوش کروں گا  
اس توجہ میں تم اتنی دیر تک سونا نہ بچدہ جاگ جانا۔ فلاں بات جو میں نے کہی  
حالت استغراق میں کہی ہے اپنی اصلی حالت میں یاد رکھنا یہ سوان جانا۔ عرض  
ہو جو بات اس کے حق میں مفید ہو اس کا حکم کرو۔ اور جو بات مضر ہو اس سے منع  
کر دو۔ اور اقرار اور وعدہ کر لو۔ انشاء اللہ وہ اپنی وعدہ کو وفا کرے گا۔ اور اپنی  
حالت میں تمہارا امر و نہی بجالا دے گا۔ جب دیکھو کہ ہماری حکم پر عمل کرتا ہے  
اور کبھی نہ کرتا ہے۔ اس سے کہو اب تو اب اس سے کہو جو کہ تم جانو کہ تم کو  
کہا گیا ہے کہ یہ ہو۔ اور کہ یہ ہو۔ اور کہ یہ ہو۔ اگر وہ بھی میں نہیں جانتا

۳۵

تو اوس کو بچھڑ کر دے۔ اور دھونڈو۔ اگر وہ پہلا دھوکہ میرے فلانی اعضا میں  
 فلانا مقصود ہے اور فلانی سے تکیہ ہے تو دباؤ میں سو پونچھو کہ اسکا علاج کیا  
 ایسا علاج تیار ہو جو بین توجہ سے کر سکوں۔ اور کس ترکیب سے توجہ دون  
 جو وہ مریض دور ہو جاوے۔ اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اوس سے تکراراً  
 دریافت کر لو کہ اس ترکیب سے جو توجہ کرو گا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا  
 توجہ کا مل یقین ہے یا گمان ہے کہ توجہ ہو۔ اگر وہ کہے کہ مجھ کو کامل یقین ہے کہ اگر  
 یہ ترکیب سے توجہ دوں گے تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا۔ تو اب تم اوس ترکیب  
 کو اوس سے اپنی طرح دریافت کر لو۔ اور یہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات  
 بطور پاداش دے۔ اور کتنی دن میں اچھی ہو جاوے گی۔ اگر وہ یقیناً بیان کرے تو اوا  
 طرح۔ اوا دوسری ترکیب بلا کم و بیشی کے اوسکو توجہ دو۔ ہرگز اپنی رائے پر چسب  
 کا ہم نہ کرو۔ پھر جس جس تبدیلات کی ظہور کا اوجہ دے پتہ بتا دیا ہو۔ اوسکی طور سے  
 منتظر ہو۔ اگر اوس ظہور میں کچھ کم و بیشی پائے تو اوس سے پوچھو۔ تم سے چھڑاؤ  
 کہ جو جو بات ہو چکی ہو۔ یا وعدہ فرمایا ہو۔ اوس میں جھوٹ۔ اور وعدہ خلافی  
 پر گزرتی ہو۔ اگر وہ کہے کہ مجھ کو تمہاری توجہ سے تو آرام ٹھوگا۔ مگر فلانی دوا لگا  
 یا لگائے سو آرام ہو گا۔ تو تم اوس دوا کا نام اور صفت اور وزن۔ اور ترکیب  
 سب پوچھ لو۔ اور اوسنی حالت استعراق میں وہ دوا کھلاؤ۔ اور پسند  
 کر لو۔ اور پوچھو کہ کس قدر کس ترکیب سے کھلاؤں۔ پلاؤں۔ پھر تم اوس  
 دوا کی تاثیر کسی طبیعت سے پوچھو۔ اور بخوبی محاسن کر لو۔ کہ وہ دوا قاتل  
 تو نہیں۔ یا جس مقدار وہ کھایا جاتا ہو اوس قدر ضرر تو نہ پڑے گی اگر کچھ ضرر ہو



کرو۔ یا طبیعت منع کرے اور کہہ دے کہ فلاں ہمارے مرض کو بہتہ بالکل مفید نہیں ہے تو تم ہم  
 اوسے سبک کرنا تمام اپنا شہادت منع کرو جب سب طرح وہ تھوڑا سا یقین نہ لائے  
 تو پھر بیشک دینی۔ اوسے ترکیب سے اور سو کہلاؤ۔ اوسکا کہنا اور بتلانا ہرگز  
 غلط نہ ہوگا۔ اور وہ سچا ہوگا۔ اور جو کہہ نہ کہنا ہوگا۔ یہ سب سوال جواب  
 وہ کسی اور سی حالت اشتراق میں کرے گا۔ اور پندار کہیں سب سے کہہ دے گا  
 اگر اوس سے کام لانا دشوار ہو یا جس ترکیب سے وہ تو جو کہ نہ کہہ سکا۔ اور کہتا رہی  
 کہ وہ ترکیب عمل میں لانا مشکل معلوم ہو۔ یا مستحق سب طرح بالکل نہیں ہوگا  
 سب باتیں بیان کرے اور اوس سے عذر کرے۔ اور کہہ کہ اس کے بدلے اور کوئی اور  
 ایسا تجویز کرے جو ہو سکے۔ اور شکل نہ پڑے۔ وہ یہ بھی بتلاوے گا کہ فلاں فلاح  
 تبدیل ہو کر گزرے گی۔ اور ایسا ایسا ظہور ہوگا۔ اور اپنی دن بعد میں درست ہو جائے  
 یہ عارضہ ہو چکا بالکل ہوگا۔ یا اتنی دنوں بعد توڑا یا نہت پھر روز دیکھا۔ یعنی  
 اتنی دنوں کا وقت بتلاؤ تو یہی۔ اور بیماری کی شدت کا وقت بتلاؤ تو یہی  
 یہ بھی کہہ دے کہ فلاں روز میں کوٹھے سے گر جاؤ گا۔ ٹھوکر کھائے ہوگا۔ اور  
 یا پاؤں ٹوٹ جائے گا۔ یا کنوین میں گر جاؤ گا۔ اگر ایسی کوئی بات مستعد  
 بتلاؤ تو اوس کو حکم دو کہ رسبات کو بالکل بھول جائے تاکہ گہرا نہ جاوے بلکہ  
 خود اسکا بندوبست کر لے۔ ایسی ایسی ہزاروں باتیں کمال مستعد تو ہوں  
 یا کہ میں کہتا تک بیان کروں۔ میرا اور تمہارا مقصود تو صرف  
 بیماری کے علاج کے یہی ہے سو تم اوسے حد کو اندر نہ رہو۔ اور باہر ہرگز



بدایت ۳۴

# مریض مرشد کی بیماری بھی بتاؤ گی

بعض شہوق جسکو اپنی حالت میں کمال حاصل ہو میں تو میں بل اور دھڑک  
 کو تھوڑا ہی بیماری ہے۔ اور تھوڑی فلاسے عضو میں فلانا تصور رکھا جلد  
 علاج کر لو، والا فلاسے دن فلانی بیماری ہو جاو گی اور ایسا ایسا زور دے  
 اور اتنی دھڑک نہ ہوگی۔ اور فلاسے علاج سے رفع ہوگی۔ یا فلانی بیماری  
 جو ان بیماریوں میں فلاسے تک ہوگی پھر خود بخود جلی جاو گی فلانا نافہ  
 کام تھوڑی حق میں بہتر ہوگا۔ اور فلانا کام تک نقصان دے گا۔ ہوت  
 فلانی فلانی شخص فلانی مکان میں بیٹھیں۔ اور یہ یہ کام کر رہی ہیں  
 اور ایسا ایسا نہ کر رہے ہیں۔ اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کی طرف ہو  
 تو کیا کہہ سکتی ہو کہ وہ جو چیز کو۔ والا نہ اسکی شفا میں خلل پڑ جاو گی  
 اگر ایسی ایسی چیز تھوڑی ہو گے۔ یا اسکو ڈالو گے۔ تو بیشک تم اپنی  
 مفید طلب کو محروم رہو گے۔ اور نقصان لے لو گے۔ اور یہ کہ کچھ  
 ای اعرابے کہیں رہے کہ تو مریض کی برکتاں است و اور تو کو لازم بلکہ واجب  
 ہے کہ ہمیشہ ہر روز مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اسکو بھی ضرور بتاؤ  
 کہ تم کو کاست بیان کیا کرے۔ اور کچھ نہ چھاؤ۔ اور معالج کو اپنا بڑا منہ  
 اور غمگسار بخیر خواہ بہتر قرار کر کے والا سمجھو۔ اور اپنی تین بائیں  
 اسکی پیر کر دو۔ اور اعتقاد اور اعتقاد رکھو۔

بدایت ۳۴



تلاش کیا ہے کہ وہ صاف صاف کہہ دیا ہو کہ میں اب وقت یا اس بات کو  
 نہیں تلاش کرتا اور یہ بھی یاد رکھو کہ مرلیش متفرق ایک سے سو اور چار سو  
 ہر طبیبی شخص میں ہو سکتا ہے اگر مرلیش کو کبھی بیماریاں ہوں تو سچا سچا یہ کہ  
 کہہ سکتے ہیں کہ یہ بیماری کے طرف رجوع کراؤ۔

### پہلا باب ۳۳

#### اپنی بیماری کا آپ علاج کرنا

اس بات پر کہ کوئی شخص اپنے بیمار کو آپ علاج کرے مگر اس میں چند باتیں  
 ہیں جن کا سمجھنا ضروری ہے۔ جب ہم پہلے معلوم کر چکے کہ بیمار آدمی بیمار کے  
 علاج کرنے کے لائق نہیں کیونکہ اس کی بیماری اس کا لوز بھی بگڑ چکا ہے  
 اور جب یہ ایسا ارادہ ہے اور اس کو دوسرے مرلیش میں داخل کرتا ہو تو وہ کد  
 نہ اپنی بیماری میں صفت و تصریح میں جاتا ہو۔ اور اس کو بیماری پیدا کرتا ہے  
 پھر کہہ سکتا ہو کہ اوہ کد نہ ہے اپنی بیماری کا آپ علاج کر کے۔ اور  
 اس کی طبیعت بھی سبب بیماری کی پریشان اور مضطرب ہوتی ہے۔ اور یہ  
 میں خود علاج نہیں کرتا ہے البتہ یہ اس وقت ہو سکتا ہو کہ کوئی شخص  
 بیمار کو اس کو جو جسم میں اس کو گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو کہ کسی خاص  
 عضو میں کوئی ہوتا یا پھنسی یا دوسرے زخم وغیرہ ہو۔ اور طبیعت  
 اس کی ٹھکانے سے رہے۔ تو اس وقت وہ اونگھ کر اس کو اس بیماری سے  
 بگڑے ہوئے جمع کرے۔ اور ہر دن سے خالی کرے اور ایسا وہ کیا ہو اپنی آپ  
 یا کرے۔ تاہم کہ تندرست ہو جاوے۔ بہتر یہی ہے کہ دوسرے شخص سے

توجہ میں پیشہ علاج کرو۔ مگر بعض بعض لوگوں کی اسے جو اپنی تین شیخ  
 معتز اور صاحب غرت خیال کرتے ہیں یہ خوابی و پریش ہوتی ہے کہ اوکھا  
 نفس بالکل سہات کو گوارا نہیں کرتا کہ دوسرے سے جو خصوصاً اس کے جوانی  
 خادم ہو تو جملین۔ اور تندرستی پاویں۔ یہ ایک دوسرے لا اعلیٰ بیمار  
 ہے۔ جس کا خدا ہے علاج کرے ایسی لوگوں واسطہ یہ بند و بست بہتر  
 ہے کہ وہ اپنی خادموں میں سے ایسی خادم کو ڈھونڈیں جس پر شرف  
 اور انبساط کی حالت آسانی سے پیدا ہو جاتی ہو ایسی خادم پر اول وہ  
 خود توجہ کریں اور اس کو حالت انبساط میں لاویں۔ جب اس پر حالت  
 انبساط بخوبی طاری ہو تو اس کو حکم دیں کہ ہکو توجہ دو اور بیماری  
 بیماری کو دور کرو۔ اور جب تک ہکو صحت نہ ہو روزانہ اس طرح توجہ کرو  
 اور اس توجہ دینے کو اپنی اصلی حالت میں بھول جانا۔ اور بالکل کبھی  
 یاد نہ کرنا۔ ہر روز اس کو بھی حکم دیا کریں اور اس کے توجہ میں بیٹا کریں  
 بیشک وہ صحت پاویں گے۔ اور اس بات سے جو صحت کو وہ رسوائی دے اور بے عزتی  
 سے بیٹھے تھے۔ بے فکر ہو جائیں گے اول جب اس کو حالت انبساط میں لاویں  
 تو حکم دیں کہ بغیر ہمارے جگائی تم نہ جاگنا یا گھنٹہ دو گھنٹہ کا جتنی دیر میں  
 وہ اپنی توجہ سے فراغت پاویں جاگنے کا وعدہ کرالیں وہ توجہ ہی دیگا۔  
 اور مرض بھی دور کرے گا۔ اور کبھی اس کو یہ خیال بھی نہ ہوگا کہ میں انکو توجہ  
 دی ہوں۔ یا سب مرض کیا ہی۔ مگر تم اس کی حالت بیداری میں اس  
 سے سہات کا ذکر نہ کرو۔ نہ اس کے استغراق کا حال اس پر کہو۔ بلکہ

ہر ایک کے متعلق جو اوٹھیکے استخراق کی باتیں بیان نہ کرو۔ ایک ترکیب ہاں  
 بھی ہے۔ اگر تمہاری کسی خاص اعضاء میں بیماری ہو تو یہی بات اگر تم کو کہہ دیتا  
 اور پریشانی نہ آوے تو تمہاری میں ایک بڑا آئینہ آہنی آکے رکھو۔ اور اپنے  
 دیکھ کر جو ترکیب مناسب ہو اس ترکیب علاج کرو۔ خیال اس  
 عکس کے طرف جماؤ۔ اور اس آئینہ کی صورت پر پاس کر دو۔ انشاء اللہ  
 شفا پاؤ گے۔ بعض بعض خاص بیماری واسطہ خاص۔ خاص شغل بھی ہیں  
 کہ اگرچہ طوالت نہیں لکھ سکتا۔ البتہ روز بروز سمجھا سکتا ہوں۔

### ہدایت ۳۹

مغربی لوگ جو نفس مارہ کی مقدسین میری کتاب پڑھیں  
 کہیں کی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لکھاویں گے۔ اور جو شریف  
 اور حق پرست اور صداقت پسند ہیں وہ خوش ہو کر

اور واویلیں گے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب میں جو فضول بات کوئی نہیں کہے۔ اور وہی کہا ہو  
 جسکا تجربہ کر لیا ہو۔ اور جو پیش برس کے عرصہ کا زمانہ نام ہوں۔ اور میں یقیناً  
 کہتا ہوں کہ اگر میری تحریر پر جسے کم و کاست عمل کریں گے۔ تو جو کچھ میں کہہ رہا  
 ہوں۔ ان لینکے اور جب مشق کریں گے تو بڑی بڑی فوائد اٹھاویں گے۔ گر میں خودی مانا  
 ہوں کہ مغرب و مشرق لوگ جو نفس مارہ کے ہندو ہیں میری کتاب پڑھیں۔  
 اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لکھاویں گے۔ اور طرح طرح کی باتیں بناویں گے۔ جو تاکہ  
 میرے وہم و خیال میں بھی نہیں۔ اور بے خبر میںی بات ہی کہ بدترین بیوقوف

عجب مسدود ہو جہاں ہم خود ہستہ ہیں۔ اور رات دن ایسے کتاب ہمارا کرتی ہیں  
 خدا تعالیٰ ان کو ولین ہندک ڈالی۔ اور پستی۔ اور انصاف ہی ہم تم  
 اس لیے دیوینا میں اسے ہیں کہ رب کی بندگی کریں۔ خلقت کو نفع پہنچاویں  
 حاقبت کی خوبیاں کھاویں۔ یہ کہ ایک دوسری جہاد کریں۔ اور خدا  
 ڈالیں۔ لوگوں پر ظلم کریں۔ اپنی اندر غلیون کو بھرن۔ دوسروں کو  
 عیب جوئی کریں۔ اگر خدا تعالیٰ عقل دے تو وہ کام کرو جو حاقبت میں  
 بہا پہل دی۔ میری تحریر میں کم فہمی اور ایسا جو فکر۔ بجز ہرگز۔ انہماک  
 سعیت زد و مخاد کہ دوسرے جس شناسی کرو۔ مجھ ہی دعا خیر ہی پاؤ کہ  
 اور خشش چاہو۔ اور جو لوگ شریف اور حق پرست ہیں۔ ادنیٰ امید ہو کہ  
 تو ضرور اس کتاب کو پسند کریں گے۔ خوش ہو گئے۔ وادہ شکر خلقت کو  
 نفع پہنچائیں گے۔ مجاہدین کی سے یاد کریں گے۔ سیکھا ہوا ہو گئے۔ اور دلائل گے۔

ار شاد اہل الہ

### مفہمات مضامین میں

اس کتاب میں ان کا ایک مضمون کو کسی کسی جگہ کر رہا ہے یا ہر جگہ کہ  
 یہ وضاحت اور بلاغت کی نزدیک ہے جو ہر کتاب میں ملے اور وہ  
 خلق اللہ کو عام فائدہ پہنچانے کا ہے۔ نہ اپنی فصاحت۔ بلاغت۔ اور  
 علم خفا میں۔ اور نہ محکم علم ہے نہ وقت۔ یہ بتی کر اس کے ساتھ جگہ  
 اس کے لیے کہ طالب علم اگر ایک جگہ نہ سمجھ سکے تو دوسری جگہ سمجھ  
 جاوے گا۔ اگر بول گیا تو اس کو تمام کتاب میں دہونڈنا اور ٹوٹنا نہ پڑے گا

۱۱۸

من تحریر میں بہت فائدہ حاصل ہو گا۔ اور ہر جگہ اپنا مطلب کمال لکھا  
ہمارا مقصد تو مصیبت زدہ کی مصیبت نالینی کا ہے۔ نہ عیب کی  
دور ہونے پر کر کے کا ہے تا کہ بیدار ہو ہی اندیشہ نہیں ہو  
بیاچارہ و درازین فکر میں

### بہت ۴۴

سطح پر بعض چیزیں کی تاہم اپنی اونچے معلوم کرتا ہوا سی  
طرح بعض چیزیں کو بھی یہ اثر محسوس ہوتا ہے۔  
صباح بزرگوار تو وہ دیکھ کی مشق کرتا ہے۔ اور بے خیال ہو کر بعض  
طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اپنی ذات ہی پر مہر کا نور نکالتا ہے تو اوپر ہی  
اول اول خبر پڑھتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ایسی حالت میں پڑ جاتا ہے جکا  
بیاچارہ اور تقریب میں نہیں آتا اور اقسام اقسام کا اثر محسوس کرتا ہے۔  
بعض بعض شے غیبی فی الحقیقت اور ذکاوت ہی اپنی اندر ایسا الہام معلوم کرتا  
ہے کہ عجبت اور دارج تبدیل کا وقت۔ اور بیماری جگہ۔ اور اسکی حقیقت  
اور شہد کو معلوم کر لیتا ہے۔ مگر ہم اون لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ جنہوں نے  
بڑی سرگرمی کی اسکی مشق کو بڑھایا ہے۔ اور کمال شوق اور دروس  
اسکو اپنا کمالی مقصد و ثمر لیا ہے۔ مجھ کو تو اتنا کمال بات میں حصہ نہیں ملا  
اسلی کہ جب میں کمال بے خیالی سے متوجہ ہوتا ہوں تو مجھ کو خود اشراق  
ہوتا ہے اور میرا خیال اور بات کے طرف ہٹ جاتا ہے۔ جسکو بیماری  
میں ہر وقت اشراق مجھ میں ہوتا ہے۔ اور باطنی لذت میں مل چسپن جاتا ہے۔

بہت ۴۴



پھر منزل کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ کسکلی میں ایسی تاثیریں ہوتی ہیں  
 سے محروم رہ جاتا ہوں۔ اور اسکا ذکر کسکلی لکھتا ہوں۔ کہ شاید کسکلی  
 اسکا شوق ہو ورنہ اسکو آزار نہ ملتا ہو۔ اور طرح طرح کو متاثر کمال  
 لیتا ہے۔ اور قطعی دلائل اور امتحان سے علمی طور پر اپنی غذا و مون ہو طالب  
 میں رواج دے سکتا ہے۔ بعض بعض ایسی جسمانی خواص ہیں جو مرشد کو  
 قطعی یقین دلائیے کہ اس شخص کا یقین کر لیا ہو اور توجہ کی تاثیر مریض پر بخوبی  
 ڈالتا ہے مرشد کی ہاتھ کتر پاس کر نیلے گرم ہو جاتی ہیں اس سے یہ ظاہر  
 ہوتا ہو کہ شفا بخش تاثیر اس میں ہو چکی ہے۔ مرشد کی ہاتھ پاس کرتے  
 وقت جب بیماری کی جگہ کے مقابل جاتی ہیں۔ یا نشانہ کرتے وقت  
 مقابل ہوتے ہیں تو وہ اپنی ہاتھوں میں ایک شتم کا دروازہ اور تکلیف پاتا  
 میں جو کہنی سے باز و کی طرف چڑھتا جاتا ہے۔ یکسی ہاتھ بیٹھیں۔ اور  
 سن اور کسکست ہو جاتا ہے۔ اور اوپر و سر ہو جاتا ہو۔ اور اپنی  
 طبیعت میں بھی بیماری کا مزہ معلوم کر لیتی ہیں۔ اور یہ تاثیر بیماری کی  
 کی کے ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب شفا ہوتی ہو تو یہ بھی جاتی رہتی  
 ہے۔ اور اسکی موقوفی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہو کہ اب شفا  
 کی حاجت نہیں ہے۔ بعد شفا استغراق ہی جاتا رہتا ہو یا کم ہو جاتا ہو  
 یہی کہ جب مرشد اپنا ایک ہاتھ شکم پر اور دوسرا پشت پر رکھتا ہے  
 تو دونوں میں ایک توصل سامعہ کر تا ہے۔ اس سے یہ ثبوت ہو جاتا  
 ہے کہ یہ تاثیر مریض میں پہنچتا ہے۔ اور بخوبی کہتا ہے۔ تین باتیں



عجیب نہیں جو بیماری کی بیماری کی سبب ہر شہر پر اثر کرتے ہیں۔ تم بیمار  
کے ساتھ ایسا متبادل ہو کر بیٹھو کہ بیمار نہ ہو اور اسکی ہر عضو کے مقابل  
ہو۔ اور دس یا پانچ منٹ پہنچالی ہوتے اور اسکی انگوٹھی پکڑو۔ ایسا کہ ایک  
جان طالب ہو جاوے۔ بعد ازاں ہاتھ پیشا کے سو یا نوں تک ایک دو  
ایچ کے فاصلہ سے اوٹ گلیوں کو ہوتے احمیدہ کہی ہو جو پاس کرو۔ اور ہاتھ  
کا فقط اتنا روک کر دیکھ کر دیکھنا ہاتھوں کے ہر دست کرنے کے لائن ہو  
اور ان تمام خواہشوں کی جانچنی میں مصروف رہو۔ آٹھ تینوں  
عجیب یا تو نہیں جو ایک تو یہی کہ تم اپنی ہاتھوں یا اوٹ گلیوں یا ہاتھوں  
میں مختلف تاثیر معلوم کرو گے جبکہ وہ مریض کو عضو بیماری کی آگ سے  
پاس کر رہے ہیں۔ اور یہ خواہش اور تاثیر یہ ہے۔ یا تو ہاتھوں  
میں معلوم کرو گے یا ترارت اور سوزش پاؤں کے پاس ویاں سے  
چھینکے یا لپکا لپکا اور ہونگا۔ یا ہاتھوں اور جس ہو جاوے۔ ان  
خواہش سے تم کو خاص بیماری کی جگہ معلوم ہوگی جس عضو کے مقابل  
کوئی اثر ہو گا یہ وہی بیمار حصہ ہو گا جس پر تم کو نوٹ کرنا اور پاس کا جاوے  
کہنا۔ اور ہاتھوں کا ہاتھ حاضر و زبور ہو گا۔ اس سے تم کو موضع بیماری پوری  
معلوم ہو جاوے گا۔ اور نوٹ جمع کرنا بھی حاصل ہو گا۔ دوسرے تم اپنے جسم  
کی اندرونی عضو میں درد یا تکلیف معلوم کرو گے مطابق اس میں عضو  
مریض کے جہان تھا رہی مریض کے عضو میں درد ہو اور یہ مرض  
کی دوسری اور نہ تم کا سبب ہو گا۔ جو تم کو بیماری کی جگہ اور عضو بیمار

کو تشخیص کروں گا۔ اگر ایسی صورت واقع ہو تو فیصلہ یہ ہوگا کہ اس  
 مسئلہ کے یقین بڑھانی واسطہ تمہاری تین تین فیصد کے نزدیک  
 کرو اور دیکھو کہ وہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ بعدہ تم اپنی تین تین فیصد رشتہ پر نہیں  
 دور کرتے جاؤ۔ اور اپنی تین تین ہٹاؤ۔ یہاں تک کہ اگر ڈیڑھ گز تک پہنچ سکو  
 اور اتنی ہے دوسری پاس کرو۔ پھر آناؤ کہ وہ اثر اب بھی تمہارا ہر عضو  
 مقابل میں تاثیر کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کم اثر ہوتا ہو۔ یا نہ ہوتا ہو تو  
 یقین جانو کہ بیشک مٹی بیماری کی جگہ کو تشخیص کر لیا۔ پھر تم خرابی  
 اوسے جگہ پر توجہ دو۔ اور مشغول رہو۔ یہ مٹی خاص یہ ہو کہ تم ایک قسم  
 کا نوزانی بخار۔ اور وہ ان مریض کے بعض بعض خصوصیات ہوتا ہو۔ اور  
 بعض بعض طرف جاتا ہو معلوم کرو گی۔ یا تو تمہاری طاقت نہ کرو کہ شش  
 گر گیا۔ یا دیکھا دیکھا جو خود ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف جاتی ہو  
 راجب ہو گا۔ اور بے شمار ہر گز کا۔ لیکن فیصلہ تم مطلقاً اوسکے اطاعت  
 کے لئے اپنے ہاتھوں کو سست اور مثلاً چھوڑ دو۔ اور جہد نہ رہا میں  
 جانے دو۔ اور زور نہ لگاؤ۔ اور نہ انکو ہٹاؤ۔ اس خواص کے حاصل اور  
 معلوم کر نیکی طاقت کچھ عرصہ کے بعد جو کم یا زیادہ ہو گا تم کو پیدائگی۔  
 اور جب ایک دفعہ معلوم ہو گئی تو تم بذاتیہ اوسکی پیروی کرو گے۔ اور گویا کہ  
 عقل بھوانی۔ اور الہام زبانی سے توجہ دو گے اور انکو آمین وہ وہ  
 نفع پہنچے گا جو بیان ہی باہر ہو گا۔ پھر تم اپنے مرضی ہی اوسکو ترقی دے  
 یا کم کر دے گے۔ پھر بخار تکمیل پر تبدیل اور اس کے ختام کا وقت معلوم

کراہیئے اور فیہ اعتدال کے قائم ہو جائیگا بھی موقع تیار دینے کے پہرہ  
توجہ دینا ہو گئے۔ اور مریض کی طرف کوئی کشش اور میلان معلوم نہ ہو گئے  
تم بیماری کی مخصوص ہرگز کو بھی دریافت کر سکو گئے اور اوشی تک علاج  
معالجہ کا طریقہ بھی دریافت ہو گا۔ اسکا بیان بہت طوالت رکھتا ہے  
اسلی میں اسکا مفصل بیان نہیں کرتا اور اسکی معلومات پر شفا کا ہونا  
منہر ہے نہیں اور اسکی بیان میں طرح طرح کا اسرار ظاہر کرنا پڑتا ہے  
بالا بتائیں مبالغہ کو بڑی خطر میں ڈالتا ہے۔ اور اوشی اتنی مفید مقصود  
سے جبکا نام صحت اور شفا ہے۔ ووردالتا ہے۔ اسلی اسی پر اکتفا کیا  
گیا۔ اگر شوق رکھتے ہو تو نیکبختی سے کسی کامل کے سینہ سے حاصل کرو

ہدایت ۴۱  
بیماری کی جگہ نور کا ہر نام اور ہر عضو پر پاس کرنا کیا  
وجہات ہیں

سوال

تایم یہ سوال کرو کہ تم شروع کتاب میں لکھ چکے ہو کہ سلب امراض کے  
نہایت طریقہ میں۔ اور ان کل طریقوں سے مریض کو فائدہ پہنچ سکتا  
او میں تو کسی میں بھی نوز جمع کرنے اور ہر عضو پر پاس کرنا ذکر نہیں  
معلوم ہوتا۔ تم تو جو ترکیب تمام کتاب میں لکھتے ہو ہر ایک عضو پر نور  
جمع کرنے۔ اور پاس کرنا ذکر کرتے ہو گویا مدار اسی پر کہا گیا ہو۔ کیا  
یہ پاس کرنے وجہات ہیں۔ اور ہر عضو پر نور کا جمع کرنا ضرور

پڑتا ہے۔ بغیر اسکے کیا شفا کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ کام کریں  
 تو کیا ہمارے دست نہیں ہوتا جو اب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو جمیع امور کو  
 پر قایم رکھا ہو۔ اور یہ سبب اور واسطہ کی کوئی کام ہر انجام نہیں کہنا  
 جو جو طریقے سبب مرض کے بزرگوں نے اختیار کئے ہیں کل میں سبب اور واسطہ  
 پایا جاتا ہے۔ جو لوگ نفی اثبات سے مرض کو مٹاتے ہیں وہ تو انہوں کو اس کی  
 واسطہ بنایا ہو جب لا الہ کہتی ہیں تو خیال سے مرض کو دین ہی نکالتی ہیں۔  
 اور جب لا الہ کہتی ہیں مرض کو زمین پر ڈال کر شفا کا یقین کرتے ہیں۔  
 چاروں فلاط جگر کو پری کی راہ سے نفوذ کرتے ہیں۔ وہ تو انہوں کو اس کی  
 اور واسطہ ٹھہرایا ہے۔ بعض تو اسے دعا کو صحت کا باعث قرار دیا ہے بعض  
 نے اہم ذات کو تندرستی کا وسیلہ بنایا ہو۔ غرض کوئی ایسا طریقہ نہیں  
 جو سب سے خالی ہو۔ اس طرح ہر ایک شخص نے کئی کئی سبب کو اختیار  
 کر لیا ہو۔ لیکن کہنا غلط نہیں مریض کے ساتھ ملو بیڑنی اور یقین سے خیال کا  
 جمانا۔ اور صحت کی امید رکھنا ہے۔ اگر ہم نہ تو کوئی طریقہ والا نہ ہی کامیاب  
 نہیں ہو سکتا۔ اس طرح نور کا جمع کرنا اور پائیں کرنا بھی خیال کے بجائے  
 اور صحت کا سبب اور واسطہ قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہم لوگوں کا اعتقاد  
 اور یقین اس پر کھنکھایا ہو اور بزرگوں کے بند اسیدہ بیہ چلا آیا ہو۔ اور  
 بار بار اٹھو کا تجربہ بھی کیا گیا ہو۔ اسلیں ہم ہلکے زیادہ موثر پتے ہیں۔  
 جس وقت اپنی عمل میں لائے ہیں۔ ان باتوں سے ہلکے معلوم ہوتا ہے کہ اس  
 کرنا کچھ واجبات سے نہیں۔ اور نہ نور کا جمع کرنا ایک واجبات ہے۔ اور ضروری

سے ہو وہ تو خیال کا گامٹھا ہے۔ اب شیخ بزرگوار کو اختیار ہے۔ اپنی پسند  
 اور اپنی تجربہ بہ موجب جو طریقہ چاہے جاری کرے۔ لیکن قایدہ عام کی خلاف  
 کرہی۔ یہ نہ نہایت عقل سے بید و کھلائی دیتا ہے۔ کہ کوئی شخص پاؤں  
 کے پتھر سے چھانی پر ہاتھ دھرتے سے اچھی کر سکتا ہے۔ نہ ہر ایک ہر شدت  
 اپنی نیت اور رضا ہو ایک بیماری کو دور کر سکتا ہے۔ اور نہ اوسکو نیچی لا  
 سکتا ہے۔ نہ خون کے دور کو تیز کر سکتا ہے۔ نہ درجہ اعتدال قائم کر سکتا  
 ہے۔ بعضی صورتیں ایسی ہیں کہ گھنٹوں پر ہاتھ رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے  
 اور اگرچہ اوس صورت میں پیٹ پر ہاتھ دھرا جاوے تو بہت نقصان ہوتا  
 ہے۔ غنودگی۔ کھالت۔ فاصد خیال سر میں بہت بہر جاتے ہیں۔  
 اوسے طور پر کرتے ہیں۔ پس ضرور ہوا کہ نشست کو خاتمہ پر پاؤں  
 کے راہ سیدھا دس نور کو خارج کریں۔ تاکہ جس عضو میں بہت بہر گیا ہو  
 خالی ہو جاوے۔ اگر کسی کمال بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب  
 سے زیادہ یا برابر ہو تو اور وہ اوسکی تجربہ میں ہو تو اوسکو کسی جاوی  
 مقصود ہی ہے جس طرح فائدہ دیکھیں عمل درآمد رکھیں۔ لیکن نا آواز ہو  
 ایجاد اپنی نفس پروری ہی ہے اجازت نہ نکالیں۔ اور جو اصول بزرگوں  
 نے مقرر کر دیئے ہیں اونکی خلاف کریں۔

ہدایت  
 میں اس کتاب کے مضامین اپنی نزدیک بخوبی حل کر چکا  
 ہوں اگر اب بھی کسی جھمکے میں نہ آئیں تو بعد قرار داد

چند شرائط میں اسکو ببقایہ پڑنا بھی دونگا۔ اور تجربہ

بھی کرادوونگا۔

میں اس کتاب میں ہر ایک ترکیب اور دریافت کو بخوبی واضح کر دیا ہوں

اور اپنی نزدیک ایسا سلیس۔ اور آسان کر دیا ہوں کہ محکمہ بخوبی ایدہ

ہی کہ شائق۔ اور طالب اس کتاب کا بخوبی تجربہ کر لے گا۔ اور آسانی سے

آزمائے گا۔ گریہ قاعدہ کی بات ہو کہ انسان۔ ہو و خطا کا بہرہ ہوا ہے

خطا بھی کر بیٹھتا ہے۔ اور معمول بھی جاتا ہے۔ اور زیادہ تر یہ کہ جو ایک

زبان اور دوسرے سمجھائی جاتی ہے ویسی ہرگز تجربہ میں نہیں آسکتی۔

شاید کسی سہجہ اور علم کم ہو اور کسی سمجھ میں اور سکو ایسی وقت دیکھتا ہے

کہ تجربہ کر سکے۔ یا خاص اجازت اور سند سنبھالے۔ اور شہادت۔ اور

اشکال کو دل سے نکالی۔ تو میں یہ بھی عہدہ دیتا ہوں کہ میری زندگی

اور زندگی۔ اور فرصت میں بعد قرار دو۔ اور منتظر رہی چند شرائط کی

جو رد و بیان کی جاوے گی۔ یا لکھ کر دیکھ جاوے گی۔ ہندو دھند واسطے

میرے پاس آ جاوے۔ تو میں ببقایہ کتاب پڑنا بھی دونگا۔ اور شہادت

ہی جہاں تک ممکن ہو تحقیق۔ اور معلوم ہو ہی حل کر دوونگا۔ بلکہ بشرط موقع

تجربہ بھی کرادوونگا۔ کیونکہ بہر حال ہیکوہر کا شائع کرنا۔ اور کہلانا۔ اور

خلق کو فہم پہنچانا۔ اور عاقبت کی خوبی دھونڈنا مد نظر ہے۔

ہدایت



میں دیکھتا ہوں کہ خاص بہ اور عام خلائق کا رایہ  
اس ازل فتر کی تصنیف پر کیا ہوگا۔ کیا ارد گرد کے ہر شے میں  
بائتند بہ بعدہ دو لون و فتر جو باقی میں اور جو چھوڑا ہو  
مند و مست کیا جاوے گا۔  
لحم اللہ کہ ازل فتر کا جامع علوم عرفانی کا جیسا نام و طب سکا  
ہے تا بیخ یا نیز وہ ہمہ جہادی الٹانی ہو اور انجری کو شہر لہ میا نہ میں تمام  
پیشو شاہ اب و دوسری اور یہ کہ فتر کا تصنیف کرنا اور چھوڑنا باقی رہا  
اور کچھ چھوڑا ہے پھلی مجکو خد باتون کا ضرور انتظار کرنا پڑا اول تو  
میں اس ازل فتر کی تصنیف پر خاص اور عام لوگوں کا رایہ دیکھتا ہوں  
لوگ اسکو دیکھ کر کہارا ہو دیتے ہیں۔ عیب لگاتے ہیں۔ یہ یاد کرتے  
ہے اعتراض نکالتے ہیں۔ اور مجکو تیرا مست کا ہٹنا نہ جانتے ہیں۔ نہ رو کرتے  
ہیں۔ یا قدر دانے کہتے ہیں۔ خوش ہوئے ہیں۔ اور مجکو داو دی  
ہیں۔ یہ میرے بدخواہ بن جاتے ہیں۔ خالق اللہ کو کچھ اس نفع  
ہو گیا ہے۔ یا ضرر اڑھاتے ہیں۔ میری نظر حکام وقت۔ اور رو  
لی قادرانی پر بھی شبہ اور ملو سکی صلا کا امیدوار ہوں۔ خلقت مہر وہ  
بند ہے گو میری زندگی میں لوگ کچھ چینیان کریں مگر میری بعد کسی  
زمانہ میں اس کتاب کو انشاء اللہ تعالیٰ وہ فروغ ہو گا کہ اسکی شہ  
ر میں گئے۔ اور بہت پسند کریں گے۔ اور بڑی قدر پہچانیں گے۔ دو سہ  
ہا تیس گئے مجکو زندگی۔ اور مہر مستی۔ فرصت۔ اور بہت عنایت کرے

اور دونوں دفتروں کی تصنیف میں ہمیں ہر طرح سے تکرار ہو۔ اور اس کی تکرار  
 ہم ہر پانچ سو تیسری میں ایک بی نصاحت اور بی استطاعت محتاج  
 عاجز آدمی ہوں روزیہ محضہ۔ سالانہ۔ وطنہ۔ جمع مال خود ملک پاس  
 موجود نہیں رکھتا۔ نہ کچھ ملکیت ہی۔ نہ گرایہ آتا ہو۔ نہ زمین نہ باعث ہے  
 گھر گھر۔ گاؤں۔ گاؤں پھر تا ہوں۔ نہ کچھ کسب کرتا ہوں۔ صرف مل شانہ  
 کے بہرہ و سریر کام چلتا ہے۔ خرچ بہت ہی کم اور زمین نہ صرف  
 خدا واسطہ لوگ جو خدمت کر دیتے ہیں اونکی توجہ سے گزرا رہا ہوں  
 جاتا ہوں۔ بہر حال خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نالایق کا کام نہیں اٹاتا  
 اس شخص لائی میں۔ چار کہا جاتے ہیں۔ چار ملکر لائے ہیں دس کہا جاتے ہیں  
 میرے پاس اتنا روپیہ کہاں کہ فی الفور اون دونوں دفتروں کو چھوڑ دوں  
 مشکل ہو قرض ام کر کر اسی دفتر کے چھوڑ دینا بند و بست ہو گا اور اسکو فروخت  
 ہو نیکا منتظر ہوں۔ اگر اب جاوین اور کچھ بند و بست روپیہ کا ہو جاوے  
 تو انشاء اللہ وہ دونوں دفتر بھی چھوڑائی جاویں گے۔ چوتھی ایک عرصہ  
 کے بعد بڑی التجار اور ادائی شاہزادہ جناب باری۔ اور بزرگوں کی  
 روح سے اس دفتر کے رواج دینے کے توفیق ملے ہو۔ اس طرح اون دونوں  
 دفتروں کے تالیف میں عنایت اور مہمت الہی کا بلجی ہوں۔ جس اشارہ  
 غیبی۔ اور مدد الہی چھپنے گے۔ انشاء اللہ تصنیف ہو کر ہدیہ نالائقیں کر دیں گا